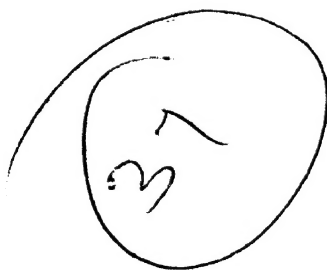
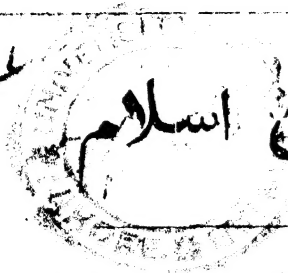


234195



۹۸



سنڌين اسلام

۲۹۷

جس ميئن مختصر حال اسلام کي تاريخ اور علم کا اس تشريح کے
ساتھ مندرج ہے کہ تاريخ عالم کے سلسلہ ميئن اسلام کي
تاريخ اور اوسکی علوم و فنون کس کس درجہ پر هيئن

واسطی استفادہ مولويونکی

سواء لفظ

ڊاڪٽر جي ڊبليو ايئنور صاحب پرنسپل گورنمنٽ کالج لاھور

بمذد مولوي کريم الدين ڊسٽريڪٽ انسپيڪٽر مدراس امروٽسور

حصہ دوم

منھ بغداد سے زمانہ حال تک سواء مفصل تاريخ ہندوستان کے

مطبع انڊين پبلڪ اوپينين ميئن چنپا

سنہ ۱۸۷۶ع مطابق سنہ ۱۲۹۳ھ هجري

اعلان

میں کتاب میں بہت غلطیاں کامت سے واقع ہوئی ہیں اگر
 لئے ایک صحت نامہ اسکے آخر میں لگا دیا ہے پڑھنے والے چاہیے
 کہ وہ غلطیاں پہلے درست کر لیں تو فقط

فہرست مطالب سنین اسلام

حصہ دوم

صفحہ	مطلب
۱	اطلاع اس امر کی کہ حکومت اسلام کی غیر توہینین بعد خلفائے عباسیہ کے کہان کہان تک لگتی
۵	تشریح لفظ مورز کی اور کہ اسلام کہ طر حسی پور پ میں گیا
۹	عہد اول - حکام سپانیہ کا زمانہ ۹۲ ہجری ۴۵۴
۹	عبد الغنی بن موسیٰ
۱۰	یوب ابن حبیب اللہمی
۱۰	الحار ابن عبد الرحمن
۱۱	عصر ابن مالک الکلینی
۱۱	عمید ابن سہیم الکلینی
۱۲	ہدیہ ابن عبد اللہ الفہری

۱۲	یحییٰ ابن سلیمان
۱۲	خلفیہ بن العیاض
۱۲	ابوہیشم ابن عبید الکنعانی
۱۳	محمد بن عبد اللہ
۱۳	عبد الرحمن بن عبد اللہ
۱۵	نوتہ لب خاندان بنی امیہ کا حوالہ اس کے بادشاہ ہو گزری ہیں
۱۶	عہد دوسرا خاندان بنی امیہ کا بادشاہ الملہن ^{۵۵۰} _{۳۶۹} سے ^{۳۶۰} _{۳۶۹} تک
۱۶	عبد الرحمن ابن معاویہ ابن مروان
۱۹	ہشام اول ابن عبد الرحمن
۲۰	ابو العاص حکم اول بن ہشام
۲۱	عبد الرحمن ثانی
۲۳	محمد اول ابن عبد الرحمن ثانی
۲۳	سندر ابن محمد اول
۲۳	عبد اللہ ابن محمد اول

۲۳

عبدالرحمن ثالث ابن محمد مقتول

۲۶

حکم ثالث ابن عبدالرحمن ثالث

۲۷

مہنام ثانی المودید بالمد ابن الحکم

۲۸

عبدالملک مظفر ابن وزیر منصور

۲۹

عبدالرحمن ناصر

۳۰

حکومت بنی امیہ میں کیا حال اندیس کا تھا

۳۱

دور کیا کیا کار نمایان اس خاندان سے رہا پھر ہوئے

۳۲

طریق سلطنت خاندان امیہ کا ملک اندلس میں

۳۳

ادب - علوم - فنون

طوالیف الملوک زاد

۳۴

۱۰۳۰ھ سے ۱۲۳۸ھ تک

۳۵

۳۶

مقتضیٰ بالمد اللجی
ابوالقاسم محمد مقتضیٰ بالمد

۳۷

موراویوں کا زمانہ
۱۲۳۸ھ تک
۵۴۲ھ ہجری۱۰۵۰ھ سے
۵۴۰ھ ہجری

۴۵	عبد المد
۴۶	ابو بکر ابن عمر ملتونی
۴۶	یوسف ابن تاشقین
۴۸	سیرین ابن ابو بکر
۴۹	علی ابن یوسف تاشقین
۵۰	تاشقین بن علی

الموحدین

۴۴ھ سے ۳۵۵ھ تک
۵۴۱ ۵۵۶

۵۷	امیر المومنین عبد المومن المحادی
۵۸	یوسف ابو یعقوب المنصور
۵۹	محمد ابو عبد الله ناصر الدین المد
۶۰	یوسف ثانی ابو یعقوب
۶۰	ابو مالک عبد الوہید
۶۰	المامون ابو علی

۶۱	محمد
۶۱	محمد ابن عمر
۶۱	محمد ثانی بن محمد ابن عمر
۶۳	محمد ثالث ابو عبد اللہ
۶۳	الناصر
۶۳	اسمعیل ابن فرج
	سلاطین غرناطہ
	۱۲۴۵ھ سے ۱۵۶۱ھ تک
	۶۴۵ ہجری سے ۹۶۱ ہجری تک
۶۵	یوسف ابوالحجاز
۶۶	محمد پنجم ابن یوسف
۶۶	اسمعیل دوم ابن یوسف
۶۸	یوسف ثانی ابو عمید ابن محمد ثالث
۶۸	محمد ششم
۶۹	یوسف سوم

۷۰

محمد ہفتم ابن یوسف سوم

۷۰

محمد ہشتم

۷۱

یوسف چہارم

۷۱

محمد ہنہم

۷۲

محمد دہنہم

۷۳

مولا علی ابو الحسین ابن محمد دہم

بعد فتح شام - ایران - افریقہ اور ہسپانیہ کے

۷۷

غربوں کی تجارت کا حال

۷۹

تجمل حال اسلام کا افریقہ میں

۸۳

بیان خلفاء مصر کا جو عباسی تھے

۸۳

الحاکم بامر اللہ

۸۳

المستکفی بالمدین الحاکم

۸۴

الوائق بالمدین محمد المتمک بن الحاکم

٨٢	الحاكم بامر الدين المستكفي
٨٢	المقتصد بالمد ابو بكر بن المستكفي
٨٥	المتوكل على الدين محمد بن المقتصد
٨٥	المقتصد بالمد ذكرى بن ابراهيم بن الحاكم
٨٥	الوائق بالمد عمر بن المقتصد ابراهيم
٨٦	المستيقن بالمد بن المتوكل
٨٦	المقتصد بالمد بن المتوكل
٨٦	المستكفي بالمد بن المتوكل
٨٦	القائم بامر الدين المتوكل
٨٨	المستنجد بالمد بن المتوكل
٨٨	المتوكل على الدين ابو الغر عبد العزيز
٨٩	المستمك بالمد يعقوب بن المتوكل
٨٩	المتوكل على الدين المستمك بالمد يعقوب
٨٩	فرقه اسمعيليه كايان

خاندان فاطمیہ اسمعیلیہ جو کہ بعد دولت آخندیکے

۹۸

مصر پر غالب ہوئے

۹۸

المغیرالدین المدبولغیم معد

۱۰۰

الغزیزہ بالمدبولی المنیر بن المغیر

۱۰۱

الحاکم بامر المدبولی علی سفور بن الغزیزہ

۱۰۲

الظاهر لاغزاز وین المدبولی الحسن علی بن الحاکم

۱۰۳

المستضر بالمدبولی تقسیم بن الظاہر

۱۰۴

حسن ابن صباح صہبیری موجد مذہب خاشعین

۱۱۳

کیاہ بزرگ امید

۱۱۶

محمد ابن بزرگ امید

۱۱۸

حسن ثانی ابن محمد بن گیاه بزرگ امید

۱۲۳

محمد ثانی ابن حسن

۱۲۴

جلال الدین ابن محمد ثانی

١٢٣	علاء الدين ابن محمد ابن حلال الدين
١٢٥	ركن الدين ابن علاء الدين
١٢٦	المستغنى بالله ابو القاسم احمد بن المستنصر
١٢٦	الامر باحكام الله ابو علي المنصور ولد المستغنى
١٢٨	الحافظ لدين الله عبد المجيد محمد
١٢٨	الطاهر باعد الله اسمعيل بن الحافظ
١٢٩	القائز بن نصر الله خليل ولد الطاهر
١٣٠	العاصم لدين الله بن يوسف الحافظ
	خاندان اليوسفي كرويه
١٣١	ملك ناصر صلاح الدين يوسف بن ايوب
١٣٢	ملك العزيز عثمان بن صلاح الدين
١٣٢	الملك المنصور محمد بن عثمان
١٣٣	الملك العادل سيف الدين ابو بكر بن ايوب
١٣٤	الملك الكامل محمد ابن العادل

١٣٢	الملك العادل أبو بكر ابن الكامل
١٣٥	الملك الصالح الوثق نجم الدين
١٣٦	ملك المعظم نور الدين شاه ابن الصالح
١٣٦	ملكة شجرة الدر كينز ملك صالح
١٣٦	ملك الأشرف موسى بن يوسف
	خاندان ملوک ترکیه
	جو غلام دولت کردیه کی گذر سے ہیں
١٣٨	ملك المغر غریب الدین ایک زکمانی صاحبی
١٣٨	ملك المنصور علی ابن المغر
١٣٨	ملك مظفر مظفر مغزی
١٣٩	ملك الظاهر رکن الدین بہر بن بغدادی
١٤٠	ملك السعید محمد ناصر الدین برکتہ الدولہ الظاہر
١٤٠	ملك العادل بدر الدین سلاش
١٤١	ملك المنصور ابوالکلام قلاؤن الصالحی النجفی الالغی

١٣١	ملك الاشرف صلاح الدين خليل
١٣٢	ملك الناصر محمد بن قلاوون
١٣٣	ملك الناصر كلبغا المنصورى
١٣٤	ملك المنصور حاتم الدين لاجين المنصورى
١٣٥	ملك المنصور ركن الدين بيبرس الجاشنكير المنصورى
١٣٦	ملك المنصور ابو بكر ولد الناصر
١٣٧	ملك الاشرف كجك ولد الناصر محمد
١٣٨	ملك الصالح اسمعيل ابى الغدى بن الناصر محمد
١٣٩	ملك الكامل شعبان ولد الناصر محمد
١٤٠	ملك المنصور حاجى ولد الناصر محمد
١٤١	ملك الناصر حسن ولد الناصر محمد
١٤٢	ملك الصالح صالح ولد الناصر محمد
١٤٣	ملك المنصور محمد بن حاجى ولد الناصر محمد
١٤٤	ملك الاشرف شعبان بن حسين بن الناصر محمد

١٤٨	ملك المنصور علي ابن الاشرف شعبان
١٤٩	ملك الصالح حاجي بن الاشرف شعبان
١٤٩	ملك الظاهر برقوق
١٥٠	ملك الناصر منج ابو السعادات بن برقوق
١٥١	ملك المنصور عبد العزيز بن برقوق
١٥١	ملك المريد ابو المنصور شيخ المحمودي الظاهري
١٥٢	ملك المنصور احمد ابو السعادات ابن المريد
١٥٢	ملك الظاهر ططر ابو الفتح
١٥٢	ملك الصالح محمد بن ططر
١٥٣	ملك الاشرف ابو المنصور بر سامي رقامي
١٥٣	ملك عبد العزيز ابو المنصور بن علي بن الاشرف
١٥٣	ملك الظاهر ابو سعيد علي بن علي بن ابيال
١٥٣	ملك المنصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعيد
١٥٥	ملك الاشرف ابو المنصور ابيال تملك الناصري

١٥٥	ملك المويده احمد ابو الفتح ولد الاشرف ابو النصر
١٥٦	ملك الظاهر ابو سعيد خوشقدم الناصري المويدي
١٥٦	ملك الظاهر ابو سعيد بلبياسي العسلي
١٥٤	ملك الظاهر ابو سعيد مترغبا
١٥٤	ملك الاشرف ابو النصر قايتباي الظاهري
١٥٨	ملك الناصر محمد ابو السعادات ولد قايتباي
١٥٩	ملك الاشرف قالمصوه مولى قايتباي
١٥٩	ملك الظاهر ابو سعيد قالمصوه مامون الناصري
١٦٠	ملك الاشرف جنبلاط
١٦٠	ملك العادل سيف الدين طومان بابي
١٦٠	ملك الاشرف ابو النصر قالمصوه الغوري
١٦١	ملك الاشرف طومان بابي بن اخي للغوري
≈	خاندان عثمانيه كايان
١٦٣	عثمان خان غازي

۱۶۶	ارخان ولد عثمان خان غازی
۱۶۷	سلطان مراد خان
۱۶۹	سلطان بایزید پلیدرم
۱۷۵	سلیمان اول
۱۷۶	محمد خان
۱۷۹	مراد خان ثانی
۱۸۱	سلطان محمد خان ثانی
۱۸۳	بایزید ثانی
۱۸۹	سلطان سلیم خان اول
۱۹۵	سلطان سلیمان خان ثانی
۲۰۰	سلیم الد ثانی ولد سلیمان
۲۰۲	مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی
۲۰۲	محمد خان ثالث ولد مراد
۲۰۳	احمد اول بن محمد خان

۲۰۶	سلطان مصطفیٰ اول بہائی احمد کا
۲۰۶	عثمان ثانی بن احمد اول
۲۰۹	سلطان مراد خان الرابع بن احمد
۲۱۲	ابراہیم ابن احمد
۲۱۳	محمد الرابع بن ابراہیم المقتول
۲۱۸	سلیمان خان ثالث بن ابراہیم
۲۲۰	احمد ثانی بن ابراہیم
۲۲۲	مصطفیٰ خان ثانی ولد محمد خان رابع
۲۲۳	احمد ثالث بن محمد
۲۲۸	محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی حاکم محمود اول کتبی بن
۲۳۲	عثمان ثالث بن مصطفیٰ ثانی
۲۳۴	مصطفیٰ خان ثالث بن احمد
۲۳۵	سلطان عبدالحمید خان بن احمد ثالث
۲۳۶	سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ ثالث

۲۴۶	مصطفیٰ رابع بن عبد الحمید
۲۵۱	محمود الثانی بن عبد الحمید
۲۵۷	ترجمہ زمان سلطان محمود خان
۲۶۴	سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان محمود
۲۶۰	سلطان عبد الغریز خان قیصر دوم
۲۶۱	علم ادب ترکی زبان کا
۲۶۷	خاندان سلجوقی کا بیان
۲۶۷	الپ ارسلان
۲۶۲	ملک شاہ مغالدین الجوائق ابن الپ ارسلان
۲۶۳	برکیارق ابن ملک شاہ سلجوقی
۲۶۲	فارس
۲۶۵	عقوب ابن الیاس
۲۶۵	عمر ابن الیاس
۲۶۶	مغالدولہ

۲۸۶

عضدالدوله

۲۹۶

آغا محمد شاه قاجار

۲۹۷

فتح علی قاجار

۳۰۲

محمد شاه قاجار

۳۱۳

ناصرالدین شاه قاجار

۳۱۵

هندستان

۱ اطلاع

اس کتاب میں درمیان ستون بادشاہان اسلام کے جنکا ذکر
اسمیں آیا ہے کاتب سحر بہت غلطیاں واقع ہوئی ہیں اگر کسی
مقام پر درمیان ستون اس فہرست اور متن کتاب کے فرق ہو
تو اس فہرست کے ستون کو صحیح سمجھیں اور کتاب کے متن کو
درست کر لیوین فقط

تصرہ

سال ہجری پنجم ۵۰۰ھ یا ۵۰۱ھ تا سبب ماہ جولائی ۱۱۰۰ھ
ہوتا ہے اور شمار اسکا چاند کی حرکتوں پر مقرر ہے اور سال عیسوی
کا حساب سورج کی حرکتوں پر مقرر ہے۔ اگر سنہ ہجری سے سنہ

۲
عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اوسکا یہ ہے کہ سنہ ہجری میں سے
فیصدی ۳ عدد منہا کر کے باقی ماندہ کو ۶۱۵۰۰ میں جمع کرو
- یا سنہ ہجری کو ۹۷۰ میں ضرب دیکر حاصل ضرب کو ۶۱۵۰۰ میں
جمع کرو ان دونوں صورتوں میں جو حاصل جمع آدہ سنی عیسوی
مستور ہوگا

فہرست اودن بادشاہان اسلام کی جنہوں نے
بعد فتح بغداد کے اور ملکوں اور شہروں میں اسلام
کو شایع کیا جنکا ذکر حصہ دوم سنین اسلام میں کیا گیا ہے

تعداد	نام بادشاہ یا حاکم کا	سن ہجری	سن عیسوی
	عہد اول حکام ہسپانیہ یا اندلس کے زمانہ		
۱	طارق ابن زیاد الصدقی	۹۶	۷۱۱
۲	موسیٰ ابن نصیر البکری	۹۳	۷۱۲
۳	عبد العزیز ابن موسیٰ	۹۳	۷۱۳ و ۷۱۴
۴	ایوب ابن حبیب اللہمی	۹۸	۷۱۶ و ۷۱۷
۵	الحارث ابن عبد الرحمن	۹۹	۷۱۷ و ۷۱۸
۶	عاصمہ ابن مالک الکلبی	۱۰۱	۷۱۹ و ۷۲۰
۷	عمیشہ ابن سہیم الکلبی	۱۰۲	۷۲۰ و ۷۲۱
۸	ہریرہ ابن عبد الفخری	۱۰۵	۷۲۳ و ۷۲۴
۹	یحییٰ ابن سلما	۱۰۵	۷۲۳ و ۷۲۴

۶۲۵ ۳۴۲۲	۱۰۶	خدیجه ابن العیاض	۱۰
۶۲۹ ۶۲۵	۱۰۷	مادنیقا ابن الاوص	۱۱
۶۲۷ ۶۲۶	۱۰۸	ابیشتم ابن عبید الکنعانی	۱۲
لا اعلم		محمد بن عبداللہ	۱۳
۶۳۲ ۶۳۱	۱۱۳	عبدالرحمن بن عبداللہ	۱۴
<p style="text-align: center;">عہد دوسرا</p> <p style="text-align: center;">نائبان بنی امیہ کی بادشاہ اندلس میں</p>			
تعداد	نام	سہ ہجری سے عیسوی	
۱۳۶	عبدالرحمن بن معاویہ ابن مروان	۶۵۷ ۶۵۶	۱
۱۴۱	مہشام اول ابن عبدالرحمن	۶۶۹ ۶۶۹	۲
۱۸۰	ابوالعاص حکیم اول بن مہشام	۶۹۸ ۶۹۸	۳
۲۰۶	عبدالرحمن الثانی	۷۲۲ ۷۲۲	۴
۲۳۷	محمد الاول بن عبدالرحمن الثانی	۷۵۲ ۷۵۲	۵
۲۶۳	مہند بن محمد اول	۷۸۸ ۷۸۸	۶

٨٩١ و ٨٩٠	٢٤٥	عبد الله بن محمد اول	٤
٩١٣ و ٩١٢	٣٠٠	عبد الرحمن الثالث ابن محمد المقتول	٨
٩٦٣ و ٩٦٢	٣٥٠	حكم ثالث بن عبد الرحمن ثالث	٩
٩٩٩ و ٩٩٨	٣٦٦	مشماس ثاني المويد بالله ابن الحكم	١٠
١٠٠٢ و ١٠٠١	٣٩٣	عبد الملك طغرين وزير منصور	١١
١٠٠٦ و ١٠٠٥	٣٩٩	عبد الرحمن ناصر	١٢
طوائف الملوك آزاد			
١٠٣٩ و ١٠٣٨	٣٢٩	معتض بالله النخعي	١
"	"	ابو القاسم محمد معتض بالله	٢
موراويون كازمانه			
١٠٦٦ و ١٠٦٥	٣٥٨	يوسف ابن تاشقين	١
١١٠٦ و ١١٠٥	٣٩٤	علي ابن يوسف تاشقين	٢
١١٢٩ و ١١٢٨	٥٣٢	تاشقين بن علي	٣
الموحدين			

١١٢٩ ١١٣٥	٥٢٣	١	امير المؤمنين عبد المؤمن الموحد
١١٩٢ و ١١٩٣	٥٥١	٢	يوسف ابو يعقوب المنصور
١١٩٩ و ١١٩٠	٥٩٥	٣	محمد ابو عبد الله ناصر لدين الله
١٢١٣ و ١٢١٤	٦١٠	٤	يوسف ثاني ابو يعقوب
١٢٢٥ و ١٢٢٦	٦٤١	٥	ابو مالك عبد الوجيد
١٢٤٨ و ١٢٤٩	٦٦٢	٦	المامون ابو علي
١٢٤٥ و ١٢٤٦	٦٤٤	٧	محمد الثاني
١٣٠٢ و ١٣٠١	٦٠١	٨	محمد ثالث ابو عبد الله
١٣٠٨ و ١٣٠٦	٦٠٤	٩	الناصر
١٣١٥ و ١٣١٦	٦١٢	١٠	اسماعيل بن مسنيح
سلاطين غرناطة			
١٣٢٩ و ١٣٢٥	٦٤٥	١	محمد الرابع بن اسمعيل بن فرج
١٣٢٢ و ١٣٢٣	٦٣٣	٢	يوسف ابو الحجاز بن اسمعيل
١٣٥١ و ١٣٥٢	٦٥٣	٣	محمد بن محمد بن يوسف ابو الحجاز

٤	اسمیل دوم ابن یوسف	٦٩٠	١٣٩٩٣٥٩
٥	یوسف ثانی ابو سعید ابن محمد ثالث	٦٩٩	١٣٨٨١٣٨٤
٦	محمد ششم	٦٩٩	١٣٩٩١٣٩٥
٧	یوسف سوم	٨١٢	١٤١١١٠١٠١٥
٨	محمد بن یوسف سوم	٨٢٢	١٣٢٢١٣٢١
٩	محمد ششم	٨٣٢	١٣١١١٠١٠١٥
١٠	یوسف چهارم ابن العزیز	٨٣٨	١٣٥٣١٣٥٣
١١	محمد بنم	٨٣٩	١٣٢٢١٣٢٢
١٢	محمد دهم	٨٥١	١٣٢٢١٣٢٢
١٣	سلا علی ابوالحسین ابن محمد دهم	٨٥٠	١٣٢٢١٣٢٢
مجل حال اسلام فریقہ بین			
١	ابوبکر ابن العاص	١٤	٩٣٨
٢	احمد بن طولون	٢٥٩	٨٤٩٩٨٤٠
٣	آل آخشیہ	٣٢٣	٩٣٩٩٣٥

۳۵۸	۹ ۴۹۹۶۹	۴ خاندان قاطبیہ
۵۶۶	۱۱۴۲ و ۱۱۴۱	۵ خاندان ایوبی
۶۲۲	۱۲۲۲ و ۱۲۲۵	۶ ملوک بہاریہ
۹۲۳	۱۵۱۶ و ۱۵۱۷	۷ قیصر روم
۲۰۲	۸۱۸ و ۸۱۹	۸ ابراہیم بن اغلب
۲۶۷	۹۴۹ و ۹۴۸	۹ حکام خاندان زیری ملک ٹونس
		بیان خلفاء مصر کا جو عباسی تھے
۶۵۹	۱۲۶۲ و ۱۲۶۱	۱ المستنصر باللہ احمد بن الظاہر
۶۶۰	۱۲۶۲ و ۱۲۶۳	۲ الحاکم باللہ
۷۰۱	۱۳۰۱ و ۱۳۰۲	۳ المستکفی باللہ بن الحاکم
۷۲۱	۱۳۰۱ و ۱۳۰۲	۴ الواثق باللہ محمد المستکفی بن الحاکم
۷۲۲	۱۳۰۲ و ۱۳۰۳	۵ الحاکم باللہ بن المستکفی
۷۵۶	۱۳۵۵ و ۱۳۵۶	۶ المستنصر باللہ ابوبکر بن المستکفی
۷۶۶	۱۳۶۵ و ۱۳۶۶	۷ المستنصر علی باللہ محمد بن المستنصر

١٠٠٨	١٢٠٥	١٢٠٦	المعتصم بالله ذكر يابن ابراهيم بن الحاكم	١
٨٢٣	١٢٢١	١٢٢٢	الوالثق بالله عمر بن المعتصم ابراهيم	٩
٨٢٨	١٢٢٥	١٢٢٦	المستعين بالله بن المتوكل	١٠
٨٣٣	١٢٢٩	١٢٣٠	المعتد بالله بن المتوكل	١١
٨٣٥	١٢٣١	١٢٣٢	المستكفي بالله بن المتوكل	١٢
٨٥٥	١٢٥١	١٢٥٢	القايم بالله بن المتوكل	١٣
٨٥٩	١٢٥٥	١٢٥٦	المستنجد بالله بن المتوكل	١٤
٨٨٨	١٢٨٠	١٢٨١	المتوكل على الله ابو الفراء عبد العزيز	١٥
٩٠٣	١٢٩٠	١٢٩١	المستنك بالله يعقوب ابن المتوكل	١٦
٩٢٤	١٥٢١	١٥٢٢	المتوكل على الدين استنك بالله يعقوب	١٧
خاندان فاطمية اسمعيليه				
٣٢٠	٩٥١	٩٥٢	المعز لدين الله ابو تميم مع	١
٣٦٥	٩٤٦	٩٤٧	العزيز بالله ابو المعز نزار بن المعز	٢
٣٨٦	٩٨٨	٩٨٩	الحاكم بالله ابو على منصور بن العزيز	٣

٤	الظاهر غراو دين الدالو الحسن علي بن الحاكم	١٠٢٠	١٠٢١
٥	المستنصر بالدالو مقيم بن الظاهر	١٠٣٠	١٠٣١
٦	المستعلي بالدالو القاسم احمد بن المستنصر	١٠٩٢	١٠٩٥
٧	الامر باحكام الدالو علي مضور ولد المستعلي	١١٠٢	١١٠٣
٨	الحافظ لدين الدعبد المجيد محمد	١١٢٤	١١٢٥
٩	الحافظ باعداد الدالو اسمعيل بن الحافظ	١١٢٩	١١٣٠
١٠	القائز بنفر الدالو عيسى ولد الخافر	١١٦٢	١١٦٥
١١	العاقد بن الدالو يوسف بن الحافظ	١١٦٩	١١٧٠
فرقه حشاشين			
١	حسن ابن صباح ضميرى	١٠٩٢	١٠٩٣
٢	كياه بزرگ اميد	١١٢٢	١١٢٥
٣	محمد ابن بزرگ اميد	١١٢٦	١١٢٧
٤	حسن ثانی ابن محمد بن كياه بزرگ اميد	١١٦٢	١١٦٥
٥	محمد ثانی ابن حسن	١١٦٦	١١٦٧

۱۴۰۶	۱۴۰۱	۵۹۴	جلال الدين ابن محمد ثانی	۶
۱۴۱۶	۱۴۱۱	۶۰۸	علاء الدين ابن محمد ابن جلال الدين	۷
۱۴۵۳	۱۴۵۳	۶۵۱	ركن الدين ابن علاء الدين	۸
خاندان الیومیہ کریمہ				
۱۴۶۶	۱۴۶۱	۵۹۶	ملك الناصر صلاح الدين يوسف ابن ايوب	۱
۱۱۹۳	۱۱۹۲	۵۸۹	ملك العزيز عثمان بن صلاح الدين	۲
۱۴۰۰	۱۱۹۹	۵۹۵	الملك المنصور محمد بن عثمان	۳
۱۴۰۶	۱۴۰۰	۵۹۶	الملك العادل سيف الدين ابو بكر بن ايوب	۴
۱۴۱۱	۱۴۱۰	۶۰۴	الملك الكامل محمد ابن العادل	۵
۱۲۳۰	۱۲۳۰	۶۴۴	الملك العادل ابو بكر ابن الكامل	۶
۱۲۳۳	۱۲۳۲	۶۲۹	الملك الصالح ايوب بن نجم الدين	۷
۱۲۴۲	۱۲۴۱	۶۳۹	ملك المعظم توران شاه ابن الصالح	۸
۱۲۴۲	۱۲۴۲	۶۴۰	ملك شجرة الدر كينز ملك صالح	۹
۱۲۴۲	۱۲۴۲	۶۴۰	ملك الاشرف موسى بن يوسف	۱۰

خاندان ملوک ترکیہ جو غلام دولت گروہ کے گزرے ہیں

۱۲۵۶	۱۲۵۵	۶۵۳	ملک المغرغریز الدین ایک ترکمانی	۱
۱۲۵۸	۱۲۵۷	۶۵۵	ملک المدفوع علی ابن المغر	۲
۱۲۶۰	۱۲۵۹	۶۵۷	ملک مظفر قلی ابن المغری	۳
۱۲۶۱	۱۲۶۰	۶۵۸	ملک لقاہر رکن الدین بیبرس	۴
۱۲۶۵	۱۲۶۶	۶۶۰	ملک البید محمد ناصر الدین برکتہ اللہ	۵
		۶۶۰	ملک العادل بدر الدین سلامش	۶
		۶۶۰	ملک المنصور العادل قلاوون الصالحی	۷
۱۲۸۸	۱۲۸۷	۶۸۹	ملک الاشرف صلاح الدین خلجیل	۸
۱۲۹۱	۱۲۹۰	۶۸۹	ملک لقاہر محمد بن قلاوون	۹
۱۲۹۸	۱۲۹۷	۶۹۶	ملک العادل کتبغا المنصور می	۱۰
۱۳۰۰	۱۲۹۹	۶۹۸	ملک المنصور حسام الدین لاجین المنصور می	۱۱
۱۳۰۱	۱۳۰۰	۷۰۰	ملک مظفر رکن الدین بیبرس	۱۲

٤٠١	١٣٠١	١٣٠٢	ملك المنصور ابو بكر ولد الناصر	١٣
٤٠٢	١٣٠٢	١٣٠٣	ملك الاشرف كجك ولد الناصر	١٤
٤٠٣	١٣٠٣	١٣٠٤	ملك الناصر احمد ولد الناصر محمد	١٥
٤٠٤	١٣٠٤	١٣٠٥	ملك الصالح اسمعيل ابو الغدي بن الناصر محمد	١٦
٤٠٥	١٣٠٥	١٣٠٦	ملك الكامل شعبان ولد الناصر محمد	١٧
٤٠٦	١٣٠٦	١٣٠٧	ملك المنصور حاجي ولد الناصر محمد	١٨
٤٠٧	١٣٠٧	١٣٠٨	ملك الناصر حسين ولد الناصر محمد	١٩
٤٠٨	١٣٠٨	١٣٠٩	ملك الصالح صالح ولد الناصر محمد	٢٠
٤٠٩	١٣٠٩	١٣١٠	ملك المنصور محمد بن حاجي ولد الناصر محمد	٢١
٤١٠	١٣١٠	١٣١١	ملك الاشرف شعبان حسين بن الناصر محمد	٢٢
٤١١	١٣١١	١٣١٢	ملك المنصور علي بن الاشرف شعبان	٢٣
٤١٢	١٣١٢	١٣١٣	ملك الصالح حاجي بن الاشرف شعبان	٢٤
٤١٣	١٣١٣	١٣١٤	ملك الظاهر برقوق	٢٥
٤١٤	١٣١٤	١٣١٥	ملك الناصر فرج ابو السعادي بن برقوق	٢٦

١٢١٣	١٢١٢	٨١٥	ملك المنصور عبد العزيز بن برقوق	٢٤
١٢١٥	١٢١٤	٨١٦	ملك المعز عبد المنصور شيخ الموحدين الظاهري	٢٥
١٢١٦	١٢١٥	٨٢٣	ملك المنصور احمد ابو السعادات ابن الموكيد	٢٦
١٢١٧	١٢١٦	٨٢٤	ملك الظاهر طاهر ابو الفتح	٢٧
١٢١٨	١٢١٧	٨٢٥	ملك الصالح محمد بن طاهر	٢٨
١٢١٩	١٢١٨	٨٢٥	ملك الاشرف ابو المنصور سبائي وقتاي	٢٩
١٢٢٠	١٢١٩	٨٢٦	ملك محمد العزيز ابو الحسن يوسف ابن الاشرف	٣٠
١٢٢١	١٢٢٠	٨٢٦	ملك الظاهر ابو سعيد علي حبيب العكاين اينال	٣١
١٢٢٢	١٢٢١	٨٢٦	ملك المنصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعيد	٣٢
١٢٢٣	١٢٢٢	٨٢٦	ملك الاشرف ابو المنصور اينال العكا الناصري	٣٣
١٢٢٤	١٢٢٣	٨٢٦	ملك الموكيد احمد ابو الفتح ولد الاشرف ابو المنصور	٣٤
١٢٢٥	١٢٢٤	٨٢٦	ملك الظاهر ابو سعيد خوش قدم	٣٥
١٢٢٦	١٢٢٥	٨٢٦	ملك الظاهر ابو سعيد بلباي العكائي	٣٦
١٢٢٧	١٢٢٦	٨٢٦	ملك الظاهر ابو سعيد ترغيبا	٣٧

۱۳۱۳	۸۱۶	محمد خان	۶
۱۳۲۱	۸۲۲	مراد خان ثانی	۷
۱۳۵۰	۸۵۵	سلطان محمد خان ثانی	۸
۱۳۸۱	۸۸۶	بایزید ثانی	۹
۱۵۱۳	۹۱۸	سلطان سلیم خان اول	۱۰
۱۵۴۰	۹۲۶	سلطان سلیمان خان ثانی	۱۱
۱۵۶۶	۹۴۳	سلیم الشانی ولد سلیمان	۱۲
۱۵۷۳	۹۸۲	مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی	۱۳
۱۵۸۵	۱۰۰۳	محمد نان ثالث ولد مراد	۱۴
۱۶۰۳	۱۰۱۳	احمد اول بن محمد خان	۱۵
۱۶۱۷	۱۰۲۶	سلطان مصطفیٰ اول بیامی احمد کا	۱۶
۱۶۱۸	=	عثمان ثانی بن احمد اول	۱۷
۱۶۲۳	۱۰۳۷	سلطان مراد خان الرابع بن احمد اول	۱۸
۱۶۴۰	۱۰۴۹	ابراہیم بن احمد	۱۹

٢٠	محمد الرابع بن ابراهيم المقتول	١٠٥٩	١٦٩٩
٢١	سليمان خان ثالث بن ابراهيم	١٠٤٢	١٦٩٢
٢٢	احمد ثاني بن ابراهيم	١١٠٢	١٦٩١
٢٣	مصطفى خان ثاني ولد محمد خان رابع	١١٠٦	١٦٩٥
٢٤	احمد ثالث بن محمد	١١١٦	١٦٩٥
٢٥	محمد خامس بن مصطفى ثاني لغوي محمود اول	١١٣٨	١٦٢٦
٢٦	غثمان ثالث بن مصطفى ثاني	١١٦٤	١٤٥٥
٢٧	مصطفى خان ثالث بن احمد	١١٦١	١٤٥١
٢٨	سلطان عبد المجيد خان بن احمد ثالث	١١٨٤	١٤٤٥
٢٩	بييم ثالث بن سلطان مصطفى ثالث	١٢٠٢	١٤٨٤
٣٠	مصطفى رابع بن عبد الحميد	١٢٢٣	١٨٠٥
٣١	محمود الثاني بن عبد الحميد	١٢٢٣	١٨٠٩ و ١٨١٠ و ١٨١١
٣٢	سلطان عبد الحميد خان ابن سلطان محمود	١٢٥٥	١٨٣٩ و ١٨٤٠ و ١٨٤١
٣٣	سلطان عبد العزيز خان قيصروم	١٢٤٤	١٨٦٩ و ١٨٧٠ و ١٨٧١

خانذان سلجوقی

۱۰۳۸	۴۲۵	۱	ابو طالب محمد روشن الدین طغرل بیگ
۱۰۶۳	۴۵۵	۲	الپ ارسلان
۱۰۶۳	۴۶۵	۳	ملک شاہ مغز الدین ابوالفتح بن الپ ارسلان
۱۰۹۵	۴۸۴	۴	برقیارق ابن ملک شاہ سلجوقی
۱۱۰۳	۴۹۴	۵	مالک شاہ
ملک فارس			
۸۶۸	۴۵۴	۱	یعقوب بن الیاس
۹۰۰	۴۸۴	۲	عمر بہائی یعقوب کا
۹۰۰	۴۸۴	۳	خانذان سامانی
۹۴۸	۴۳۴	۴	خانذان بویہ
۹۸۳	۴۴۳	۵	خانذان غزنوی
۱۰۳۸	۴۳۸	۶	خانذان سلجوقیہ سے طغرل بیگ
۱۰۶۳	۴۶۵	۷	ملک سنجر

۵۹۰	۱۱۹۳	۱۱۹۳	طغرل سوم	۸
۶۱۳	۱۲۱۶	۱۲۱۶	سلاطین خوارزمیه	۹
۶۱۴	۱۲۲۰	۱۲۲۰	محمد جانشین تگش	۱۰
۶۲۴	۱۲۳۰	۱۲۳۰	جلال الدین بن محمد	۱۱
۶۵۴	۱۲۳۰	۱۲۳۰	چنگیز خان	۱۲
۶۵۴	۱۲۵۸	۱۲۵۹	هلاکو خان	۱۳
۶۶۵	۱۲۶۳	۱۲۶۵	ابا قآن بن هلاکو خان	۱۴
۶۸۰	۱۲۸۲	۱۲۸۳	کینجیاتو	۱۵
۶۹۵	۱۲۹۵	۱۲۹۶	غازن	۱۶
۷۰۲	۱۳۰۲	۱۳۰۳	الحاجی توخان عرف خدامبده	۱۷
۷۱۵	۱۳۱۵	۱۳۱۶	ابوسعید بهادر بن الحاجی توخان	۱۸
۷۸۵	۱۳۸۳	۱۳۸۳	تیمور	۱۹
۹۱۹	۱۵۱۲	۱۵۱۲	خاندان صفوی	۲۰
۱۱۲۸	۱۶۳۵	۱۶۳۵	نادر شاه افغان	۲۱

۱۱۶۰	۱۶۳۵ و ۱۶۳۶	کریم خان زند	۲
خاندان قاجار			
۱۳۹۰	۱۶۹۵ و ۱۶۹۶	آغا محمد شاه قاجار	۱
۱۴۱۵	۱۶۹۶ و ۱۶۹۷	فتح علی شاه قاجار	۲
۱۴۵۰	۱۶۳۳ و ۱۶۳۵	محمد شاه قاجار	۳
۱۴۶۳	۱۶۳۶ و ۱۶۳۷	ناصرالدین شاه قاجار	۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

یہ بات سب کو معلوم ہو کہ مذہب اسلام فرعون سے ظہور پا کر اپنی قرب و جوار کے
 شہروں میں شیوع پایا پر اس میں بھی کچھ شک نہیں ہے کہ اسلام
 کی سلطنت دیار بعید میں زیادہ پھیلی ہوئی ہو اور چاند بلاد افریقہ میں
 تھوڑے عرصہ تک رہی مگر ایران خراسان - نودان - افغانستان
 ہندوستان ان ملکوں میں اس کو بہت قیام ہوا اگر منظر غور ملاحظہ
 کیجئے تو حکومت اسلامیہ کا زور و شعور (۳۲۴) برس تک بڑی دھوم
 مٹا کر دھام سے رہا کیونکہ درمیان میں شیخ کے خلفا کا نام بھی جاتا رہا تھا
 پس اسی دن سے اس سلطنت عربیہ کا خاتمہ سمجھنا چاہیے اس لئے کہ حکومت
 غیر قوم میں پہلی گئی اسی دن سے بنیاد پادشاہت اور سلطنت
 غیر قوم کی قائم ہوئی اور حکومت اسلامیہ اپنے ملک کے لوگوں میں

نہ ہی *

پس اب اس بات کی تحقیق کرنی مناسب ہے کہ حکومت اسلامیہ کا دور گزرتا
 قوم کے لوگوں میں ہوا اور بعد خلفاء عباسیہ کے جبکہ حال مختصر
 پہلی جلد اس کتاب میں لکھا گیا ہے کون لوگ بادشاہ ہوئے وہ قوم ترک
 تھی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بادشاہان خاندان ظاہریہ جو خراسان
 کے حکمران ہوئے سب ترک تھے

ادھر خاندان سامانیہ کو دیکھو جو خلیفہ کا پھر یہ تمام ایران - خراسان
 ترکستان پر لہراتا تھا اور جبکہ سلطنت میں بڑے بڑے عالم
 صاحب تصانیف گذریں یہ بھی قوم ترک سے تھے۔ دیلم اور آل بونہ
 بھی ترک تھے انکو زمانہ میں اچھے اچھے شاعر اور عالم فاضل صاحب تصانیف
 جلیلہ ہو گذرے ہیں۔ قوم سلجوق بھی ترک ہی تھے جنھوں نے قسطنطنیہ
 تک جا کر دوبارہ اسلام کا نام روشن کیا اور خلیفہ وقت کو ہمیشہ باغی ٹھہرا
 ہے پچا تری ہے۔ اب کابل اور افغانستان کی طرف دیکھو تو سیکندریہ
 بانی سلطنت غزنوی بھی ترک ہی تھا اسکی سلطنت کی عظمت شان

اندر ہن الشمس ہے اُسکو قدوم سمیت لزوم سے اسلام کی بنیاد
ہندوستان میں پڑی۔

خاندان خوارزم شاہی کے بادشاہ بھی ترک ہی تھے۔ خاندان
عثمانیہ جس خاندان کا بادشاہ خلیفہ الروم اس وقت تک
کہلاتا ہے اور زمین سے محمد ثانی ایسا صاحبِ حوصلہ اور شجاع
بادشاہ ہوا کہ لاکھوں آدمیوں کی فوج لیکر قسطنطنیہ پر چڑھ گیا
اور اُسکو فتح کر کے آج تک یورپ میں اسلام کا جہندہ قائم
کہا توک ہی تھا۔

خاندان قاجار یعنی ایران کے بادشاہ سب ترک ہی تھے۔
بخارا - خوارزم - کوکان - کاشغور - وغیرہ میں ترک ہی
بادشاہ ہیں ان سب بادشاہوں کا حال مختصر اس حصہ دوم
میں لکھا جائے گا

مگر چند خاندان جنکو سببِ سلطنتِ اسلامیہ نے براعظمِ افریقہ
اور یورپ میں اپنا خوب زور دکھلایا وہ لوگ ترک

تہ مخر اور چونکہ انکا زمانہ بھی قریب یاد رہا ان زمانہ سلطنت عباسیہ
کے تھا اسلئے انکے بیان اس کتاب میں مفت دم لکھنا واجب
جانکر اور انکے عہد سلطنت کی تقسیم اس طور پر
کی گئی +

۱۔ حکام ہسپانیہ یا اندلس کے ۱۹۲ھ سے ۴۰۶ھ تک
۲۔ خاندان بنی امیہ کی بادشاہ اندلس بن ۴۰۶ھ سے ۷۵۹ھ تک
۳۔ طوائف الملوک آزاد کا عہد ۷۵۹ھ سے ۱۰۳۸ھ تک
اس تیسری عہد کی بادشاہ بنین و دفر قری نامی گذرے ہیں جنکی عہد سلطنت
کی تفصیل یہ ہے

اول... المراءوی ۵۰۰ھ سے ۵۲۲ھ تک
دوم... الموحیدین ۵۲۲ھ سے ۵۴۵ھ تک
۳... سلاطین غرناطہ ۵۴۵ھ سے ۱۰۴۸ھ تک
۴... مجمل حال حکام افریقہ کا ۸۶۹ھ سے ۱۰۵۶ھ تک

تشریح

مُؤَدُّ اُن عربوں کو کہتے ہیں جنہوں نے ماسیانیہ کو اٹھون
 صدی عیسوی میں فتح کیا اور پندرہویں صدی کے آخر
 تک اوسپر قابض رہے ہسپانیہ اور فرانس کے مورخوں
 نے اُنکے مختلف لقب اپنی کتابوں میں لکھے ہیں بعضوں نے
 شرقینی (مشرق شرقین سے) بعضوں نے اگرینی
 یعنی اولاد اگری کی بعض اذکو اسمیرائی یعنی اولاد
 اسمیرائی کی اور بعض شایستہ مصنفوں نے انکو اریابن لقب دیا
 پر سب بھتر اور عام لقب اولکاؤ مؤدُّ ہے کیونکہ وہ لوگ اُس
 حصہ افریقہ سے اس ملک میں آئے تھے جسکو رومن لوگ
 ماریٹیمہ کہتے ہیں اس واسطے وہ مؤدُّ کہلائے ۳۵ برس بعد
 وفات پیغمبر خدا کو بلکہ بعد فتح کرنے ایشا کے سرسبز ملکوں کے
 عربوں نے براعظم افریقہ پر حملہ کیا بارقہ اور ماریٹیمہ کا کر

جنگل جہان پر روسن فوج سے سخت مقابلہ ہوا تھا بالکل تابع
 اور برباد ہو گئے کاڑھیں جو اس وقت بین بائیہ تحت افریقہ کا
 تھا خاک میں ملا گیا۔ بعد ازاں چالیس برس کے جو برابر جاری
 رہی افریقہ میں پلڑے کٹواؤں سے لیکر سوداؤں کی آخری
 حد تک ان فتح مند عربوں کے قانون جاری ہو گئے اور سب
 رعایا و صہان کی تابع اور مطیع شرع محمدی کی ہو گئی پر وہ لوگ
 ان فتوحات پر بھی قانع نہ ہوئے بلکہ اُنکے دلی جنگی جوش نے
 جو کہ ہر ایک نئی فتح سے قوی تر ہوتا جاتا تھا بعد اس کے افریقہ پر انکا
 اچھی طرح سے تسلط ہو گیا ایسا اُنکو اوکسایا کہ ہسپانیہ پر اُن کو چڑھنا
 اُنھوں نے اُسپر بھی حملہ کر کے فتح پائی +

اصلی باعث اسکا کہ یہ عرب لوگ کس طرح پروردگار کے برعظیم
 میں جا پھنچے روایات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہے یہ بات درست
 ہے کہ اُس ملک کی تواریخیں ایک عرصہ سے جل گئے ہیں جو کچھ سچی ہیں
 اُنہیں کھین کھین سے یہہ اشارہ نکلتا ہے کہ امیر خولین نے

اس ملک پر حملہ کرنے کے واسطے ان عربوں کو پوشیدہ رکھ کر بلایا
 تھا لیکن ثبوت اسکا کسی اچھی تواریخ سے اچھی طرح پر نہیں
 ہوتا۔ سوائے تاحریرین نے اُسکو جھوٹ سمجھا کر رد کر دیا ہے
 پس سواد اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ اس ملک کا اچھے موقع پرانا
 ہونا اور اسکی آب و ہوا کی غریبی جو عوام ان اس کی زبان پر مشہور
 تھی اور مختلف اقوام بربد کی خواہش (جو ہر روز عربوں کے
 جہنڈوں کے نیچے جسع ہو جایا کرتے تھے) اور وہ نا اتفاقی
 جو کاتھک کی حکومت میں پڑی ہوئی تھی اور یہودیوں کا خواہان
 مدد کا ہونا جو راد رک کے بزرگوں کے عہد سے ظلم اٹھاتے
 اور بیرحمی سے سلوک کئے جاتے تھے بیشک اُن باغیوں میں سے
 ہیں جو عربوں کو ہسپانیہ پر چڑھائے۔

۹۔ تاریخ ماہ اپریل ۱۱۷۷ء مطابق ماہ رجب ۵۷۷ء کے ایک
 شخص مسملی طارق غلام معق موسیٰ ابن نصائر حاکم عینی افوقیہ
 کا تھوڑی سی جماعت اپنی متبعین کی ساتھ لیکر کپلے

پھاڑ کر نیچے آؤ ترا جو کہ اُسکے نام سے جَبَلِ طَارِق جسکو
انگریزی میں جبوالٹر کہتے ہیں مشہور ہو گیا اُسکے اوترنے
کے دو مہینے بعد ایک مشہور لڑائی گاڈیلٹی کے کنارہ پر
ہوئی جس لڑائی نے کانٹھ کی سلطنت کی پریخ و بنیا دھسیا^{نہ}
سے اوکھٹڑ ڈالی کارڈواگرناد۔ جین۔ ملیکا۔ مالیدو

جو کہ اُسوقت میں ہسپانیہ کا دارالسلطنت تھا یا (تو بعد تر منقوج
ہو گئی) مدھان کے باشندوں نے خود ہی دروازہ اُنکی کھولنے
تھے موسیٰ ابن نصیر ملک طارق کا بھی ایک بھاری فوج فریقہ
سے لیکر الجسیراز پر آ پھنپا اُسکے پھنچنے سے پہلے ہی
طَارِق نے بڑے بڑے دولت مند شہر اور وسیع صوبے
ہسپانیہ کے فتح کر کے اپنے قبضہ میں کر لئے تھے موسیٰ نے
آتے ہی تمام ملک سوائے اسٹودی اس پھاڑ کی گھائیوں
کے ایسے جلد تر فتح کر لئے جیسے عربوں کی فتح کی نہایت
مشہور ہے •

تشریح

مُؤَزُّ اُن عربوں کو کہتے ہیں جنہوں نے مکہ ہسپانیہ کو آٹھویں
 صدی عیسوی میں فتح کیا اور پندرہویں صدی کے آخر
 تک اوسپر قابض رہے ہسپانیہ اور فرانس کے مورخوں
 نے اُنکے مختلف لقب اپنی کتابوں میں لکھے ہیں بعضوں نے
 شرقینی (مشرق شرقین سے) بعضوں نے اکرینی
 یعنی اولاد اکر کی بعض اُنکو اسمیرائی یعنی اولاد
 اسمعیل کی اور بعض شایتہ مصنفوں نے اُنکو آریائن لقب دیا ہے
 پر سب سے بھتر اور عام لقب اُنکا مؤَز ہے کیونکہ وہ لوگ اُس
 حصہ افریقہ سے اس ملک میں آئے تھے جسکو رومن لوگ
 مارتینہ کہتے ہیں اس واسطے وہ مؤَز کہلائے ۳۴ برس بعد
 وفات پیغمبر خدا کی بلکہ بعد فتح کرنے ایشا کے سرنبر ملکوں کے
 عربوں نے بڑے عظیم افتخار پر حملہ کیا بادقہ اور مارتینہ لگا کر

جنگل جہان پر رومن فوج سے سخت مقابلہ ہوا تھا بالکل تالاج
 اور برباد ہو گئے کار تھیں جو اس وقت میں پائے تخت افریقہ کا
 تھا خاک میں ملایا گیا۔ بعد ازاں چالیس برس کے جو برابر جاری
 رہی افریقہ میں پلڑے گھڑ گھوڑوں سے لیکر سودا کی آخری
 حد تک ان فتح مند عربوں کے قانون جاری ہو گئے اور سب
 رعایا و صہان کی تابع اور مطیع شرع محمدی کی ہو گئی پر وہ لوگ
 ان فتوحات پر بھی قانع نہ ہوئے بلکہ اُن کے دلی جنگی جوش نے
 جو کہ ہر ایک نئی فتح سے قوی تر ہوتا جاتا تھا بعد اس کے افریقہ پر انکا
 اچھی طرح سے تسلط ہو گیا ایسا اُنکو ادکس یا کہ ہسپانیہ پر اُن کو چڑھنا
 اُنھوں نے اُسپر بھی حملہ کر کے فتح پائی *

اصلی باعث اسکا کہ یہ عرب لوگ کس طرح پروردگار کے برعظیم
 میں جا پھنچے روایات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہے یہ بات درست
 ہے کہ اُس ملک کی تواریخیں ایک عرصہ سے جل گئے ہیں جو کچھ بھی ہر
 اُنہیں کہیں کہیں سے یہہ اشارہ نکلتا ہے کہ امیر خولین نے

اس ملک پر حملہ کرنے کے واسطیٰ ان عربوں کو پوشیدہ لکھ کر بلایا
 ہوا لیکن ثبوت اسکا کسی اچھی تواریخ سے اچھی طرح پر نہیں
 ہوتا اسلئے متاخرین نے اُسکے جھوٹ سمجھ کر رد کر دیا ہے
 پس سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ اس ملک کا اچھے موقع پر آنا
 ہونا اور اُسکی آب و ہوا کی خوبی جو عوام الناس کی زبان پر مشہور
 تھی اور مختلف اقوام بزرگ کی خواہش (جو ہر روز عربوں کے
 جہنڈوں کے نیچے جبرجست ہو جایا کرتے تھے) اور وہ اتفاق
 جو کاتھک کی حکومت میں پڑی ہوئی تھی اور یہودیوں کا خواہان
 مدد کا ہونا جو راد رک کے بزرگوں کے عہد سے ظلم اٹھاتے
 اور بیرحمی سے سلوک کئے جاتے تھے بیشک اُن باغیوں میں سے
 ہیں جو عربوں کو ہسپانیہ پر چڑھانا لائے ۔

۹۔ تاریخ ماہ اپریل ۱۱۷۷ء مطابق ماہ رجب ۵۷۲ھ کے ایک
 شخص اسمعی طارق غلام معق موسیٰ ابن نصائر حاکم عینی افوقیہ
 کا حضور می سجاعت اپنی متبعین کی ساتھ لیکر کپلے

پھاڑ کر نیچے آؤ ترا جو کہ اُسکے نام سے جبل طارق جسکو
انگریزی میں جبالترا کہتے ہیں مشہور ہو گیا اُسکے اترنے
کے دو مہینے بعد ایک مشہور لڑائی کا ڈیلٹی کے کنارہ پر
ہوئی جس لڑائی نے کا تھاٹ کی سلطنت کی پہنچ و بنیاد ^{بنیاد} دھپا
سے اوکھڑ ڈالی کا رڈ واگرنٹاڈا۔ جین۔ ملیکا۔ نالیڈ و

جو کہ اس وقت میں ہسپانیہ کا دار السلطنت تھا یا تو جبکہ ترنقوج
ہو گئی یا دھان کے باشندوں نے خود ہی دروازہ انگریزوں کے
تھے موسیٰ ابن نصیر ملک طارق کا بھی ایک بھاری فوج فریقہ
سے لیکر الجسیراز پر آ پھنپا اُسکے چھینچے سے پھلے ہی
طارق نے بڑے بڑے دولت مند شہر اور وسیع صوبے
ہسپانیہ کے فتح کر کے اپنے قبضہ میں کر لئے تھے مونی نے
آتے ہی تمام ملک سواے اسٹودی اس چھاڑ کی گھاٹیوں
کے ایسے جلد تر فتح کر لئے جیسے عربوں کی فتح کی حاجت
مشہور ہے •

عَهْدِ اَوَّلُ

حُكَامِ ہسپانیہ کا زمانہ

۱۱۱۶ء سے لیکر ۱۴۹۲ء تک

بعد فتح ہونے ملک ہسپانیہ کے ۲۵ برس تک یہ دستور بنا کہ اس ملک
امیر لوگ حاکم مقرر ہوتے تھے یہ حکام ماتحت وزرا اور فریقہ
رستی تہہ اکثر ادین سے بسبب قدرت اور اختیار مسلمانوں کے
یا فوج کی مرضی پر مقرر ہوا کرتے تھے وہ حکام ۲۲ گزرے
بین ادین سب سے اول طار و ابن دیا الصدفی اول فتح
مندا و مظفر اور اسکا مالک موسیٰ ابن صلیح البکوی جنہر ہسپانیہ

۱۱۹۲ء میں پہنچ کر درمیان ۱۱۹۳ء کے حکمرانی اختیار کی تھی شامل ۱۱۹۶ء

میں *

عَبْدُ الْغَرِیْزِ ابْنِ مُوسٰی

جبکہ موسیٰ پر چند طرح کے الزام لگائے گئے تو وہ اس سے جواب دہ

۳۱۱۱) کے دمشق میں طلب ہو اچنانچہ درمیان ۴۱۱۱ء کے و حان پر حاضر ۳۱۱۱

ہوا اس نے حکومت ہسپانیہ کی بروقت جانے دمشق کے اپنے
بیٹے عبدالعزیز کو سپرد کر دی تھی عبدالعزیز نے اپنے باپ
کی پیروی کی فتوحات برابر جاری کھین چنانچہ لیوس ٹینیا کو
اوسنی فتح کیا پھر تھوادی پر حملہ کیا اور عربوں کی سلطنت کی بنیاد
ہسپانیہ میں منظم کر دی تقریباً دو برس اُس کی سلطنت کی تھی
کہ درمیان ۴۱۱۱ء کے جبکہ وہ نماز پڑھنے مسجد سیول میں
گیا (یہ شہر اوسوقت سلطنت عربوں کا پایہ تخت تھا) حسب الحکم
خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کے قتل کیا گیا *

۴ ایوب ابن حبیب اللہمی

یہ وہ حاکم ہے جو کہ اس قتل کے فتویٰ کی تعمیل کرنے کے واسطے
ہسپانیہ کو بھیجا گیا تھا یہ شخص چہ مہینے تک تاوقت پھنسنے

۳۱۱۱) الحارث بن عبدالرحمن کے حاکم وہاں کارہ ۴۱۱۱ء میں الحارث آپہنچا ۳۱۱۱

۵ الحارث بن عبدالرحمن

۱۹۰ اس حاکم نے درمیان ۱۸۹۹ء کے ایک فتیاب حملہ کا تھک گال ۱۹۰
 پر کیا پرا سکے ظلم اور غارت اور سختی سے وہاں کی باشندے کیا عز
 او کیا اہل وطن ایسے اُسے ناراض ہو گئے کہ اُسکی فریاد و مشق کے
 ۱۹۰ و رہا زمین بچی اسلئے ۱۸۹۹ء کے اخیر میں اُس عہدہ سے برخاست ۱۹۰
 کیا گیا +

۶ عرصہ ابن مالک الکلبی

۱۹۰ اُسکے بعد عرصہ ابن مالک حاکم اس ملک کا مقرر ہوا اُسکے زیر حکم
 ۱۹۰ مسلمانوں نے پھر ایک دفعہ کا تھک گال پر حملہ کیا اور شہر میں گھس گئے۔
 کار کیسانی اور تارباتی کو فتح کر لیا اور قریب تھا کہ مشہور شہر ٹولس
 کو فتح کر لیں مگر شہر کی فحیل کے پنج مسلمانوں کو ایسی شکست ہوئی کہ
 لاچار ہسپانیہ کو ادھین لوٹ جانا پڑا ایک لڑائی میں یہ عربی سپہ سالار
 ۱۹۰ معہ ایک ہزار بہادران جنگی کے مارا گیا یہ واقعہ درمیان ماہ ۱۸۹۹ء
 کے وقوع میں آیا +

، عرصہ ابن سہیم الکلبی

۱۲
 اسکا جانشین ہوا اسنو چار برس پانچ مہینو حکومت کی اور اس عرصہ میں کئی بار اسکا
 حکمران پر کے ایک دفعہ بر وقت بازگشت کر درمیان ۲۵ھ میں اسکا جانشین ہوا
 ۲۵ھ

۸ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

اسکو بعد ہدیہ چند روز کو واسطو جانشین ہوا برقت آنے بھی کر درمیان ۲۵ھ
 کے برخواست کیا گیا +

۹ بجی ابن سَلَمَا

درمیان ۲۵ھ کے امیر ہسپانیہ کا مقرر ہو کر گیا اسنو نوڑی ہون حکومت کی
 ۱۰ + ۱۱ حذیفہ بن العباس

یہ شخص بھی کے بعد جانشین ہوا اور اسکو موافق حکمران بنا لیا لیکن اسکی
 حکومت صرف چند مہینو رہی کیونکہ ۲۶ھ میں حذیفہ بن العباس

اسکی جگہ حاکم ہوا وہ بھی جلدی ہی برخواست کیا گیا تاکہ الہیتم مقرر کیا جاو
 ۱۲ الہیتم ابن عبید الکفغانی

اسپر لوٹ اور بیرحمی کا الزام لگایا گیا اور حکام فوج کی نحو یک سو دریا
 ۲۶ھ کے وہ بھی موقوف کیا گیا +

۱۳ - محمد بن عبد اللہ

او سکرم بعد محمد بن عبد اللہ حاکم ہوا *

۱۴ - عبد الرحمن بن عبد اللہ

اس حاکم نے انصاف کی شہرت اور بہت ناموری حاصل کی کیونکہ

سب ظالم حاکموں کو اس نے سزا دی اور عیسائیوں کی زمین جو

مسلم حاکمان سابق نے غصب کر لی تھی اُس پر اُنکو دلوادی ۳۲ھ ۳۲ھ

میں اُس پر گال پھینکا اور اس قدر فوج لیکر چڑھائی

کی کہ اُس سے پہلے کوئی حاکم اتنی فوج لیکر نہ چڑھا تھا وہ

ٹورڈ تک پہنچا تھا کہ اُسے جگہ اُسکے مقابلہ چارلس مارٹل

آپہنچا خوب لڑائی ہوئی انجام کار مسلمانوں کو شکست ہوئی اور انکا

سہ سالہ معرکہ اُنکے بھادر سپاہیوں کے میدان جنگ

میں کام آیا یہ معرکہ ۳۳ھ ۳۳ھ میں ہوا تھا *

سواء انکو اور حکام اہل اسلام ہسپانیہ کا حال جر جیسر عبد الملک ابن

قطن فہرے جو کہ افریقہ سے آکر حاکم ہیان کا ہوا تھا اور تین

برس تک اُس حکومت کی بعد ازان برخاست کیا گیا اور عقبہ
 ابن الحجاج - جو ^{۱۱۱۱ھ} تک حاکم رہا - بلخ ابن بشر - القیسی ^{۱۱۱۱ھ} ^{۱۱۱۱ھ}

ثعلبہ بن سلیم - حسام ابن ضو اد اور ثعوبان سلیمان

بہت کم معلوم ہے صرف اتنا ذکر کرنا ضرور ہے کہ انکی

خانگی جگہ دون اور متواتر دون کے سبب نا اتفاقی کی آگ

ہمیشہ شعلہ زن رہتی تھی اُس وقت میں حکومت عربی ہسپانیہ کی

بربادی کے کنارہ پر جا لگی تھی - یوسف بن عبد الرحمن

الفہری - آخر حاکم وہاں کا ماتحت خلقاء عباسیہ کے ہسپانیہ

پر حکومت کرتا تھا یہ شخص دس برس تک وہاں کا حاکم رہا اور

اندرونی حصہ ہسپانیہ میں جنگ کے شیر دن کا شکار ہو رہا تھا آخر کار

یوسف کو اسمعیل - اور امیر حسین الاوکیلیہ اور سوائے

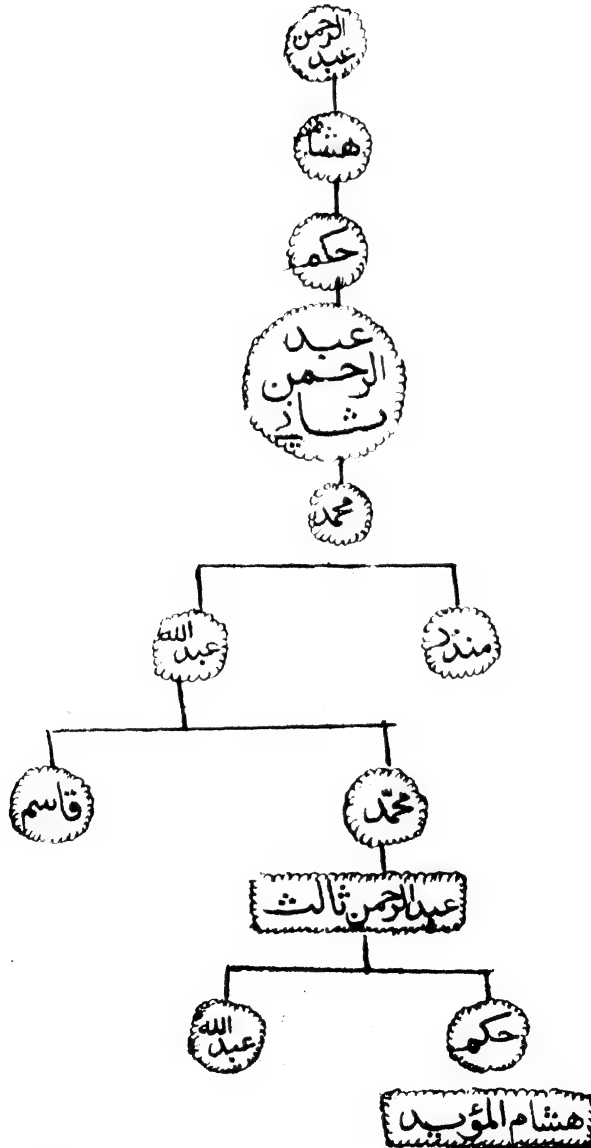
انکی ان لوگوں سے جو خاندان حکومت تھی لڑنا پڑا اور خانہ جنگی ہوئی یہ

یہاں تک کہ خاندان بنی امیہ کا اس ملک میں آفتاب اقبال کا چمک اٹھا

اور بادشاہت ہسپانیہ کی اُس خاندان میں چلی گئی اور بالکل خلقاء

۱۵
کے ساتھ سے نکل گئے اس خاندان کے جو بادشاہ اس حکیمہ ہو
ہیں انکا نقشہ نسب کایہ ہے *

نقشہ نسب



عہد دوسرا

خاندان بنی امیہ کے پادشاہان میں

۶۳۶ء سے ۷۵۰ء تک

عبدالرحمن ابن معاویہ ابن مروان

جبکہ دولت بنی امیہ کا دمشق میں زوال آیا اور آل عباس کا ظہور قیام

ہوا تو مروان مقام ذات السلاسل پر قتل ہوا اور بالاتفاق یہ

ٹھہر گیا کہ امیہ کے خاندان سے کوئی شخص تخت نشین نہ ہو (۷۵۰ء) آدمی ہر

گروہ بنی امیہ کے دمشق میں لائے گئے اور گرزدن سے محمد ابن

علی چچا سفاح خلیفہ اول عباسی کو رو بہ رو ہمارے قتل کئے گئے اور

اس وقت انکی لاشوں پر بچھونا بچھا کر سب نے کھانا کھایا بعد اسکے

جہان جہان مٹی تھو قتل کئے جانے پھر ایک شخص مسمیٰ عبدالرحمن نام

بھاگ کر درمیان ۷۵۰ء کے افریقہ میں پھنپا اسل

اندلس - خلفاء عباسیہ سے بہت ناراض تھے اسلئے انھوں نے

بحال شتیاق تین ایچی داد خواہوں کی صوتین عبد الرحمن اسکے پاس
 بھیجا اور سکودھان بلوایا ^{۲۵} شیخ ^{۲۶} مین عبد الرحمن اپنے ہمراہ بڑے
 بڑے بہادر لیکر المنقار کے کھٹا پر جو غناطہ سے ہاکوس کے
 فاصلہ پر واقع ہر جاؤنر آندس کی طرف سے مبارک باد سی اور شکر
 کے ساتھ استقبال ہوا اور ہزار دن عرب اور اہل بربر اسکے
 جہنڈے کے نیچی جمع ہو گئے جب مقام سولا پر پہنچا تمام رعایا
 اسکی جوانی اور زیبائی دیکھ کر باغ باغ ہوئی اور اسکی چھبیتن
 اور تکلیفین اوٹھائی تھیں اسکی ہمدردی کی

یوسف فخرے جو خلفا مصر عباسیہ کی طرف سے دہانکا حاکم تھا
 اوسمین اور اسمعیل مین جو ایک سردار خواصان حکومت تھا خانہ جنگی ہوئی
 تھی یہ حال دیکھ کر دونوں کی آنکھین کھل گئیں و دونوں آپس مین
 مل گئے مگر اہل شہر نے دونوں کو نکال دیا اس جوان فتح مند نے
 دن کی جان بخشی کی کہ بہتر رحم طلب کر کے تمام جزیرہ نما پر اپنا

قبضہ کر لیا اور حلف اربعہ اس سے اس ملک کو بالکل الگ کر دیا چٹا
 بوسٹھ ہری اور اسماعیل کی طرف سے سپردگی ملک کا تھا نہ نامہ
 لکھ کر جمع عام میں پڑھوایا اور اوسمین بہ اقرار لکھا کہ ہاں حکام
 ملکی سے کچھ نفرت نہیں ہے ہم بادشاہ وقت کے تابع رہیں گے
 یہ مبارک جلوس اسے سعید ساعت میں ہوا تھا کہ (۳۰۰) برس کی
 طولانی مسند سلطنت کی نبی امیہ کے خاندان کے واسطے اس ملک میں
 سچہ گئی اور ۳۴ برس تک عبدالرحمن نے باستقلال تمام سلطنت
 کی —

جیسر کہ حکام عربیہ میں خانہ جنگی شروع ہوئی تھی عیسائیوں نے
 موقع پا کر اپنے ملک کے حدود بڑھائی تھیں عبدالرحمن کے حسن
 انتظام سے سب پس پا ہوئے اور بڑے بڑے بہاری قلعوں
 میں چاہیں اور سنو ملک کو وسعت دی قرطبہ شہر جو دار السلطنت
 تھا اسکی زینت درجہ کمال کو پہنچائی جا بجا نلوں کے وسیلہ سے
 پانی شہر میں پہنچایا دریا کے کناروں پر حجازی کارخانے

طیار گئی۔ انار۔ کھجور۔ تاڑ۔ رومی۔ چاول۔ توت۔ نیشکر۔
 سیتہ قسم قسم کی تزکار بان اور طرح طرح کے ساگ رنگ رنگ کر
 پہول جو اُس سرزمین میں پیدا ہونے کے قابل تھی دور دور سے
 منگاکر وہاں لگاے علیہم و فنون اور ملکی کارخانوں کو شاہانہ
 شان سے ترقی دی باوجود اسکے حب الوطنی کبھی اسکو دل
 سے فراموش نہوئی چنانچہ ایک کھجور کا درخت اپنے ملک سے منگاکر
 اسنو وہاں لگایا اور اکثر بار اسکو بیچ بیٹھ کر اشعار و انگیزیاں
 وطن میں پڑھا کرتا تھا یہ نیک بادشاہ ۲۹ تاریخ ماہ ستمبر ۱۸۸۷ء بمصر
 بقضاءِ الہی فوت ہوا۔

ہشام اول ابن عبد الرحمن

اگرچہ عبد الرحمن کی وفات کے وقت اس کے بیٹے موجود
 نہو مگر سب سے چھوٹا فرزند مسمر ہشام چونکہ ولید رشید تھا
 اسلیٰ حبِ وصیت وہ ہی بادشاہ ہوا سلیمان اور عبد اللہ
 اس کے دو چچا اس سے پہر گئی تھی ہشام نے اونسو لڑائی کی اور انکو

شکست دی آخر کار وہ بھی مطیع ہو گئی علاوہ انہیں اور بہت سی
 لڑائیوں میں وہ کامیاب ہوتا رہا اور اسکی فوج نے ملک فرانس
 میں بڑے تک فتح حاصل کی چنانچہ ناربوت کو لوٹ کر جلا دیا اور
 کمرگسان میں پہنچ کر شالین کے قایم مقام ڈیوک ولیم شکست
 دی اور بہت سا مال غنیمت کا لیکر مراجعت کی اسی مال کا پانچواں حصہ
 مسجد قرطبہ کی بنائین اور صرف کیا اور مسجد مذکور کی تعمیر
 مکمل کر دی ماہ جون ۹۶۷ھ میں اپنی موت سے فوت ہوا۔

۱۸۰

۹۶۷ھ

ابو العاص حکم اول بن هشام

اوسکے مرنے کے بعد ابو العاص حکم بن هشام سریر ہسپانیہ پر رونق
 اندوز ہوا و قدیمی و عویدار سلطنت کے حسب عادت قدیم
 چھ کھڑے ہو گئے تھی ایک مارا گیا دوسرے نے صلح کر کے
 ان ریفہ کی راہی هشام سبب اسکو کہ عیاش اور بدکار تھا
 اسلئی کئی جگہ بلکہ خاص قرطبہ میں اسے بہت لوگ پھر گئے اور
 بغاوت اختیار کی اسلئی نہایت سختی اور خوریزی اسکو کرنی پڑی اور

بڑی کوشش سے اس بغاوت کی آگ لگائی جیسا کہ جس محلہ سے یہ بغاوت
 برپا ہوئی تھی اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اس کے واسطے اُس شہر کے
 باشندوں نے اُسکو خطاب دیا تھی دیا ہے کیونکہ دینہ عربی
 میں محلہ کو کہتے ہیں اور ۴۰ ہزار آدمی اس شخص کو مصر کی طرف جلاوطن
 کر کے نکال دیں ان لوگوں نے جزیرہ قریطہ پر اپنا قبضہ کر لیا اور
 ۹۶۴ھ تک اوسپر قابض رہے ۹۶۵ھ میں یہ بادشاہ بقضاۃ لکھی
 جان بحق ہوا۔

عبدالرحمن ثانی

اُسکو بعد اُسکا بیٹا عبدالرحمن ثانی تخت اندلس پر متمکن ہوا اور سن ۹۶۸
 باپ بلکہ دادا سے بھی زیادہ ناموسی حاصل کی اُسکو باپ کا چچا عبداللہ
 بہر حرص کے گھوڑی پر سوار ہو کر مدعی سلطنت کا ہوا پر کچھ نہ کر سکا
 بلکہ بے نیل مر ام اوسکو دھان سے بہاگ سنا پڑا اس بادشاہ نے عیسائیوں
 پر بہت فتنہیں حاصل کیں اور اندرونی بندوبست ملک کا بھی خوب طرح پر

کیا چنانچہ اکثر کارخانے مسجدین مدرسہ تعمیر کئے نہرین کھد زائین سی سکرزن
بنائین راعت کو ترقی دی علوم و فنون اور کارگیری کو بڑی فیاضی سے
سوق بخشید * سکند می نیویا پر ایک شخص خود مختار سرکش کو جس نے نیپا
پیرا کر شورش پیدا کی تھی شکست دیکر زیر کیا یہ خوش انبال اور اچھا
بادشاہ ماہ اگست ۱۸۹۲ء میں غالب حقیقی کی مرضی سے موت کے پنج
۱۲۹ میں پھنس کر اسی ملک بھاگا ہوا ۳۱ برس از سن بادشاہت کی ۶۲ بر
کی اسکی عمر ہوئی *

محمد اول ابن عبد الرحمن ثانی

اسکرمنے کے بعد محمد اول اسکا بیٹا جانشین ہوا یہ بادشاہ بے ہنر اور
بد اقبال و بیوقوف تھا پہلی بیوفی اسی یہ ہوئی کہ رعایا سے مخالفت
پیدا کر کے خانہ جنگیان و سر کرنے شروع کر دیں اسیدو اسطر عبسائی
حکومتوں کی ترقی کو وہ روک نہ سکا بلکہ الفہ سوم نے سال بسال مسلمانوں
پر حملہ کرنے شروع کر دیں ملک پر نکال با نکل اور سکرناتہ سے نکل گیا

سکند می نیویا کے لوگ بڑی زور و دھوم مچا دیں یہ باشندے سوڈن اور ماری کے ہیں
الفہ سوم کلسا اور اسطر کا ملک تھا

اور اکثر علاقوں میں انہیں لوگوں کا دخل ہو گیا محیط سالی - قدرتی بد اقبال
اور زلزلہ نے ملک کے ملک زمین غرق کر دی تب بھی ۳۰ برس حکومت
کر کے ۸۲۲ھ میں ۶۵ برس کا ہو کر فوت ہوا +

مند رابن محمد اول

اوسکو بعد مند رابن محمد اول تخت نشین ہوا ایک شخص سرکش مسلم کلپ
اوسکو باب کے وقت سے آزاد پڑتا تھا اوسنے موقع پا کر اس شاہ
جوان دولت پر حملہ کیا مند نے اوسکو شکست دی مگر
ایک برس "مہینہ سلطنت کر کے بقضائے الحمی و خود ہی فوت ہو گیا
۸۲۵ھ میں واقعہ ۸۲۹ھ میں گذرا ہے +

۸۲۹ھ

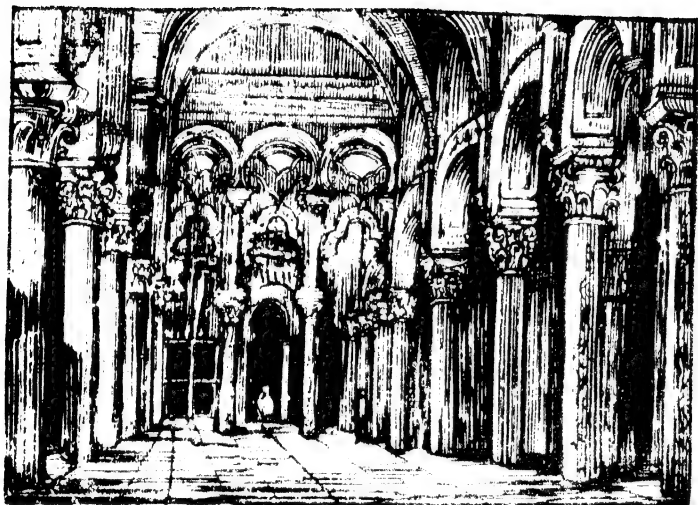
عبد اللہ ابن محمد اول

اوسکو بعد اوسکا بھائی عبد اللہ اوسکا جانشین ہوا یہ ایسا بد اقبال
بادشاہ تھا کہ اوسکو وقت میں کلپ قدیمی دشمن تو مقابلہ آیا ہی تھا
اوسکو دونوں بیٹو محمد اوسقا سم بھی اوسر باغی ہو گئے چنانچہ بدقت

نام سنو کلیب کو ادم پہ پھران دونوں بیٹوں کو شکست پہنچ
 اؤنکو گرفتار کر کے محمدؐ کو اپنے نواک کو بھی قید کیا
 اوسکا کھانا گھونٹ کر مار ڈالا اور قاسم کی جان بخشی کی اس بادشاہ
 بنیل برس بادشاہت کر کے ۹۱۲ھ میں انتقال کیا۔

عبدالرحمن ثالث ابن محمد مقتول

عبداللہ کے بعد اوسکا پوتا تخت نشین ہوا حقیقت میں یہ بادشاہ پھر
 خاندان کا فخر گزارا ہے اُسکی محنت علمی اور نیک اطوار سی اور فیاضی اور
 ملنساری نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا اوسکی تخت
 نشینی سے سبکی مراد برائی۔ سب اول سنو بہہ فکر کیا کہ دادا کو کچھ منفعت ملے
 صا کرے ان سب میں بڑا اگر کہن کلیب تھا جسو عیسوی حکام سے
 اچھو اچھو اضلاع ہسپانیہ کے دبار کھیو تھے اس بادشاہ نے اُسکا حال
 کیا کہ وہ قلعہ قلعہ بہاگتا بھلا آخر کو یہ نوبت ہوئی کہ کلیب ہسپانیہ پہاڑ
 کی طرف بھاگ گیا اور وہیں کہن جامرا اوسکی بعد اوسکی اولاد نے اڑھن



اندرون مسجد قرطبه

جو اوسنو و بائو تھو زیر حکومت شاہی ہو گئی اور اوسکی قسمت سے
اون ایام میں عیسوی سلطنتوں میں خلیفہ و جدل ایسی برپا ہو گئی کہ
اس بادشاہ کو بڑا موقع اپنی ملک کو بڑھانیکا ملا چنانچہ موریطانیہ
اکا ملک جسکی دارالسلطنت فاس ہے ملک اندلس کے شامل ہو گیا۔

جب اوسنو دیکھا کہ زمانہ اوسکا مساعدا ہے خلیفہ بغداد کا نام خطبہ سے دور
کیا اور الناصر لدین اللہ امیر المومنین عبد الجبار اپنا لقب اختیار کر کے
اپنی نام کا خطبہ اور سکے جاری کر دیا اور خلیفہ بالاستقلال بن گیا۔

قرطبہ کی جامع مسجد کی بڑی شان و شوکت بڑھائی قصر اذھر
کی تعمیر عالیشان کر کے اپنا نام ملکوں میں روشن کیا بہت سی مدرسوں
اور مسجدوں کے لئے ایک مشت زر خیر و دیگر علم اور دین کی بنیادیں
کر دی اپنی گھر پر ایک کتب خانہ ایسا عظیم الشان ترتیب کیا کہ
اوس پر پہلے ایسا نہ تھا نعل اور سپہ لگا کر جا بجا ہرین جاری کر دیں
ہر ایک قسم کی کتابوں اور علوم و فنون اور اجتماع اہل علم و کمال
تھا اندلس میں وہی عالم ہو گیا جو ہر زمانہ عہد منصور اور

ماحول بغداد کے ہوا تھا خلیفہ مذکور ہمیشہ کار سلطنت میں مل کر
مصرف رہتا اور نہایت علم و دست کمال پرست اور عالی سمت تھا۔
آئین انصاف کا دل سے پابند رہتا اور سنی اپنی بڑی بیٹے کو اپنا
ولی عہد مقرر کیا تھا اور کچھ چھوٹے بھائی عبد اللہ نے حکم کو قتل کر کے
کوشش کی جب یہ حال بر ملا ہو گیا اگرچہ حکم نے سر دربار چھوٹے بھائی
کی غفوقصور کی درخواست کی پر نامعلوم ہوئی حسب آئین عدالت کو اوپر
حکم سیاست کا جاری کیا گیا یہ بادشاہ ۹۶۱ھ میں ۳۲ برس کی عمر میں
۳۰ برس خلافت کر کے فوت ہوا۔

حکم ثالث ابن عبد اللہ مختار ثالث

اوسکی وفات کے بعد اوسکا بیٹا حکم جانشین ہوا اور سنی المستنصر باللہ
کا لقب اختیار کیا یہ فرزند رشید گویا اپنی پاپ کے ذاتی جوہرون کی
تصویر تھا اور جیسا کہ وہ نیک نیت تھا ویسا ہی اوسن زمانہ
بھی امن و عافیت کا پایا اگرچہ حکام عیسوی سے روائیان ہو رہی
رہیں پر جلد تر دفع ہو گئیں افریقہ میں اپنی مصارف ذاتی کے

واسطی جو اراضی قدیم سے جاگیر شاہی تھی ایک ہاشم پر ہی زیادہ نہ لی
 غرضیکہ تمام غور اور فکر اور سعی اور تدبیر اسکی علوم و فنون کی ترویج
 اور ملک کی افزائش اور ترقی میں صرف ہوئی اسکا زمانہ تصانیف
 اندلس اور اہل تاریخ کی کتابوں میں عصر الذهب والعلم والادب
 مشہور ہے کالجوں اور مدرسوں کی دوامی بنیاد اسنو ڈالی اسکی قدر
 لانی اور فیاضی نے قریباً کو جمع علما اور اہل کمال کا بنادیا اور اس
 میں اتنا بڑا کتب خانہ بنوایا کہ ہم سوٹی سوٹی جلدوں میں فقط اسکی
 فہرست مرتب ہوئی تھی آخر الامر ۱۰ برس بادشاہت کر کے

۹۷۷ھ

۹۷۷ھ وفات پائی

ہشام ثانی المولید باللہ ابن الحکمہ

بعد اسکی وفات کرا دسکا بیٹا دس برس کی عمر میں تخت نشین ہوا
 زمام سلطنت کی منصور وزیر کے ہاتھ میں تھی یہ وزیر بڑا صاحب
 تدبیر اور سخی اور بہادر تھا اگرچہ اسکو ہشام کو حرم سرا کے بردار
 میں ایسا بٹھایا کہ پرہیزگار نہ لگنی دیا مگر ملک کو حسن انتظام اور فروعاً

سے نہایت ترقی دی ۲۷ لڑائیاں عیسائی حاکمون سے یہ وزیر
 لڑا اوسکا مطلب صرف یہ تھا کہ تمام ملک اندلیش قبیلہ کی طرف صف
 باندہ کر سجدہ کرتے ہوئے اوسکو نظر آوے اسلئے اوسو بہت بڑا جنگ
 شہر اور قلعہ فتح کئے بہت جگہ لڑا کہہ کر دیکھا قوم بوسندہ مقدس کا

کھٹا اوتا رلایا اوسکی قندیل بنوا کر مسجد میں لٹکائی اوسو ۲۶ برس
 شاحانہ وزارت کی اور حق یہ ہے کہ اوسکا عہد تاریخ اسلام کی فلکیا
 ایک کو کب افتخار تھا مگر اخیر ستائیسویں لڑائی سے جسمیں پہلو
 فتحیاب ہو چکا تھا واپس آکر یا تو زخم کاری یا زہر سے اوسو دریا
 ۲۷ کے وفات پائی اور عنان سلطنت اپنی بیٹی کے ہاتھ میں
 دیدی اکثر مورخ اس وزیر کو ملوک قرطبہ کی تعداد میں درج
 کرتے ہیں *

عَبْدُ الْمَلِكِ مُظَفَّرُ بْنُ زَيْرٍ مَنصُورٍ

بعد وفات وزیر منصور کے اوسکا بیٹا عَبْدُ الْمَلِكِ مَنصُورِ سلطنت

سے ۲۸ سال سلطنت کی کہ باقر شاہ غزنوی کے خانہ

رکھا پراور باتون میں اپنے باپ کی خوبونکو نہیں پہنچتا ہے
 کیونکہ عیسائی حکومتوں کے ہمتو میں بہت ناکام رہا اور
 ۱۰۰۶ء ملک کا انتظام بھی اچھی طرح نہ کر سکا وہ اپنی موت سے ۱۰۰۶ء
 میں راہی ملک بھا ہوا +

عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَاصِر

اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بھائی عَبْدُ الرَّحْمَنِ مالک سلطنت کا
 ہو بیٹھا ہشام عرم سر میں قید رہا پر سبب اسکے کہ ہر کمال
 کے لئے زوال ہے اور ہر طلوع کو غروب لازم ہے اب آل مروان
 کی حکومت کا وقت اخیر آ پہنچا اور اوسکا زوال اس ملک میں
 شروع ہو گیا ہشام المولود بیچارہ ۴۹ برس کا مرد جسم سرا
 میں عورتوں کی مانند مقید تھا اور عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَاصِر طلیطا
 پر فوج کشی کرنے گیا ہوا تھا میدان خالی پا کر مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ ایک
 شخص نے ہشام مقید بادشاہ کی طرف سے جہنڈا اکٹرا کر دیا اور
 ۱۰۰۹ء میں قرطبہ پر آقا بغض ہو گیا اور خلیفہ بن گیا المہدی ۱۰۰۹ء

لقب بھی قس کر لیا یہ خبر عبد الرحمن کا شکر نہ کرتے تھے ہو گیا اسکے
 زخمی ہونے اسکا ساتھ چھوڑ دیا اور اسی سال میں نیسے بیٹہ^۹ میں
 گرفتار ہو کر قتل ہوا اب وزیر کے ماتھے سے تو سلطنت کو غلام
 کیا پر ہشام الموید جو عورتوں میں قید تھا اس کا فکرا اس
 محمد بن ہشام کے دلین خار کی مانند کھٹکتا رہتا تھا اتفاق سے
 ایک عیسائی شخص جن ہشام الموید کی شکل کے بہت مشابہ تھا
 بقضای الہی مر گیا تھا اسکی لاش منگو کر عوام الناس کو دکھائی
 گئی اور یہ شہور کر دیا کہ ہشام الموید مر گیا ہے جب رعایا یز
 ہشام کا مرجانا مشہور ہو گیا تو محمد مذکور نے مانع اور مزاحم
 کی اور فتنہ سے بخوف ہو کر مالک سلطنت ہو گیا مگر یہ بات عدالت
 الہی کو گوارا نہ تھی اسلئے ایک شخص سلیمان نام الراشد باللہ
 کا لقب اختیار کر کے اسی سال میں کھڑا ہوا اور ۳۵ ہزار آدمی محمد
 کی فوج کے قتل کو محمد بہاگ کر قلعہ میں جا چھا سلیمان
 نے اسکا محاصرہ کیا جب مجبور ہوا تب اسنو ہشام الموید کو جکا

مرنا پہلے مشہور کیا تھا حرم سر سے باہر لا کر اوسکو دکھلایا اور کہا کہ
 مستحق سلطنت کا موجود ہے مگر کسیکو یقین نہ آیا آخر لار محمد
 قلعہ سے نکل کر بھاگا اور ایک سردار عیسوی مذہب کو اپنا مددگار
 ٹھہرا کر عیسائیوں کی مدد لیکر پھرا یا اور شہر قرطبہ پر قابض ہو گیا
 مگر عامی لوگوں نے بغاوت کی اور فوراً اوسپر چڑھ آئے سلیمان
 نے قلعہ میں گھس کر محمد کو قتل کر ڈالا وہ ۳۳ برس کا تھا اور

سنہ ۱۲۸۴ ہشام المود کو پھر رعایا نے ۱۲۸۴ء میں تخت پر بٹھایا

سلیمان اوہراودہر پھر کر بربری لوگوں کی مدد لایا اور ۵۴ دن تک
 قرطبہ کا محاصرہ سخت کیا مگر فتح نہ کر سکا پھر دوبارہ بڑی جدوجہد
 سے قرطبہ کو آگہیرا خبام کار اوسکو فتح کیا مگر اسی اشار میں
 ایک سردار کچھ فوج لیکر شہر کے اندر سے نکلا اور کشت و خون کا
 ہنگامہ بڑا گرم ہوا سلیمان کو دو خواجہ سرخون نے حام میں قتل
 کر ڈالا افسوس یہ ہے کہ ہشام المود بھی مر رہا ملا

سنہ ۱۲۸۶ الغرض ۲۵۱ برس کی حکومت کے بعد ۱۲۸۶ء میں بعد فرمانی

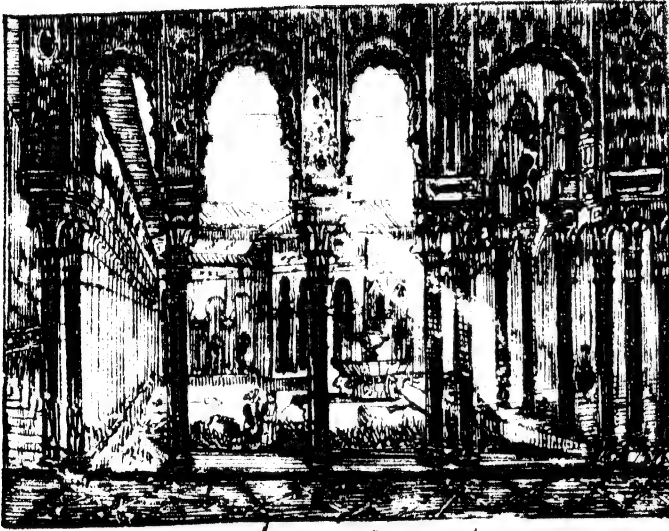
۷۰۰ بادشاہان بنی امیہ کے اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا

پس اب اندلس کا یہ حال تھا کہ مختلف مدعی سلطنت کی اوٹھتے تھے اور زور پکڑ کر پہرہ پڑتے تھے ہر ایک ضلع نو و سر ہو گیا تھا جسے جیسا موقع پایا دیا گیا جو ضلع یا پرگنہ جسکے قبضہ میں آگیا لے لیا اور جیسی جگہ کا حاکم بن بیٹھا

حکومت بنی امیہ میں کیا حال اندلس کا تھا

اور کیا کیا کار نمایاں اس خاندان سے دیکھیں

اس ملک اندلس میں بنی امیہ کی حکومت کو (۳۰۰) برس تک قیام اس واسطی ہوا کہ یہ لوگ بہت شایستہ تھے اور حکام یورپ کے اس وقت میں درمیان جہالت کے پھنسی ہوئے تھے اندلس کے عرب اگرچہ بالطبع جنگی اور خونریز تو تھے مگر اونکی ملنساری اور صلح کلی کے طور اور خوش خلقی کی کامیابیوں نے فتح مند سے زیادہ کام کر دکھلایا تھا ان عربوں نے شائستگی اطوار کی اور علم اور ہنر انہی حوصلہ اور شوق سے حاصل کئے تھے



الماسد في الحجرة

سالانہ تھا اس قلیل محاصل پر قریبہ کودہ رونق اور شان شوکت حاصل
تھی کہ ممالک شرقیہ ایشیائین اوسکا کوئی شہ نطیر نہ تھا۔

ادب - علوم - فنون

تمام علماء یورپ نے یہ مقدمہ بالاتفاق فیصل کر دیا ہے کہ یونان کے
بعد علوم و فنون کا وارث عرب ہوا جب رومیونکی بادشاہت کے ایک
سہ مین جہالت چھا گئی تو علم اللہ اور فلسفہ نے عرب میں جا کر سکونت
اختیار کی۔ انوار کی تاریخ اور اُسکے اقبال اور اوبار کی گردش کو دیکھو
کہ یورپ کو یا اپنی شروع تحصیل میں اسلام کے حملہ آور دنیا
ممنون احسان ہے۔ ان ملکوں میں علم کی ہر شاخ بڑی جوش
اور کامیابی سے سرسبز اور بار آور ہوئی خیال کر کے دیکھو تو یہ
بات کچھ کم نہیں ہے کہ اکثر خزانہ علوم یونان کا عربوں کی آبادی
میں آکر محفوظ رہا۔

جن لوگوں نے اندلس کو فتح کیا تھا وہ تو علم سے بے بہرہ تھے مگر
عبدالرحمن بن معاویہ ہی سے اُسکا چرچا شروع ہوا۔

خود پہاڑوں کی اولاد نے کئی بدر سے تعمیر کئے اور تدریس جاری کی
کتب خانے عام ترتیب دئے۔ ان کی سخاوت اور فیاضی علم کی
ضرب المثل ہے اور انہیں کی سعی اور کوشش کی بدولت جو برابر جاری تھی
علوم و فنون ان ملکوں میں داخل ہوئے اور بہ نسبت اور محال کہ
اسلامیہ کے علم کا جہنم اس جگہ پر بڑے زور و شور سے قائم رہا اس میں
کئی سہولتیں اس قدر ہیں کہ علم ادب کا پورا حال لکھنے نہیں دیتی ہے اس
ہم اہلیات اور صرف و نحو وغیرہ کو چھوڑ کر ان علوم کا مختصر حال
لکھتے ہیں جنہیں انہوں نے بڑی کامیابی سے ترقی حاصل کی
نظم۔ نظم تو ان لوگوں کے ہمیشہ سے مرغوب الطبع رہی ہے انہوں
نے نہایت ذوق و شوق سے اس پر توجہ کی ہے چنانچہ عالم کے دیوانوں کو
ورق ورق کر کے دیکھ لیا عرب کے برابر کوئی شاعر نظمیں نہیں آتا۔
اندلس میں بھی اس فن کے کچھ ترقی کی اور نہ فقط قصاید شجاعت
مح۔ قح۔ اور مناظرہ وغیرہ کے معمولی مضامین میں بلکہ صرف
و نحو۔ تصوف۔ فصاحت۔ و بلاغت کے قواعد

علم فرائض وغیرہ بھی نظم میں لکھے۔ انکی نظم میں مرثیہ۔۔۔ سحر غزلین
رباعیان قصیدے۔ داستان سوانح وغیرہ بہت پامی جاتی ہیں۔
سب سے علاوہ یہ بات ہے کہ نظم موشح کا عارض سب سے اول انہیں
لوگوں نے پرویا چنانچہ انکے چند شعرا نامور کے نام اسجکھہ لکھی
جاتے ہیں *

یحییٰ بن ہذیل۔ احمد بن عبد ربہ یہہ دونوں نوین صدی عیسوی
میں گذرے ہیں یحییٰ ابن الحکمہ غزالی جسے در بیان
بنامہ موسیٰ کا فتح نامہ ملک اندلس کا عربی زبان میں
لکھا ہے۔ ابن عبدون اُس نے ایک تاریخ عربی زبان کی نظم میں
لکھی ہے المعتمد بن عبد نے شاہ سیول المنذر
کی تاریخ لکھی ہے اور عبد الولید ابن زیدون نے ساگوسا کی
تاریخ عربی نظم میں لکھی ہے *

مورخان اندلس بھی بہت گذرے ہیں انکی بیات اور سمجھ بھی
کچھ کم نہیں ہے ان میں سے بڑا مورخ ابو بکر الرازی سے

جسے واقعات کے سبب اور بواعث بھی بیان کئی مین یہ شخص نو صیدی
عیسوی کے آٹھ مین تھا ابن حبان بڑا مورخ ہے جسے (۳۰۰)
جلد دن مین تمام تاریخ اندلس کی لکھی ہے الحمیدی سلطان
ابن مظفر جیسی بہت عمدہ مورخ ہے جسے اپنی وقت کی تاریخ لکھ گویا
اپنی یادگار اس دنیا پر چوڑی الحمیدی مورخ نے مشاہیر اہل اسلام کا
تذکرہ عربی مین لکھا۔ ابن بشکول قرطبے۔ ابن الابار
دیلنسیا کا رہنے والا۔ وزیر ابن الخطیب جسے شاہان غرناطہ
کی بڑی تاریخ لکھی ہے

علم طبعیات اور ہندسہ ابن دونوں علموں مین ان لوگوں نے فضیلت
کا میدان مارا ہوا ہے عبدالرحمن کے عہد ہی علم ہندسہ
کی طرف زیادہ توجہ ہوئی چنانچہ دس کارڈیز۔ ہیوگریٹیز
جالینوس۔ ارسطو۔ ابوالونیس اوسوار انکو اکثر یونانی
حکیموں کی کتابیں زبان رومی عینی لاطینی اور یونانی سے دارالخلافت
قرطبہ مین ترجمہ ہوئی مین یہاں کے مشہور عالم ابن سلوم کی

یہ لوگ بوٹری میں *

عبداللہ ابن رشد قرطبی - جو در بیان ۹۰۰ کے فوت ہوا ۶۱۱ھ
ابن زہر بنی عبدالملک - ابن یحییٰ جبکہ اہل یورپ ہیوم سٹس کہتے

بین *

رقوم ہندسی اور مراتب اعداد اسی ملک سے تمام ہوئے۔ وہ بین
پہیلو ورنہ وہاں پر۔ نمون کے کھنکھ کا طور اور انکی شکل اور

طرح کی تھی *

علم نبات - طب - کیمیا - ان فنون کے بھی وہی میدان میں
جنمیں انھوں نے باغ لگا کر گلزار کر دکھلائی چنانچہ علم ہند
کی طرح اسمیں بھی اونہوں نے بڑی نامور سی پائی بلکہ اکثر
مسائل میں اونکو خیر ایجاد کرنیکا حاصل ہے *

اندلس نے فن اسطلاب میں بھی بڑی ترقی کی اور
اجزاء مفلکی کی تحقیق کو لئی ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جو آج تک اپنی
موجد کے نام سے مشہور ہے *

اکثر لوگ اونہیں سے صاحبِ بہت شوقین فنِ راعت اور باغبانی کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ نہرین اور آب پاشی کے سامان جہاں بہن نے طیار کی اب تک موشیا اور والنشیا اور غرناطہ کو میا ہون میں اس کو اہی سے تر زبان میں کہ وہ لوگ اس کام میں متلاش تھے اسطرح کلیں اور آلات صنایع کو بنانے میں بھی بڑا کمال پیدا کیا۔ کاغذ و وجہ کے بنانے کا استعمال یورپ میں وہاں سے پہنچا۔ باروت بنانے میں انہوں نے کمال دکھلایا اور لٹیرا میں اسکا استعمال کیا

ان کو یونیورسٹی کے مدرسوں کی تحصیل ایسی اعلیٰ درجہ پر پہنچتی تھی کہ یورپ کے لوگ اس جگہ تحصیل علم کے واسطی آتے تھے اور ان مدرسوں کی تحصیل فضل و کمال کو لسی دلیل اور سند کامل ہوتی تھی۔ مگر پہلے ننگ نے اپنی تحصیل اور تکمیل کو ایسے ترقی دی کہ اب ان علموں کی صورتیں ہی بدل گئیں اور آج کے روز یہ لوگ خود صاحبِ ایجاد ہو گئے۔

طوائف المملوک ازاد

۳۸۰ھ سے ۳۸۹ھ تک

یہ بیان اوپر گزر چکا ہے کہ بعد مارے جانے هشام المولود باللہ کی طوائف المملوک کا دورہ آیا یعنی ہر ایک شخص جبکہ کچھ قدرت اور اختیار نے مساعت کی بادشاہ بن گیا چنانچہ درمیان ۳۸۹ھ کے طوائف المملوک کی بادشاہت اسطرح شروع ہوئے ۔

معتضد باللہ اللخمی

۳۸۹ھ میں ایک شخص نعمان ابن منذر کے اولاد سی بادشاہ اندلس کا مقرر ہوا اور اسے عقب معتضد باللہ کا اختیار کیا پر چند ہی روز گزر ہی تھا کہ وہ تخت سے اتارا گیا ۔

ابو القاسم محمد معتد باللہ

اس کے بعد اس کا بیٹا ابو القاسم محمد بن معتد باللہ تخت پر بیٹھا اس شخص نے علمائے اور اہل کمال کو اہل تدبیر کے ساتھ جمع کیا اور ملک میں امن و چین پیدا کرنی کی تدبیریں کیں پر خدا تعالیٰ کو

مرا بطین کا ستارہ اقبال کا چمکانا منظور تھا یوسف بن تاشکین
بربر سے اڑھا اور تمام اندلس کو اسنو تحت حکومت کر دیا جسکا بہانہ
موراویوں کے زمانہ میں آگے آتا ہے *

موراویوں کا زمانہ

۳۵۰ھ سے ۴۷۰ھ تک

الموراوی نام ہے ایک قبیلہ عربی کا اصل میں یہ لوگ باشندہ
دیار حمیر کے ہیں حضرت ابو بکر رفاعی کے خلافت میں درمیان ملک شام
کے یہ لوگ آسیر ہوئے بعد ازاں مصر کو چلے گئے وہاں پہنچ کر افریقیہ کی مغربی
طرف درمیان صحرا کے صحرائی نے انہیں شجاعت اور عورت پرست
ابتدا میں یہ لوگ عیسائی تھے یہ سبب اسکو کہ مسلمانوں سے انکا ملنا
جلبنا بہت ہوتا رہا اسلئے مذہب عیسوی کا اذہن کچھ ہی اثر رہا اور
مسلمان بھی برا ہی نام ہی تھے کیونکہ سوار کلمہ شہادت کے اور کچھ نہ
جانتے تھے انہیں جلالت اور بہادری اپنی حد سے زیادہ ہو گئی تھی
چنانچہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ اذہن کی عورتیں ہی اپنے مردوں

ہوا گھوڑوں پر سوار ہو کر و دمان بندہ ہونہ پر باندہ کر دشمنوں سے
 لڑی تھیں دھان بند کو عربی میں لٹام کھتر میں ایسا سلی
 ان لوگوں نے ملتین کا لقب اپنی فرقہ کا اختیار کیا ہے تاکہ وہ
 معرکہ دھان بندی کا یاد رہے۔ انکر وقت میں آل مردوان
 کے ضعف سے عرب کے سب قبیلوں کی حالت پریشان ہو گئی تھی
 اسی قبیلہ المرأوی سے ایک بطن تھا جسکے گلالہ کھتر میں
 اوس بطن کا ایک نیک مرد ہمسایہ یحییٰ بن ابراہیم ایک دفعہ
 مکہ میں گیا وہاں سے لوٹ کر درمیان شہر فاس کی جو دار الخدا
 مراکویا مراکش کا تھا آیا اس شہر میں ابو عمر اذقیہ سے ملا
 ہوئی و نسو کھا کہ ہماری قوم بالکل جاہل ہے مگر مادہ قابل کھتی
 ہے اگر اذکو اخلاق اور مذہب کی تعلیم آپ کریں یا اپنی کسی شاگرد کو
 وہاں بھیجیں تاکہ دین کی آئین اذکو سکھایا تو بہت مناسب ہے
 سفر دور و دراز دیکھ کر کسی نے نہ مانا آخر کو ایک شاگرد عبد
 یحیم نامی نے منظور کیا چنانچہ عبد اللہ اس کے ساتھ افریقہ کو گیا

وہ قوم صحیحی عبد اللہ سے بہت تعظیم اور تکریم کو ساتھ پیش آئی چنانچہ
 اوسکو اپنا پیر بنایا اور بعض قبیلوں سے لڑ کر اوسنی فتح حاصل کی اوسوقت
 اوس نے اپنی شاگردوں کو خطاب میں دیا یعنی یہ لوگ خدا سے
 مربوط ہیں جس سے انکو لگاؤ نہیں ہے عبد اللہ مذکور بشیہ میں ہرمیان کہی
 معرکہ کے مارا گیا اوسکو بعد ابو بکر ابن عمر ملتوی اُسکا جانشین ہوا اوسنی
 جمعیت کافی بہیم بچا کر مغرب پر حملہ کیا اور شہر اکمت کو دار السلطنت بنا کر
 تلمسان سے لیکر دریا مچھا کے کنارہ تک ایک سلطنت قائم کر دی
 اور مواکش کو اپنا پایہ تخت بنایا اسی اثنا میں قبیلہ کدالہ نے
 ملتوی سے لڑائی کی ابو بکر فوراً مدین پر آیا و حان سنیہ بنا کر
 ایک بڑا سپاہ اور ہی ہے قریب جا کر اُسکا روزنا سنا وہ یہ کہتی تھی کہ اسی
 ابو بکر تو نے ہمکو پر باد کر دیا اسباب کا ایسا اثر ملتوی کے دل پر ہوا
 کہ اپنے رشتہ دار یوسف ابن یاسقین بربرمی کو لشکر اور حکومت
 سپرد کر کے آپ دست بردار ہو کر اپنی وطن کو چلا گیا
 یوسف نے تمام ملک بربر اور فیض کو فتح کیا اور مرا قوشہ کی

بنیاد مستحکم کی اور اپنی حسن اخلاق منساری اور خوش خلقی اور شجاعت سے بیکر
 مطیع کر لیا چونکہ ابوبکر ملتوتی کی بہن مسماۃ زینب بہت خوبصورت
 اور حسین تھی اور اپنا نکاح کیا ان شہرون کی رعایا یوسف بہت
 خوش تھی ابوبکر نے اپنی قبیلہ سے واپس آکر دیکھا کہ یوسف کے قبضہ
 میں بہت ملک آگیا ہے اور سکورشک پیدا ہوا چنانچہ مملکت پر حملہ کیا
 پر کچھ نہ ہو سکا آخر کو یہی ہوا کہ یوسف سے ملکر کچھ تحفہ و ہدیہ لیکر اپنی
 قوم کی طرف خجکل کو لوٹ گیا اب یوسف نے لقب امیر المومنین کا
 اختیار کیا اور چاہا کہ اپنا ملک دوتک بڑھا دے۔ اندلس میں
 جو مسلمان حکومت کرتے تھے انہوں نے یہ بے وقوفی کی کہ یوسف
 ابن تاشقین کو فتیاب صاحب اقبال شکر لکھ بھیجا کہ اَلْوَزُو
 ششم حاکم ذلک نے حکم عاجز کر رکھا ہے بادشاہ اسلام کو چاہئے
 کہ ہماری مدد کرے یوسف خوش ہو گیا اور انکو جواب میں لکھا کہ
 الجزیرہ جو افریقہ میں رہے مجھ کو دیدنا کہ مجھ کو پناہ لینے کے واسطے
 ٹھکانا رہے انہوں نے یہ بات نہ مانی پہر ایک اور حاکم نے اندلس

سنہ ۱۰۸۶

سنہ ۱۰۸۶

سب سے پہلے ہم بھیج کر اسکو جلد تر بلوایا یوسف ماہ اگست ۱۰۸۶ء میں
 بڑی سی بہاری فوج لیکر براہ دریا اندلس کے کنارہ پر جا پہنچا اور صوبہ
 استرہ ماد واکل طٹ کرج کیا وہاں سے آگے نرو کو لکھا کہ تیرے شاہزادے
 تم میرے ملک پر آنے کا ارادہ رکھتے ہو پس اسلمی میں خود ہی گیا ہوں
 تاکہ آپکو تکلیف سفر کی نہ ہو اب یا جزیدہ دنیا منظور کر دیا مسلمان ہو جاؤ
 جبکہ وکیل ہمیں مراسلہ لیکر الونز و کرپاس گیا اوسنی پہاڑ کرپاؤن کے محل
 اپنی کے سامنے وہ مراسلہ رکھ کر مل ڈالا اور لکھا کہ اپنی بادشاہ ہے
 یہ حال مراسلہ کا بیان کرنا اور کہنا کہ میدان جنگ میں زبان شنیر
 ہے ہمارے تہارے سوال و جواب ہوں گے چہپ نہ جانا اور
 آپ فوج لیکر ناحیہ ارگون سے جلد تر مقابلہ کر نیکو آباغرضیکہ زککا
 کے میدان میں سخت لڑائی ہوئے الونز و بہت زخمی ہوا رات کو
 میدان جنگ سے ہاگ گیا مسلمانوں کی فتح ہوئی بعد ازاں
 یوسف مذکور افریقہ کو مراجعت کر گیا پھر دو برس کے بعد میان
 سیدین ابن ابوبکر نے دوبارہ لشکر کشی اندلس کی

سنہ ۱۰۸۶

سنہ ۱۰۸۶

اور مسلمانوں بادشاہوں کو شکست دیکر اندلس کو اپنی قبضہ میں لایا ^{بالحکم} معتدل
جو اس وقت وصحان کا خلیفہ تھا مقید ہوا

یا فحی کا قول ہے کہ اس عہد میں یوسف بن تاشقین کی برابر کو ^{سلطان}
جلیل الشان نہ تھا اور مورخین لکھتے ہیں کہ یہ بادشاہ نہایت بامروت تھا
عفو و ادسا کا غصہ پر غالب تھا اس نے عمر بہر کسی پر حکم سیاست کا نہیں دیا

۴۹۹ھ درمیان ۹۹۹ھ کی عمر پا کر فوت ہوا ^{۶۹۹ھ} مراوقوین کی مدفون ^{۱۱۰۶ھ}

ہوا اس نے کچھ اوپر تین برس بادشاہت کی یہی شخص قبیلہ المرادی کا اول
بادشاہ شمار کیا جاتا ہے اس کی تمام قلمرو میں المستطهر بالله عباسی

کفام خطبہ میں پڑھا جاتا تھا اب سلطنت المرادیین کی جبل آندلس
سے لیکر سیلا مورینا تک جو اسپین میں ہے یہیل گئی اندلس کا دارا ^{سلطنت}
شہر قرطبہ اس کے وقت میں تھا ۔

علی بن یوسف بن تاشقین

علی بن یوسف نے اپنی باپ کی جگہ قرطبہ کی تخت پر جلوس کیا یہ بادشاہ
شروع میں پابند شریعت کا نہ تھا آخر کو ایسا پابند اور متعصب ہو گیا

۱۱۳۲ھ تصنیف سے اسکو ملتی تھی پہونک دیتا تھا وہ درمیان ۱۱۳۲ھ کے قریب ۵۳۲ھ

تاشقین بن علی

اسکو بعد تاشقین بن علی تخت نشین ہوا اور چند روز کے بعد

عبداللہ موصلی نے ایک سیانہ خانہ ان بلقب موحدین قائم کر دیا اس

۱۱۳۴ھ خانہ ان نے ۱۱۳۴ھ میں المودا ویدین کی ایسی بیچ کنی کی کہ سوئی ۵۳۲ھ

انکی نام کے تاریخ کے دفتر میں اور کچھ تر حساب نیت و ابو دکنر گنو

الموحدین

۱۱۳۶ھ سے ۱۱۳۷ھ تک

ابتدا اس خانہ ان کی یون پڑی کہ محمد بن عبداللہ در میان شہر

ہرگا کے افریقہ میں پیدا ہوا یہ شخص ایک غریب آدمی کا بیٹا

تھا اسکا باپ ایک مسجد میں چراغ جلا یا کرتا تھا اسنو قطبہ میں

تعلیم پامی و صانکی تحصیل سے جب فارغ ہوا تو اپنا علم بڑھانے کے

لئی قاہرہ اور بغداد میں گیا چنانچہ بغداد میں آکر درمیان مدرسہ

ابو حمید الغزالی کے داخل ہوا اس عالم نے ایک کتاب قانون
 ریاست کی تصنیف کی تھی وہ کتاب قرطبہ میں مردود ہو چکی تھی
 باعث اسکا یہ تھا کہ اسکو مطالعہ سے چند اعتراض اسلام پر عاید ہوئے
 تھے علی بن یوسف نے جو بادشاہ قبیلہ المرانی سے شہر قرطبہ
 کا تھا اس کتاب کو آگ میں جلوایا تھا یہ حال اس محمد کو خوب معلوم تھا
 امام غزالی نے اجنبی آدمی مغرب سے آیا ہوا خیال کر کے پوچھا
 کہ تم قرطبہ میں بھی کبھی گئے ہو کچھ حال میری کتاب کا معلوم ہے کیا
 اسے وہاں کے علماء نے ادھر دی محمد بن عبد اللہ نے سوال
 بیان کیا اور کہا کہ علی بادشاہ نے وہ کتاب آگ میں جلوادی ہو یہ
 سن کر ابو الغزالی دنگ رہ گیا اور اسکو چہرہ کا رنگ بدل گیا اسوقت
 اسکو صحتہ میں ایک کتاب تھی اسکو پہاڑ کر آسمان کی طرف متوجہ
 ہو کر یہ دعا کی کہ خداوند تم بھی اسی طرح کافر علی بن یوسف کی
 بادشاہت کو شق کرو محمد بن عبد اللہ بھی اس دعا میں شریک
 ہوا اور اسنے یہ دعا کی کہ اسی خداوند مجکو اس انتقام کا آلہ بنا دو

تین برس تک اوسو امام غزالی کے مدرسہ میں اور تعلیم پائی پھر
 ماور تیانیدہ کو لوٹ گیا وہاں پر بہت تنگی سے بسبب افلاس کے گزارا
 کرتا تھا گا۔ چنانچہ جاتا تھا اس بادشاہ علی ابن یوسف کی اور قوم
 مراوین کی بد چلن اور بد عتوں کی شکایت اپنے و عظیمین جا بجا
 کرتا رہتا تھا ایک روز ایک گانوں میں گیا وہاں پر ایک خوبصورت
 جوان مسمیٰ عبدالمومن اوسو دیکھا یہ شخص اپنے چچا کے ساتھ
 تحصیل علم کے واسطے مشرق کی طرف جانیکیو طیار تھا محمد ابن
 عبد اللہ نے اوسو کھا کہ جو علم ٹکوپڑ سنا ہو مجھ سے پڑھو میں تمہارا
 شوق پورا کر دوں گا اوسو مان لیا اور اُسکی ساتھ ہو لیا محمد نے
 ایک روز اوسکو کھا کہ ایک پیشین گوئی میں ٹکوسنا تا ہوں وہ
 یہ ہے کہ حکومت فقہ کی تمہارے زمانہ میں شروع ہوگی اس طرح
 کے خیالات اوسکو دین بٹھلاتا رہا بعد ازاں عبدالمومن
 کو اپنا وزیر بنایا پھر یہ دو نون فاس میں آئے وہاں سے
 مراکو کی طرف گئے اس جگہ پہنچ کر ایک مسجد میں جا کر بادشاہ وقت کے

سند پ مسجد میں جا بیٹھا مسجد کے خادموں میں ایک نے کہا کہ یہ جگہ
 بادشاہ کو بیٹھنے کی ہے اُس نے نہایت وقار اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ
 اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ - بعد ازاں بادشاہ آیا غار ختم ہو ہی محمد
 ابن عبد اللہ اٹھ اہو کر علی ابن یوسف سے کہنے لگا کہ ظلم اور بغاوت
 تمہاری ملک میں بہت ہو رہا ہے اسکو جلد تر دفع کر دو ورنہ خدا
 تمہارے اس کا حساب لے گا یہ سن کر بادشاہ اُسے ناراض ہوا اور جھارت
 سے پیش آیا مگر محمد ابن عبد اللہ نے یہ چالاک کی کمی کہ غلط کہنا شروع
 کر دیا اور عوام الناس کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اسلئے علی ابن
 یوسف نے اہل شعری جمع کر کے اُسکی قتل کا فتوے مانگا
 اہل شعراء نے یہ فتوہ دیا کہ اسکو شہر بدر کر دو چنانچہ محمد ابن
 عبد اللہ شہر سے لگا لایا اور سنی قبرستان میں جا کر اپنی
 رہنے کی جگہ ٹھہرائی اسی جگہ اسکی غلطی کی واسطی خلق اللہ
 کا ہجوم ہونے لگا اُسے امام موعود امام مہدی کے پیشین
 گوئیوں بیان کرنی شروع کیں اور بہ بات ہمیشہ کہتا تھا کہ میں

علی رضہ کی اولاد سے بارگاہ ہوان امام ہون لوگون کو نجات کا راستہ
 دکھلانے آیا ہون با ظلم کا زمانہ ختم ہونے والا ہے تمام دنیا میں خوشی
 اور نیکی پیدا ہوگی اور ساتھ ہی اسکی موراد یوں کے بدیان اور
 عیب اور ظلم لوگون کو سناتا تھا اور اپنی متبعین سے بڑی بڑی
 وعدے کرتا تھا بادشاہ نے جب یہ حال سنا اسکی مجلس اور قتل کا
 حکم نافذ فرمایا یہ شکر وہ تعالٰیٰ کی طرف جو سوس شہر کو
 پاس ہے بہاگ گیا اگرو ز اسر عبدالمومن سے کہا کہ یہ پیشین
 گوئی تمہارے لئی ہر اصل میں مہدی اخر الزما تم ہو چنانچہ
 اوفستو (۵۰) آدمی ایمان لائے اور عبدالمومن کے مہدی
 ہونے کا اونہون اقرار کیا بعد ازاں (۷۰) آدمی اور ایمان
 لائے اور اسکی مطیع ہو گئے محمد ابن عبد اللہ نے دو مجلسین
 اہل شعریٰ کی مقرر کیں اول مجلس میں وہ لوگ ممبر مقرر ہوئے
 جو (۵۰) آدمی پہلے ایمان لائے تھے اونکو نہات جہاد اور کار کا
 بزرگ سپرد کی گئی۔ دوسری مجلس میں وہ لوگ (۷۰) داخل

ہوئے جنہوں نے پیچھی بیعت کے تہی انکی سپر دسلطنت کو خفیف کام
 اور فیصلہ بر مقدمات کے ہوئے۔ بعد ازاں پہاڑوں کی طرف گیا وہاں
 پہنچ کر خدا کی وحدانیت پر بہت دغظ کئی بیس ہزار آدمی اسکو ساتھ لے کر
 انکو خطابہ الموحدین کا اور سوزیا اسی نقطہ سے المحادی از القاب
 مشہور ہوا ہے اس جمعیت کشیر کا سلیہ لا محمد ابن عبد اللہ تھا۔
 ابواسحاق ابراہیم بہائی علی بن یوسف کا یہ حال دیکھ کر
 موحدین کے مقابلہ پر آیا اسکو بڑی بھاری شکست ان لوگوں نے
 دی اور بہت سا مال اور لوٹ کا اسباب موحدین کے ہاتھ آیا
 یہہ حال سنکر دو تین قبیلے اور بھی آکر موحدین کے شامل ہو گئے علی بن یوسف نے
 یہہ حال سنکر اپنی بہائی تعلیم کو ہسپانیہ سے بلالیا اور سب کر دگی فوج کشیر موحدین کے
 مقابلہ کو وسطی پہاڑ کو روانہ کیا تمیم اگرچہ بہ نسبت ابراہیم کے زیادہ کامیاب ہوا
 مگر الموحدین کے فرقہ کو شکست نہ دے سکا موحدین نے شمال
 میں ایک قلعہ آباد کیا اور اسکی نواح و اطراف میں لوٹ مار شروع
 کر دی اور شہر مراکو۔ فیض اور سواہی انکی اور بڑے بڑے

شہر اور قصبہ فتح کر لئی ۔

تین برس کے بعد عبداللہ مومن نے (۳۰۰۰) تیس ہزار آدمیوں کی فوج
لیکھ کر اوپوں پر فتح پائی اور قتال کو مراجعت کی محمد بن عبد
لہ مہدی ۔ اُسکی استقبال کو آیا دوسرے دن وہ آدمیوں
کو سجائیں بلا کر کچھ مشورت اور وصیت کرتا رہا پھر انکو رخصت
کیا عبداللہ مومن تھوڑی دیر تک اوسکی خدمت میں زیادہ حاضر رہا
مہدی نے اوسکو کتاب الغزالی دی اور آپ انتقال

۵۲۳ھ

۳۹۰ھ کے گویا یہ واقعہ ۲۹۱ھ میں ہوا

اوسنو کئی مسلمانوں کی اصلاح کی تھی مثلاً ایک یہ کہ گھوڑوں
کی کاٹھیوں اور اونٹوں کی رحلوں پر خواہ جنگ میں ہوں یا سفر میں
انماز پڑھنا جائز ہے اس مسئلہ سے اونکو یہ فائدہ حاصل ہوا
کہ اپنے دشمنوں پر ہمیشہ غالب رہے ۔ دوسرا مسئلہ یہ کہ
بتلایا کہ اقرار امان کا دیکر یہ اوسکو فتح کر دینا موقع ضرورت
میں درست ہوا سیطرح اور بہت سے مین

۲۰

بعد مر فی المہل کے روساء المحادی جمع ہوئے مشورت ہوئی کہ
 آیا جمہوری سلطنت جاری ہے یا ایک شخص بادشاہ مقرر کیا جاوے آخر کو یہ
 فیصلہ ہوا کہ ایک امام ہونا چاہیو چنانچہ عبدالمومن کو امام بنایا تو
 امیر المومنین کا خطاب دیا گیا *

امیر المومنین عبدالمومن المحادی

بعد وفات محمد بن عبد اللہ کے عبدالمومن تخت نشین ہوا اور
 سرگرمی سے جہادوں میں مشغول رہا اوسنویتین سال کے عرصہ میں
 مرواویہ کی سلطنت کی بیخ کنی بالکل کر دی اور کئی شہر افریقہ میں
 فتح کئے مراکو جو دارالسلطنت مرواویہ کا تھا اوسکا محاصرہ بذات خود کیا
 اور ابو عمران کو لشکر دیکر اندلوشیا کی فتح کو لئی بھیجا اس عرصہ
 میں بہت امیر ہسپانیہ کے عبدالمومن سے ملکر نامہ اور پیغام جانہین
 کے آچکر تھے مگر محاصرہ مراکو کا ہو رہا تھا اسلئے دیر ہوئی باشندگان
 مراکو نے بہت بہادری اور کوششیں اس محاصرہ کے اٹھانے کے سطر
 ظاہر کیں پر محادیوں نے قسم کھائی کہ جب تک شہر کو فتح نہ کرے یہ محاصرہ

نہ اٹھا دین گے اس سبب شہر میں قحط پڑ گیا تین حصہ باشندگان کے بہو کے

۶۱۱۴ مارے مر گئے باقی چوتھا حصہ محاصرہ کرنے والوں کو روک نہ سکا ۱۱۳۸ھ ۵۴۳ھ

میں شہر فتح ہوا ابراہیم بادشاہ دہان کا قتل کیا گیا اور باقی باشندے

بڑی بے رحمی سے مارے گئے اور شہر کو اجاڑ کر خاک میں ملا دیا ایک سو بیس

کھتا ہے کہ عبدالمومن نے اپنی قسم پوری کرنے کے واسطے یہ ججی

کی تھی پہر اس شہر کی تعمیر کردائی اور صحرا میں لوگ دہان لا کر بسا

بعد ازاں ہسپانیہ پر موحدین نے فتح پائی مگر اسپر ہی قانع نہ ہوئے چنانچہ

۶۱۱۵ھ میں ایک لاکھ سوار اور تین لاکھ پیادے ہمراہ بیکرست عہد جہاد ۵۵۴ھ

کے ہوئے پر ملک الموت ان ارادوں کو دیکھ کر نہ سہتا تھا کہ ناگاہک عبدالمومن

۶۱۱۶ھ خود ہی ۱۱۶۲ھ میں موت کے پنجہ میں پھنس گیا ۵۵۵ھ

یوسف ابو یعقوب المنصور

یوسف ابو یعقوب چھوٹا بیٹا عبدالمومن کا باپ کی جگہ تخت نشین

ہوا پہر اس میں باپ کا صاحبزادہ تھا صلح کی طرف اس کی طبیعت

۶۱۱۷ھ زیادہ راغب تھی اس نے رعایا میں امن قائم کیا اور فوج کم کر دی ۱۱۶۳ھ ۵۶۳ھ

۵۶۲ مین ہسپانیہ پر چرٹائی کی اور پیٹریلیم مین کیسٹل کے بادشاہ سرٹراد سکوشٹ ۵۶۳
 دسی اور سب مقیدین کو رہ کر دیا یہ بات آج تک کسی مسلمان بادشاہ نے نہ کی تھی
 بعد ازاں میڈرڈ دارالسلطنت ہسپانیہ کو اور سوا اسکرا اور کئی شہر فتح کر کے
 ۵۶۹ لائونیکو مراجعت کی یہ بادشاہ اپنی موت سے دریاں ۹۹۰ء کے ۵۶۹
 فوت ہوا +

محمدا بوعبداللہ ناصر الدین اللہ

بعد وفات پانے یوسف کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اگرچہ وہ کم زور اور
 پست ہمت بادشاہ تھا پھر بھی اوسنی استعداد فوج جمع کی تھی کہ بموجب بیان
 عربی اور ہسپانی مورخون کے پانچو ان حصہ اوسکی فوج کا ایک لاکھ تیس
 ہزار آدمیوں کا یہ حال تھکہ تمام یورپ میں بڑا خوف پیدا ہوا اور تمام
 عیسائی حکام بموجب اشتغالک یورپ کے مستعد جہاد کرنے پر ہوسے
 چنانچہ کیسٹل جدید اور اندولیشیا کی پہاڑوں پر عیسائی لوگوں نے
 اگر ڈیرہ کیا اور بڑی خونریزی ہوئی بعد تب بھی اور خونریزی کے
 محمدا بوعبداللہ مراکو کو مراجعت کر کے آیا اور رحمان اگر اپنی بیٹی

یوسف ثانی کو جو اچھ گیا رہ برس کی عمر کا تھا تخت پر بٹھلادیا اور آپ عیش

۶۱۳۱۳ء و عشرت میں مصروف ہوا اسی جگہ درمیان ۱۳۱۳ھ کو ماہ جولائی میں ۶۱۳۱۳ء

وفت پائی موریخ لکھنوی ہیں کہ اغلب یہی کہ کینر اور سکوز ہر دیا تھا

یوسف ثانی ابو یعقوب

یہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر میں تخت پر بٹھا اور ستر بڑی نکلیضیں اور

۶۲۲۲۲ء اور مصیبتیں اٹھائیں وہ درمیان ماہ جنوری ۱۳۲۲ھ کو بے اولاد ۶۲۲۲۲ء

فوت ہوا :-

ابوما الک عبد الوحید

بعد مرے یوسف ثانی کے موحدین کے بادشاہت کو تنزل شروع ہوا

اوس کے بعد ابوما الک عبد الوحید بادشاہ ہوا چند عین سلطنت کرنے

پایا تھا کہ بعد ہزار ہا تنازع اور فساد دن کے عبد اللہ ابو محمد

۶۲۲۲۲ء نے درمیان ۱۳۲۲ھ کے اوسکو قتل کر ڈالا + ۶۲۲۲۲ء

المامون ابو علی

المامون ابو علی دینشبا کے حاکم کابھائی بادشاہ بجای ابوما الک کے

ہوا اوسو برخلاف محمد کے ایک کتاب تصنیف کی تھی جو لوگ مخالف اوس عقیدہ کرتے
 او نہون نے اوسکو تخت سے اتار دیا اور یحییٰ ابن ناصر کو بادشاہ بنالیا المامون
 نے اوسو مقابلہ کیا اور شکست دمی پھر مرا کو مین جا کر تمام اہل شہر
 اور اوسکو معا دنون کو جمع کر کے سکو قتل کر ڈالا ہسپانیہ مین موقع پاکر
 ابن حوت اسکا حریف کہڑا ہو گیا اور اپنے تین جاکم و مان کا قرار دیا
 موحدین کی حکومت سے ازادی حاصل کی المامون در میان ۳۲۹ھ
 بقصاصی الھی فوت ہو گیا اب ہسپانیہ کی حکومت نہایت تنزل پکڑ گئی محمد
 نے جو مامون کی جگہ تخت نشین ہوا تھا بنی فائدہ ہجرتین پراپنی حکومت
 قائم کرنے کے لئے کوشش کی کیونکہ بنی زیل مرام اوسکو دھانسو واپس آنا پڑا
 ابن حوت کی حکومت اراکسا اور انڈلوشیا مین تھی محمد ابن جعہ، حاکم
 گرننڈا کا تھا چونکہ ادغین آپکی نا اتفاقی اور خانہ جنگی اور فساد قائم ہوا
 تھا اسلئے وہ قابل اسکی نہ رہی کہ عیسائیون کا مقابلہ کر سکین کا رد و وا
 جو اسلام کا دار السلطنت تھا عیسائیون کے قبضہ مین در میان ۳۲۹ھ
 آگیا اور تمام قلعے اور بڑے بڑے شہر اہل فرنگ نے فتح کر لے محمد

۱۲۳۹ھ

۱۲۳۹ھ

۶۴۶ء ابن عمر گھر نسا ڈا کا بادشاہ درمیان ۶۴۶ء کے عیسائیوں کے

زیر حکم ہو گیا اور شہر سیول بھی عیسائیوں نے فتح کر لیا محمد ابن عمر
گرنسا ڈا کا بادشاہ ماتحت حکومت فردانڈ کے ہو کر مطلق ہو گیا
کہ جبکہ فردانڈ زندہ ہے اس سے حکومت کروں گا الفنود ہم جیسا پڑا

فردانڈ کی جگہ پکیسل کا بادشاہ ہوا اور وقت پہ لڑا اسی محمد ابن عمر
شروع ہوئی آخر کو درمیان ۶۶۵ء کے سچ بچا رہو کر صلح ہو گئی

۶۴۷ء آخر کار محمد بن عمر ماہ جنوری ۶۴۷ء میں فوت ہوا

محمد ثانی

جیسا ہم پڑا باپ محمد ابن عمر کی جگہ تخت نشین ہوا اور عہد میں پہر مسلمانوں
نے ارادہ کیا کہ ملک ہسپانیہ میں اپنی حکومت کا جہنڈا قائم کریں چنانچہ

۶۴۷ء میں فیض اور مراکو کو بادشاہ ابو یوسف نے بڑی فوج جمع

کی اور ہسپانیہ میں جاوڑا اول اول تو کچھ فتح پائی پڑا آخر کو مایوس ہو کر
اپنے ملک کو واپس چلا آیا محمد کا یہ ارادہ بیشک تھا کہ جو ملک اس کی باپ نے
اپنی قبضہ سے کہو پڑا آخر پہر او کو فتح کر دیا سہلی ۲۹ برس تک عیسائیوں

ارتار مار کچھ نہوسکا وہ ۱۳۱۱ء میں فوت ہوا +

محمد ثالث ابو عبد اللہ

بعد وفات محمد ثانی کے اسکا بیٹا محمد ثالث بادشاہ ہوا یہ شخص نہایت بد قسمت تھا

نہ صرف اسواسطے کہ اسکی عایا بالمدیرہ اور گادیکس کی اوسی بہرگیسی تھیں

۱۳۱۱ء عیسائیوں سے بھی مغالہ کر کے دریاں ۱۳۱۱ء کے جبل الطار ایتھوپیا

سے دسے بیٹھا جبکہ بالمدیرہ سے ناکام ہو کر گرناد کو واپس آیا

رعایا اور اراکین سلطنت کو اپنے سے ناراض پایا اسلئے وہ حکومت سے دستبردار

ہوا اور اپنے بہامی ناصر کو تخت سپرد کر دیا +

الناصر

ناصر کو اقبال کا ستارہ اوج پر تھا اوسنی بالمدیرہ کا محاضرہ کیا اور سونا کو خزانہ

۱۳۱۲ء میں بے فتح کیا مگر وہ ہی لوگ جو اوسی پہلے خوش تھے اور اونہوں نے اسکو تخت پر

۱۳۱۳ء بیٹھلایا تھا اونہوں نے ہی اسکو تخت سے اتار دیا ۱۳۱۳ء میں اسماعیل بن

فرج کو تخت پر بیٹھلایا ناصر نے اگرچہ بڑی کوشش بہرخت پانی کی کی اور

۱۳۱۴ء لڑائیاں ہی لڑا پر کچھ نہوسکا مجبور ہو کر دست بردار ہوا +

۶۴ اسمعیل ابن فرج

اسکی کنیت ابو الولید تھی یہ شخص خبی اور ملکی کام میں لیاقت اور شعور تھا

۱۳۱۹ھ اگرچہ جبل نطار عیسائیوں سے نہ لڑ سکا پر ۱۳۱۹ھ میں سخت لڑائیوں

عیسائیوں سے لڑا اور قیاب ہوا اور درمیان ۱۳۲۰ھ کے مارتس اور

بان اوسنی فتح ہوئی اور مشرق میں عرشیا کی بادشاہت فتح کر لی پرنی

فسادوں سے وہ بھی آزاد نہوا۔ محمد ایک بادشاہ زادہ بسبب بی عہد

ہونے کے ہمیشہ یہ جانتا تھا کہ اوس پر اپنا بدنامی ایک وزیر موع پاکر جبکہ اسمعیل

۱۳۲۰ھ اپنے وزیر عیسیٰ کے ساتھ ٹہل رہا تھا دفعۃً ملکہ کے درمیان ۱۳۲۰ھ کے

اسکو مع وزیر اعظم اور فرمان ہمارہی کے قتل کر ڈالا اب ملوک ہسپانیہ کا خاتمہ ہو گیا

سلاطین عرناطہ

۱۳۲۰ھ سے ۱۳۷۱ھ تک

۱۳۷۱ھ اسمعیل ابن فرج کے مقتول ہونے کے بعد اسکا بیٹا محمد چہارم عرنا

۱۳۷۱ھ کے تخت پر بٹھا مگر اسکی حکومت چند ان کا میاں نہ ہوئی عثمان سپہ سالار

نے سرکشی کر محمد ابن فرج کو بادشاہ بنا دیا اور افریقہ سے فوج لا کر

الجسیر میں۔ مارسیلا اور روندا شہر فتح کئے مگر محمد کے آخری عہد میں اسکی فوج
 ۱۲۲۹ء یہ کار نمایاں کیا کہ ۱۲۲۹ء میں مشہور شہر بتینا فتح کیا اور ۱۲۳۰ء میں جبل الطار ۱۲۳۰ء
 کو فتح کیا اور تمام سرکش صوبوں کے فرمان بردار کرنے میں کامیاب ہوا جبکہ ابو الحسن
 ۱۲۳۰ء بادشاہ سیلاقات کو محمد جانا تھا جبل الطار پر درمیان ۱۲۳۲ء کے مار گیا ۱۲۳۲ء

یوسف ابو الحجاز

جو اپنی بہائشی محمد کو مرنے کے وقت غرناطہ میں موجود تھا تخت کا مالک ہوا
 مورخین عرب اس بادشاہ کی بہت تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ حلیم الطبع محبوب الوطن
 اور تمام سلاطین غرناطہ سے مشہور اور اقدامور گذرا ہوا زمانہ امن میں وہ انصاف
 اور علم طبعی اور سوار اسکو اور فنون کی ترقی کرنے میں بڑا رفاہ عام کرکاموں میں
 مصروف رہتا تھا اس بادشاہ کو عہد میں فریفہ والوں نے پہنچایا کی سلطنت
 اسلامیہ قائم کر لیا لئی آخری حید ابو الحسین بادشاہ افریقہ کے وقت میں کیا اور

۱۲۳۲ء اور پہنچال کے لوگوں سے اکتوبر ۱۲۳۲ء میں دیامی تنوڈو کے کنارہ پر تعال ۱۲۳۲ء
 ہوا فوج افریقہ کی تتر تیر ہو گئی اور بہت نقصان اڑھایا انکی عورتیں اور
 بہت سا اسباب لوٹ عیسائیوں کے ہاتھ آیا بعد اس فتح کمر جو عیسائیوں نے

۳۴۳ء کی تہی الجسیرس درمیان ۳۴۳ء کے اور گمشدہ شہر ۳۴۴ء میں مسلمانوں کے ۳۴۳ء
 ماتہ سے نکل گئے اس سبب غناطلہ کی سلطنت بہی نازل پر آگئی یوسف
 ۳۴۳ء ابو الحجاز بھی اپنی بزرگوں کی مانند ماہ و سنہ ۳۴۴ء میں ایک پاگل آدمی کے ۳۴۳ء
 ماتہ سے مارا گیا +

محمد پنجم ابن یوسف

۳۴۳ء کے بعد محمد پنجم بڑا بیٹا یوسف کا تخت نشین ہوا اس میں باپ کی سبکیاں اور
 قابلیشین بائی بانی تھیں اس نے عیسائیوں سے صلح کر کے اپنا تمام خیال رعیت
 بہبود میں در ترقی کی طرف مصروف کیا مگر سبب آئی دن کی سرکشیوں کے ہر
 نیک خیال کو پورا نکر سکا کئی ایک ماراض حاکم جو اس کی سخت حکمرانی سے ناخوش ہو گئے
 ۳۴۹ء تہی اس کو بائسی اسمعیل کو بادشاہ بنانی کی نیت پر درمیان ۳۴۹ء کے ۳۴۹ء
 محمد مذکور کے محل میں گھس گئے اور سپاہیان خاصہ کو قتل کر ڈالا محمد پنجم
 نے جب دیکھا کہ اب اپنی جان پر آہنی ہے مجبور ہو کر اسمعیل کو تخت
 دیدیا اور آپ دست بردار ہو گیا +

اسمعیل دوم ابن یوسف

اسمعیل و م بھی بہت دونوں سلطنت نہ کرنے پایا چنانچہ ابھی ایک ہی برس حکومت کو
نہ ہوا تھا کہ ایک رئیس ابوسعید نام نے اسکا محاصرہ الحمیر پر کیا اور فوراً قید کر کے آخراہ

۶۷ جولائی ۱۳۶۰ء میں اسکو قتل کر ڈالا یہی ابوسعید بنی سبیل کو تخت ولسنے کے سبب

بہت مدد دی تھی ابوسعید بھی اپنی غنا بازی کا میوہ مدت تک نہ کھاسکا جبکہ وہ

پڈ روحا کم کیسل ملقب ظالم اور مخم پنجم سے جو تخت سے اتار کیا تھا لڑ رہا تھا یہ سچ

کہ دو دشمنوں سے مقابلہ اکیلا آدمی نہیں کر سکتا تمام کیسل سے ملتا تھا گوگیا اور اس شرط پر

صلح منظور کی کہ مین ابن دشاہت پر قابض رہوں اور میری نس میں شت بہ شت

بطور جاگیر کے دائم رہی چنانچہ اسی منشا پر فوج کیسل سے راہ لیکر تھوڑے

سپاہی اپنی ہمراہ لے کر جا کر کیسل کے روپر و گیا مگر پڈ رو و صلح نہ کی یا

تو اس سبب سے کہ وہ زرجو ابوسعید نے پڈ رو کو دینا کیا تھا کم تھا

یا یہ کہ مخم پنجم اسکا قدیمی دوست تھا اسلئے اسلئے اسلئے اسلئے اسلئے اسلئے

نوازی کی ابوسعید کو قتل کر ڈالا اس کے مارے جانے کے بعد

غونا طہ کا تخت پھر اصلی حقدار کو قبضہ میں آ گیا مخم پنجم پھر تخت نشین ہوا

اور باقی عمر سنو بڑی تکلیفوں میں گزار دی اسنور پھر الجسید یوس شہر کو ویران

۱۳۹۱ء کے فتح کیا اور ۱۳۹۱ء میں قبضے آ لھی فوت ہوا۔ ۱۳۹۱ء

یوسف ثانی ابو عمید ابن محمد ثالث

یوسف دوم ملقب ابو عمید اپنی باپ کی حکمت تخت نشین ہوا اس تخت نشینی کے بعد قریب تھا کہ اسکائیٹا محمد اس قتل کردادی مگر خدا نے اسکو بچا لیا سب اسکایہ تھا محمد نے اپنی باپ پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ عیسائیوں سے ملا ہوا ہے اور اسنی دوستی رکھتا ہے اس تہمت سے اسنی اپنی باپ کے

جسٹان فوج جمع کی یہ حال دیکھ کر یوسف نے ۱۳۹۱ء میں موشیا کو قتل ۱۳۹۱ء

اسپر حملہ کیا مگر کامیاب نہوسکا ۱۳۹۲ء میں اسکی قسمت نے پھر یہ مدد کی کہ ۱۳۹۲ء

القنطارہ کا حاکم بادشاہ غرناطہ کی مدد کو آگیا جسکی فوج مع

اسکی استقامت پر مغنول ہوئی یوسف مذکورہ ۱۳۹۸ء میں فوت ہوا ۱۳۹۸ء

اسکی لاش سے علامت زہر کی ظاہر تھی شاید زہر دیکر مارا گیا

محمد ششم

یوسف کے بعد محمد ششم جسراپنے باپ پر سرکشی کی تھی اپنی بڑے

بھائی یوسف سوم کا حق چہین کر آپ بادشاہ بن گیا اور اپنی بھائی

کو سلو برینا کے قلعہ میں مقید کیا پھر سال تو وہ عیسائیوں سے صلح اور
 ملاقات سے پیش آیا چنانچہ انٹک سوم جو ٹولیدو کا حاکم تھا سو بھی
 ملاقات کرنے آیا تھا مگر دوسرے برس اُسے عیسائیوں سے جنگ و جدل
 کرنا شروع کر دیا چنانچہ درمیان ۱۳۹۹ء کے امونٹی کا قلعہ مانو
 کے ہاتھ آگیا اور فوج عیسوی کو کاڈیا ندر شکست دی مگر یہ فتوحات
 زہرہ اور سوار اسکے اور شہرہ کو اپنی ہاتھ سے کہونے
 کے برابر ہو گئیں کیونکہ خود انہوں نے ۱۴۱۶ء میں سب ریاستیں مسلمانوں
 کی چھین کر تمام ملک کو اپنی قبضہ میں کر لیا تھا اسکا بیان آگے آتا ہے
 محمد ششم درمیان ۱۴۱۲ء کے فوت ہوا +

یوسف سوم

بعد وفات محمد کے اُسکا بڑا بھائی یوسف سوم جو قید میں تھا پادشاہ
 ہوا اُسے چودہ برس تک بڑی امن سے حکومت کی ۱۴۱۶ء میں
 سب عیسائیوں نے متفق ہو کر خود انہوں کے ماتحت ہو کر فساد برپا
 کیا اور مسلمانوں سے انتقدرا چھین لیا یوسف مذکور ۱۴۲۳ء

مین فوت ہوا +

محمد ہفتم بن یوسف سوم

اُسکو بعد اُسکا بیٹا محمد ہفتم تخت کا مالک ہوا اُسو تخت نشینی کر بعد
عیسائیوں سے صلح کر لی اس سبب تمام رعایا اُسو بیزار ہو گئی سوا
اُسکو یہ بیوفی کی کہ میلے اور تماشے جو شہر مین ہوا کرتے تھے سب
بند کر دیئے اُسکا انجام یہ ہوا کہ غرناطہ مین سرکشی اور بغاوت پیدا
ہوئی اُسکے محلپر باغیوں نے حملہ کیا اور دروازہ توڑ کر اندر
گھس گئے وہ پہاگ کر ٹونس کو سلطان کے پاس بھیجا اور اُسے

۸۳۱ھ

۸۲۸ھ چٹاواہ لی یہ واردات ۸۲۸ھ مین ہوئی تھی +

محمد ہشتم

خالی تخت پا کر محمد ہشتم بادشاہ بن بیٹھا محمد ہفتم جو تخت سے اتارا
گیا تھا وہ ٹونس سے فوج لیکر اندلیوشیا مین اور غرناطہ مین داخل
ہو کر اُسکے محل کا محاصرہ کیا بعد اُسکو قتل کرنے کے بادشاہ
ہوا پر محمد ہفتم کی تقدیر مین پھر دوبارہ تخت کا کھونا لکھا تھا

اسلمی یوسف ابن العمر نے جو غرناطہ کو اول بادشاہوں کی اولاد سے
 تھاجونا دوم عیسائی بادشاہ سے ملکر محمد پر فوج کشی کی اور
 اسکے لشکر کو شکست دی ۱۳۳۵ء میں درمیان غرناطہ کو داخل
 ہوا اور تخت کا مالک ہو گیا محمد ہفتم پر ملاگا کی طرف پناہ
 لینے گیا +

یوسف چہارم

اسکے بعد یوسف چہارم تخت نشین ہوا مگر چہہ مہینوں کے بعد
 ۱۳۴۰ء میں فوت ہو گیا محمد ہفتم جو ملاگا میں رہتا تھا تیسری دفعہ
 پھر بادشاہ ہوا تب بھی اسکو امن سے راج کرنا نہ ملا کیونکہ لوگوں
 نے درمیان ۱۳۴۵ء کے محمد کو گرفتار کر کے قید کر دیا جہاں پر
 وہ ساری عمر قید رہا اور اسی جگہ وفات پائی +

محمد نهم

اسکے بعد محمد نهم بادشاہ ہوا لیکن کبسل کے بادشاہ نے اس
 تخت کا ایک جدید حصار کھڑا کر دیا تھا جسکا کچھ بھی محمد نهم نہ کر سکا

چار یا پانچ برس تک عیسائیوں کے حملے اور ملکی اڑانی جاتی رہی آخر کار باغیوں نے عیسائی بادشاہ جو ناسرمد بیکر غرناطہ پر حملہ کیا اور محمد ہفتم کو لشکر کو شکست دیکر دار الخلافت میں گھس گئے محمد ہفتم اس وقت بیس بد بکر انکرام تھے سب بکریاں جھاگ گیا

محمد دہم

اس کے بعد محمد دہم تخت نشین ہوا اکیس برس تک اس نے امن چین سے حکومت کی اس وقت میں کوئی سرکشی ایسی نہ ہوئی جو موجب تخت گرد ہونے کی ہو مگر اب غرناطہ کی حکومت انجام کو پہنچ گئی تھی مثبت ایزدی کو

۶۲۰ھ یہ ملک عیسائیوں کے قبضہ میں کرنا منظور تھا ۶۲۱ھ میں عیسائیوں ۶۲۲ھ

نے جبل الطارق اور اڑکیدا وندہ اور تمام ان شہروں کو جو ان دونوں کے درمیان میں تھے فتح کر لے اور حملات سرحدی نے

۶۲۳ھ اور بھی زیادہ اس حکومت سلطانی کو کم زور کر دیا ۶۲۳ھ میں یہ ۶۲۴ھ

صلح ہوئی کہ مسلمان بادشاہ غرناطہ کا ماتحت بادشاہ کیسل کے رہا کرے اور ایک ہزار دو سو پچاس سالانہ مسلمان بادشاہ کیسل کے

بیتل ایک کھیلانی ہے

۱۲۶۶ء شہ عیسائی بادشاہ کو بطور نذر دیا کرے محمد دہم ورمیان ۱۲۶۶ء شہ
مرگیا ۷

مولا علی ابوالحسین ابن محمد دہم

۱۲۶۶ء شہ مولا علی بڑا بیٹا محمد دہم کا تھا بعد وفات اپنی والد کے اُسکو تخت پر
۱۲۶۶ء شہ بیٹھا بادشاہت کی صورت روز بروز تنزل پکڑتی جاتی تھی ۱۲۶۶ء شہ
میں ملاکا کا حاکم سرکش ہو کر آف کرا کیسل کی بادشاہ کا مطیع ہو گیا
غرناطہ اور حرم سرزمین الیونان سے اور فساد برپا ہوئے جس پر سلطان
۱۲۶۶ء شہ کی بادشاہت انجام کو پہنچ گئی چنانچہ علیشاء سلطانہ ابو عبد
کی والدہ بادشاہ کی اور جو راون سے نفرت رکھتی تھی خصوصاً ذورایا
سے جو ہسپانیہ کو باشندہ تھی اس سبب سردار اگان اور کیسل
کے بادشاہ موقع پا کر غرناطہ کی سلطنت برباد کر فی ہر مستحکم ہو گئی اسی
۱۲۶۶ء شہ اثنا زمین ابوالحسین کے سپہ سالار نے شہر ظہرہ کو درمیان ۱۲۶۶ء شہ
کے فتح کر لیا تھا یہ وجہ لڑائی کی عیسائیوں سے پیدا ہوئی اور
۱۲۶۶ء شہ عیسائیوں نے ۱۲۶۶ء شہ میں شہر البنادہ فتح کر لیا اسے بادشاہ ۱۲۶۶ء شہ

اہل اسلام کی پشت ٹوٹ گئی بعد ازاں ایک سال کے عرصہ میں بہت سے قلعہ عیسائیوں نے فتح کر لی اسی اتنا زمین غرناطہ میں فساد اور جھگڑے خانگی برپا ہو گئے چنانچہ ابو الحسین کی دونوں جہڑوں نے آپس میں لڑائی مٹانے کی عہد شکنی کی مدد پر زنگریس اور

دودا یا کی مدد پر بنی سراج بہتہ ایک عورت انہیں سے بلندہرا میں دوسری ایلاہ میں رہتی تھی ان فسادوں کے سبب غرناطہ میں بڑی خونریزی ہوئی اگرچہ ابو عبد اللہ اپنی باپ کو تخت سوار

۵۸۳ء میں بنی کا میاب ہوا مگر خود مقام لوگا پر درمیان ۵۸۳ء کے ۵۸۳ء

اہل غرناطہ کی قید میں آگیا اسلئے ابو الحسین پھر تھوڑے دنوں کے لئے تخت نشین رہا کیونکہ ابو عبد اللہ قید سے رہائی پا کر پھر اپنے بوڑھے باپ سے تخت لینے کی کوشش کرنے لگا آخر کو غرناطہ کو باشندوں نے باپ اور بیٹے کو آپس میں لڑنے کی اجازت دیدی اور شہر کا بادشاہ عبد اللہ داخل بنا لیا اسی عرصہ میں خود اندلس عیسائی بادشاہ شہروں کو فتح کرتا ہوا آ

۸۸۷ء میں اور ماہ جون ۸۸۷ء میں الودہ اور سٹینل کا محاصرہ کیا ۸۸۷ء

دولہ ایان مسلمانوں سے لڑا اور انکو شکست دی ۸۸۵ء میں
رودنا - مار بیلہ - کائن - وغیرہ شہروں پر قبضہ اپنا کر لیا

۸۸۶ء اور شہر لاکسا کو ۸۸۶ء میں عیسائیوں نے فتح کیا اور دوسری ۸۸۶ء

لڑائی میں شہر ملاگا فتح ہوا ان فتوحات کو دیکھ کر بھی مسلمان لوگ
نہ جاگے خواب غفلت میں پڑے سوئے رہے اور ابو عبد اللہ

صغیر نے ابو عبد اللہ راغل کو غائب پا کر اسکا تخت چھین لیا

یہ بادشاہ ہسپانیہ کی تواریخ میں آخری بادشاہ غرناطہ گذرا ہے

۸۹۱ء میں درمیان موسم بھار کے خود اند بادشاہ غرناطہ ۸۹۱ء

کا محاصرہ کیا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد اسکو فتح کر لیا

اور مسجد الیمیادہ میں عیسائی جہنڈا لٹنے لگا یہ بادشاہت

اہل اسلام کی جو آٹھ صدی تک رہی اس طور پر اب ختم ہو گئی

اس ملک ہسپانیہ میں خاندان بنی امیہ نے ۸۲۹ء تک

حکومت کی اور شہر غرناطہ میں ۸۹۲ء تک رہ سکے عیسوی بادشاہ

خود انڈیا انگو وٹان سے نکالا اور باقی جو مسلمان وٹان رہ گئے تھے
 انکو جبراً عیسائی بنایا اور انکو مورد سکو (یعنی نسل اہل موز) لقب
 دیا اگرچہ یہ لوگ عیسائی ہو گئے تھے پر دلیں مسلمان ہی تھے جب تک
 کہ فیلیپ بادشاہ ظالم تخت نشین ہوا یہی حال رہا فیلیپ نے
 یہہ ظلم کیا کہ اپنے دلیں پختہ ارادہ کر لیا کہ انکو بائون مین عیسائی
 بنائوں گا یا اس ملک سے ان کو نکال دوں گا چنانچہ درمیان
 ۱۵۱۷ء کے بہت بہار می خونریزی ہوئی ان مخفی مسلمانوں سے
 جو نہایت تابعدار می اور محنت سے نیک نام تھے زبردستی فساد
 کر کے (۱۰۰۰۰۰) ایک لاکھ آدمی کے قریب جلاوطن کر دیئے
 تب بھی بہت لوگ ایسے رہ گئے تھے کہ ظاہر مین عیسائی تھے پر
 دلیں مسلمان تھے فیلیپ ثالث نے انکو بھی نکال دیا چنانچہ
 دس لاکھ آدمیوں نے اُس ملک سے ہجرت کی اور جانب
 شمال افریقہ کے جا بسے وٹان پر ان لوگوں نے چور سجدہ
 مین کرنی شروع کر دی جو جہاز عیسائیوں کا پاتری اُسکوٹ

۱۵۱۷ء

۱۵۱۷ء

یہ تتر اس طور پر اپنا انتقام لیتے تھے چنانچہ کئی سو برس تک یورپ
کی تجارت کو بہت نقصان ہوتا رہا

زبان حال جو ہسپانیہ میں رائج ہے اُس میں بہت الفاظ
عربی کے ملے ہوئے ہیں اور کئی شہروں کے نام عربی اثر کو
گواہ ہیں وہ مسلمان مورث عرب جو ہسپانیہ سے نکالے گئے
تھے متعصب نہ تھے اور جس دن سے وہ لگائے گئے ہیں
آج تک وہ رونق اس ملک ہسپانیہ پر نہیں ہے فقط

تجارت

بعد فتح ہونے - شام - ایران - افریقہ اور
ہسپانیہ - کے عربوں کے توجہ تجارت - کی طرف بہت زیادہ
مصرف ہوئی اور انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ جن جہازوں
پر تجارت کو رونق زیادہ ہو وہاں مذہب اسلام پھیلا یا جاوے
کیونکہ پھیلانا ایک مذہب اور ایک زبان کا تجارت اور
سفر کے واسطے نہایت مفید تھا اور مصارف شان و شوکت

خلفاء عباسیہ اور اہل بغداد نے نے زیادہ تر رغبت سے اہل عرب
 کو ہندوستان میں آنے کی دہی چنانچہ قبل ۱۰۰۰ء کے اہل عرب
 نے کئی جگہ ہندوستان میں آکر اقامت اختیار کی اور کئی راجہ ہند
 کے رفتہ رفتہ مسلمان ہو گئے اور پھر اہل عرب جزائر ہند میں
 داخل ہوئے چنانچہ سیلون - سمطره جاوا سلبس
 بلکہ چین میں بھی پہنچے۔ اور کاروان عرب شمال کی طرف
 ہو کر تاتار اور سبیریہ تک آئے۔ افریقہ میں دریائے
 نیکو تک گئے جہاں ۹۲۰ء میں کئی ملک اہل اسلام کے ۳۰
 مقرر ہو گئے چنانچہ ملک گانا ملک ونگرہ تکرود
 کوکو بے ازان سنادا درفود برونو
 تمکتو اور ملی جو کہ ساحل افریقہ پر واقع
 تھے پھر آباء باب المندب سے ذنگبار تک پہنچ گئے اور
 مقامات مفضلہ ذیل پر بندر گاہ مسلمانوں کو نبائے گئے مقدس
 ملندہ - سونا لا - گلو - مزینق اور پھر بنزیرہ

۱۰۰

مجلہ حال اسلام کا افریقہ میں

۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

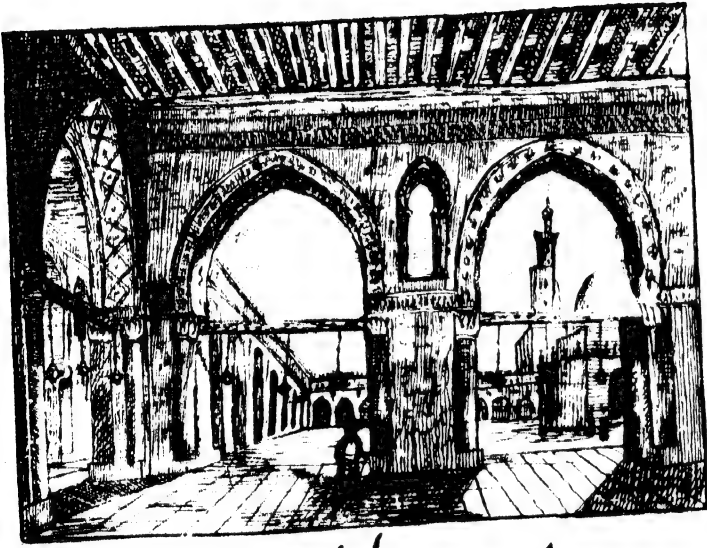
ناموافق تھی اس واسطے مسلمانوں نے مصر کو باسانی فتح کر لیا
 اول مسجد درمیان شہر فسطاط کو جو بابل کے متصل تھا تعمیر
 کی گئی۔ شہر اسکندریہ توڑی مدت تک بچا رہا آٹھ کو وہ بھی
 فتح ہوا اور لوٹا گیا کتب خانہ و مہمان کاہنیرم کی جگہ بنایا گیا اس
 جگہ پر پھلا کتب خانہ جو بادشاہ تلولومیز نے مرتب کیا تھا وہ تو
 آگے ہے فیصد دوم کو حکم سے جل چکا تھا اسکے بعد جو پھر یہ کتب خانہ
 طیار ہوا تھا وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے بنایا گیا اس وقت سے تمام ملک
 مصر ماتحت خلافت اہل اسلام کے ہوا اور اسکا دار الخلافہ شہر
 فسطاط مقرر ہوا

احمد بن طولون جو خلفای عباسیہ کے ماتحت مصر کا حاکم

۹۶۹ء تا درمیان ۹۶۹ء کے المعتمد باللہ خلیفہ عباسی سے مغرور ۹۶۹ء

۹۰۵ء ہو کر حاکم متقل مصر کا ہو گیا اسکے خاندان میں ۹۰۵ء تک ۹۰۵ء
 بادشاہت جداگانہ قائم رہی جبکہ مصر پھر تابع خلفاء کے ہو

۹۲۵ء تا درمیان ۹۲۵ء سے یکے ۹۲۵ء تک ال آخشید ۹۲۵ء



مسجد طولون

(یعنی خاندان ابوبکر محمد کا جو ملوک فرغانہ کی نسل سے تھے کے
 ملک مصر زیر حکم رہا پھر درمیان ۹۶۹ء کے خاندان فاطمیہ کے زیر
 حکم رہا اس خاندان کی حکومت مصر پر دو سو برس تک رہی کجا
 بیان آگے آتا ہے اس خاندان کی حکومت دریا، فوات سی میک
 فیروان تک تھی۔ بعد ازاں خاندان ایوبیہ درمیان ۱۱۷۱ء تا ۱۲۵۰ء
 کو قائم ہوا ملک مصر انکی تابع رہا۔ پھر ۱۲۵۰ء میں ملوک بھادیہ
 پر غالب آئے آخر کا ۱۲۵۰ء میں مصر تابع فیصل دوم کے ہوا *
 فیروان میں ابراہیم بن اغلب خاکم تھا وہ درمیان ۱۲۵۰ء تا ۱۲۵۰ء
 کے خلیفہ ہارون الرشید سی پھر گیا ان اعلیوں کی حکومت ایک
 سو برس تک قزاقو زمین پر قائم رہی *
 فاس میں اولاد ادیب فاطمیہ نے درمیان ۱۲۵۰ء کے خلفاء
 سے مغرب ہو کر علم استقلال کابلند کیا ۱۲۵۰ء تک اس خاندان
 کی حکومت قائم رہی بعد ازاں فاطمیوں کو طبع ہو گئے *
 تونس میں خاندان ازیری حکومت کرتے تھے یہ لوگ

یوسف بلقیس کی اولاد سے تھے ۹۶۸ء سے لیکر ۱۱۵۰ء تک
مکہ ٹولنس اور اسکے اطراف پر قابض ہے *

ماروقو مین تقریباً ۱۵۶۶ء میں عبداللہ محمد بانی مذہب اور حکومت
مرا بطین نے اپنی بادشاہت جد اہی تا یم کی جو تھوڑی ہے
عصرہ میں ابواب جبل الطارق تک پہنچ گئی اور سبب زوال اپنے
سلطنت بنی امیہ کو درمیان ہسپانیہ کو ہوئے *

بیان خلفاء مصر کا

جو عیسائی تھے

صفحہ (۱۲۲) حصہ اول میں لکھا گیا ہے کہ ۱۲۶۱ء میں مظفر
مارا گیا اُسکی جگہ بیبرس ملک بانی خاندان ہباریہ جو شکر مصر
میں سردار تھا تخت نشین ہوا اور لقب ملک ظاہر اختیار کیا
اسکا زمانہ خلیفہ سے خالی تھا مگر احمد ابن الظاہر جو اس کی طرف
میں بھاگا ہوا پھرتا تھا کہین سے مصر میں آ پھنچا ملک ظاہر
بیبرس نے اسکو مصر میں لا کر بعد تحقیق خاندان کے اُسکو مستنصر

کالقب دیا اور پیرزادوں کے موافق سند خلافت پر اُسکو بٹھایا
 کہ بعد چہ ہمنیو کے تاتاریوں کی لڑائی میں وہ ایسا غایب ہوا
 کہ پھر اُسکا پتا نہ لگا کہ کہاں گیا اُسکے بعد حاکم بامر اللہ خلیفہ
 ہوا اُسکے خاندان سے ہشت تک برائے نام خلیفہ کہلاتے
 رہے پس ان خلفاء کا حال مختصر لکھا جاتا ہے +

الحاکم باہرا للہ

یہ خلیفہ ہارون الرشید کی اولاد سے تھا مستنصر کی سامنہ
 اُسکی کچھ قدر نہ تھی بعد گم ہونے المستنصر کے وہ مصر کا
 خلیفہ مقرر ہوا کچھ اور پچالیس برس اوسنے خلافت کی دریا
 سنہ ۳۰۱ھ کے اُسنے وفات پائی +

سنہ ۳۰۱ھ

المستکیف باللہ بن الحاکم

اُسکے بعد اُسکا بیٹا المستکیف خلیفہ ہوا اُسکے نام کا خطہ مبرک
 پر پڑھا گیا ناصر نامی حاکم نے اُسکو شہر قوص میں حکم آنے
 کا دیا اُسی جگہ تمام عمر جلا وطن رہا سنہ ۳۲۱ھ میں فوت ہوا +

عوان

الواثق بالله بن محمد الممتسک بن الحاکم

عوام الناس سکوا المستعجب الوائق ابراہیم کہتر تھی چونکہ ناصر اسٹا محبت
زیادہ رکھتا تھا اسلئے اسکو خلافت ملی مورخین میں اختلاف ہے
بعض اسکو خلیفہ شمار کرتے ہیں کوئی خلفاء کے سلسلہ میں
گنتا ہے ایام منصود میں اسکی خلافت سے خلع کیا گیا ۱۳۲۲ھ
۱۳۲۲ھ میں وہ سند خلافت سے اتار اگیا +

الحاکم بامر اللہ بن المستکفی

بعد ازاں الحاکم بامر اللہ بن المستکفی کی بیعت ہوئی وہ اپنی باپ
دادا کے قدم بقدم چلا ۱۴ برس خلافت کر کے درمیان
۱۳۵۳ھ ۱۳۵۳ھ کے فوت ہوا +

المعتضد بالله ابوبکر بن المستکفی

بعد وفات حاکم المعتضد کے بیعت ہوئی ابن جبید حسن بد الدین لکھتا ہے
کہ اس خلیفہ کی بیعت قاہرہ میں ہوئی اور اسکی نصیب فرساعت
۱۳۶۲ھ اچھی کی۔ ۲ برس تک خلافت کی پھر ۱۳۶۲ھ ۱۳۶۲ھ میں فوت ہوا +

المتوکل علی اللہ محمد بن المعتضد

پہ خلیفہ تین بار مسند خلافت پر بٹھایا گیا اور دو دفعہ اُتارا گیا
 متیسری دفعہ تاپانے وفات کر مسند خلافت پر متمکن رہا ۴۵ برس
 ہمت اُسکر خلع اور جس میں گزرے اُسکے دس بیٹے تھے باج
 ائمہ اور نہیں سے علی التوالی خلیفہ ہوئے اس خلیفہ نے ۴۵۸ھ ۴۵۹ھ ۴۶۰ھ ۴۶۱ھ
 میں وفات پائی +

المعتصم باللہ ذکریا بن ابراہیم بن الحاکم

اُسکے بعد المعتصم خلیفہ ہوا یہ شخص دو دفعہ مسند پر بیٹھا گیا
 ایک دفعہ واثق عمر خلیفہ مقرر کیا گیا اور وہ اُتار گیا دوسری
 دفعہ پھر اُسکی بیٹ کی گئی، ۴۵ برس اُس نے خلافت کی
 ۴۶۱ھ ۴۶۲ھ ۴۶۳ھ ۴۶۴ھ میں فوت ہوا +

الواثق باللہ عمر بن المعتصم ابراہیم

اُسکے بعد الواثق خلیفہ ہوا اُسکو ابن قلاوون نے خلافت کی مسند
 دلوائی اور ہمیشہ سکا طہر دار رہا جتنا تک کہ ۴۶۵ھ ۴۶۶ھ ۴۶۷ھ ۴۶۸ھ ۴۶۹ھ ۴۷۰ھ ۴۷۱ھ ۴۷۲ھ ۴۷۳ھ ۴۷۴ھ ۴۷۵ھ ۴۷۶ھ ۴۷۷ھ ۴۷۸ھ ۴۷۹ھ ۴۸۰ھ ۴۸۱ھ ۴۸۲ھ ۴۸۳ھ ۴۸۴ھ ۴۸۵ھ ۴۸۶ھ ۴۸۷ھ ۴۸۸ھ ۴۸۹ھ ۴۹۰ھ ۴۹۱ھ ۴۹۲ھ ۴۹۳ھ ۴۹۴ھ ۴۹۵ھ ۴۹۶ھ ۴۹۷ھ ۴۹۸ھ ۴۹۹ھ ۵۰۰ھ ۵۰۱ھ ۵۰۲ھ ۵۰۳ھ ۵۰۴ھ ۵۰۵ھ ۵۰۶ھ ۵۰۷ھ ۵۰۸ھ ۵۰۹ھ ۵۱۰ھ ۵۱۱ھ ۵۱۲ھ ۵۱۳ھ ۵۱۴ھ ۵۱۵ھ ۵۱۶ھ ۵۱۷ھ ۵۱۸ھ ۵۱۹ھ ۵۲۰ھ ۵۲۱ھ ۵۲۲ھ ۵۲۳ھ ۵۲۴ھ ۵۲۵ھ ۵۲۶ھ ۵۲۷ھ ۵۲۸ھ ۵۲۹ھ ۵۳۰ھ ۵۳۱ھ ۵۳۲ھ ۵۳۳ھ ۵۳۴ھ ۵۳۵ھ ۵۳۶ھ ۵۳۷ھ ۵۳۸ھ ۵۳۹ھ ۵۴۰ھ ۵۴۱ھ ۵۴۲ھ ۵۴۳ھ ۵۴۴ھ ۵۴۵ھ ۵۴۶ھ ۵۴۷ھ ۵۴۸ھ ۵۴۹ھ ۵۵۰ھ ۵۵۱ھ ۵۵۲ھ ۵۵۳ھ ۵۵۴ھ ۵۵۵ھ ۵۵۶ھ ۵۵۷ھ ۵۵۸ھ ۵۵۹ھ ۵۶۰ھ ۵۶۱ھ ۵۶۲ھ ۵۶۳ھ ۵۶۴ھ ۵۶۵ھ ۵۶۶ھ ۵۶۷ھ ۵۶۸ھ ۵۶۹ھ ۵۷۰ھ ۵۷۱ھ ۵۷۲ھ ۵۷۳ھ ۵۷۴ھ ۵۷۵ھ ۵۷۶ھ ۵۷۷ھ ۵۷۸ھ ۵۷۹ھ ۵۸۰ھ ۵۸۱ھ ۵۸۲ھ ۵۸۳ھ ۵۸۴ھ ۵۸۵ھ ۵۸۶ھ ۵۸۷ھ ۵۸۸ھ ۵۸۹ھ ۵۹۰ھ ۵۹۱ھ ۵۹۲ھ ۵۹۳ھ ۵۹۴ھ ۵۹۵ھ ۵۹۶ھ ۵۹۷ھ ۵۹۸ھ ۵۹۹ھ ۶۰۰ھ ۶۰۱ھ ۶۰۲ھ ۶۰۳ھ ۶۰۴ھ ۶۰۵ھ ۶۰۶ھ ۶۰۷ھ ۶۰۸ھ ۶۰۹ھ ۶۱۰ھ ۶۱۱ھ ۶۱۲ھ ۶۱۳ھ ۶۱۴ھ ۶۱۵ھ ۶۱۶ھ ۶۱۷ھ ۶۱۸ھ ۶۱۹ھ ۶۲۰ھ ۶۲۱ھ ۶۲۲ھ ۶۲۳ھ ۶۲۴ھ ۶۲۵ھ ۶۲۶ھ ۶۲۷ھ ۶۲۸ھ ۶۲۹ھ ۶۳۰ھ ۶۳۱ھ ۶۳۲ھ ۶۳۳ھ ۶۳۴ھ ۶۳۵ھ ۶۳۶ھ ۶۳۷ھ ۶۳۸ھ ۶۳۹ھ ۶۴۰ھ ۶۴۱ھ ۶۴۲ھ ۶۴۳ھ ۶۴۴ھ ۶۴۵ھ ۶۴۶ھ ۶۴۷ھ ۶۴۸ھ ۶۴۹ھ ۶۵۰ھ ۶۵۱ھ ۶۵۲ھ ۶۵۳ھ ۶۵۴ھ ۶۵۵ھ ۶۵۶ھ ۶۵۷ھ ۶۵۸ھ ۶۵۹ھ ۶۶۰ھ ۶۶۱ھ ۶۶۲ھ ۶۶۳ھ ۶۶۴ھ ۶۶۵ھ ۶۶۶ھ ۶۶۷ھ ۶۶۸ھ ۶۶۹ھ ۶۷۰ھ ۶۷۱ھ ۶۷۲ھ ۶۷۳ھ ۶۷۴ھ ۶۷۵ھ ۶۷۶ھ ۶۷۷ھ ۶۷۸ھ ۶۷۹ھ ۶۸۰ھ ۶۸۱ھ ۶۸۲ھ ۶۸۳ھ ۶۸۴ھ ۶۸۵ھ ۶۸۶ھ ۶۸۷ھ ۶۸۸ھ ۶۸۹ھ ۶۹۰ھ ۶۹۱ھ ۶۹۲ھ ۶۹۳ھ ۶۹۴ھ ۶۹۵ھ ۶۹۶ھ ۶۹۷ھ ۶۹۸ھ ۶۹۹ھ ۷۰۰ھ ۷۰۱ھ ۷۰۲ھ ۷۰۳ھ ۷۰۴ھ ۷۰۵ھ ۷۰۶ھ ۷۰۷ھ ۷۰۸ھ ۷۰۹ھ ۷۱۰ھ ۷۱۱ھ ۷۱۲ھ ۷۱۳ھ ۷۱۴ھ ۷۱۵ھ ۷۱۶ھ ۷۱۷ھ ۷۱۸ھ ۷۱۹ھ ۷۲۰ھ ۷۲۱ھ ۷۲۲ھ ۷۲۳ھ ۷۲۴ھ ۷۲۵ھ ۷۲۶ھ ۷۲۷ھ ۷۲۸ھ ۷۲۹ھ ۷۳۰ھ ۷۳۱ھ ۷۳۲ھ ۷۳۳ھ ۷۳۴ھ ۷۳۵ھ ۷۳۶ھ ۷۳۷ھ ۷۳۸ھ ۷۳۹ھ ۷۴۰ھ ۷۴۱ھ ۷۴۲ھ ۷۴۳ھ ۷۴۴ھ ۷۴۵ھ ۷۴۶ھ ۷۴۷ھ ۷۴۸ھ ۷۴۹ھ ۷۵۰ھ ۷۵۱ھ ۷۵۲ھ ۷۵۳ھ ۷۵۴ھ ۷۵۵ھ ۷۵۶ھ ۷۵۷ھ ۷۵۸ھ ۷۵۹ھ ۷۶۰ھ ۷۶۱ھ ۷۶۲ھ ۷۶۳ھ ۷۶۴ھ ۷۶۵ھ ۷۶۶ھ ۷۶۷ھ ۷۶۸ھ ۷۶۹ھ ۷۷۰ھ ۷۷۱ھ ۷۷۲ھ ۷۷۳ھ ۷۷۴ھ ۷۷۵ھ ۷۷۶ھ ۷۷۷ھ ۷۷۸ھ ۷۷۹ھ ۷۸۰ھ ۷۸۱ھ ۷۸۲ھ ۷۸۳ھ ۷۸۴ھ ۷۸۵ھ ۷۸۶ھ ۷۸۷ھ ۷۸۸ھ ۷۸۹ھ ۷۹۰ھ ۷۹۱ھ ۷۹۲ھ ۷۹۳ھ ۷۹۴ھ ۷۹۵ھ ۷۹۶ھ ۷۹۷ھ ۷۹۸ھ ۷۹۹ھ ۸۰۰ھ ۸۰۱ھ ۸۰۲ھ ۸۰۳ھ ۸۰۴ھ ۸۰۵ھ ۸۰۶ھ ۸۰۷ھ ۸۰۸ھ ۸۰۹ھ ۸۱۰ھ ۸۱۱ھ ۸۱۲ھ ۸۱۳ھ ۸۱۴ھ ۸۱۵ھ ۸۱۶ھ ۸۱۷ھ ۸۱۸ھ ۸۱۹ھ ۸۲۰ھ ۸۲۱ھ ۸۲۲ھ ۸۲۳ھ ۸۲۴ھ ۸۲۵ھ ۸۲۶ھ ۸۲۷ھ ۸۲۸ھ ۸۲۹ھ ۸۳۰ھ ۸۳۱ھ ۸۳۲ھ ۸۳۳ھ ۸۳۴ھ ۸۳۵ھ ۸۳۶ھ ۸۳۷ھ ۸۳۸ھ ۸۳۹ھ ۸۴۰ھ ۸۴۱ھ ۸۴۲ھ ۸۴۳ھ ۸۴۴ھ ۸۴۵ھ ۸۴۶ھ ۸۴۷ھ ۸۴۸ھ ۸۴۹ھ ۸۵۰ھ ۸۵۱ھ ۸۵۲ھ ۸۵۳ھ ۸۵۴ھ ۸۵۵ھ ۸۵۶ھ ۸۵۷ھ ۸۵۸ھ ۸۵۹ھ ۸۶۰ھ ۸۶۱ھ ۸۶۲ھ ۸۶۳ھ ۸۶۴ھ ۸۶۵ھ ۸۶۶ھ ۸۶۷ھ ۸۶۸ھ ۸۶۹ھ ۸۷۰ھ ۸۷۱ھ ۸۷۲ھ ۸۷۳ھ ۸۷۴ھ ۸۷۵ھ ۸۷۶ھ ۸۷۷ھ ۸۷۸ھ ۸۷۹ھ ۸۸۰ھ ۸۸۱ھ ۸۸۲ھ ۸۸۳ھ ۸۸۴ھ ۸۸۵ھ ۸۸۶ھ ۸۸۷ھ ۸۸۸ھ ۸۸۹ھ ۸۹۰ھ ۸۹۱ھ ۸۹۲ھ ۸۹۳ھ ۸۹۴ھ ۸۹۵ھ ۸۹۶ھ ۸۹۷ھ ۸۹۸ھ ۸۹۹ھ ۹۰۰ھ ۹۰۱ھ ۹۰۲ھ ۹۰۳ھ ۹۰۴ھ ۹۰۵ھ ۹۰۶ھ ۹۰۷ھ ۹۰۸ھ ۹۰۹ھ ۹۱۰ھ ۹۱۱ھ ۹۱۲ھ ۹۱۳ھ ۹۱۴ھ ۹۱۵ھ ۹۱۶ھ ۹۱۷ھ ۹۱۸ھ ۹۱۹ھ ۹۲۰ھ ۹۲۱ھ ۹۲۲ھ ۹۲۳ھ ۹۲۴ھ ۹۲۵ھ ۹۲۶ھ ۹۲۷ھ ۹۲۸ھ ۹۲۹ھ ۹۳۰ھ ۹۳۱ھ ۹۳۲ھ ۹۳۳ھ ۹۳۴ھ ۹۳۵ھ ۹۳۶ھ ۹۳۷ھ ۹۳۸ھ ۹۳۹ھ ۹۴۰ھ ۹۴۱ھ ۹۴۲ھ ۹۴۳ھ ۹۴۴ھ ۹۴۵ھ ۹۴۶ھ ۹۴۷ھ ۹۴۸ھ ۹۴۹ھ ۹۵۰ھ ۹۵۱ھ ۹۵۲ھ ۹۵۳ھ ۹۵۴ھ ۹۵۵ھ ۹۵۶ھ ۹۵۷ھ ۹۵۸ھ ۹۵۹ھ ۹۶۰ھ ۹۶۱ھ ۹۶۲ھ ۹۶۳ھ ۹۶۴ھ ۹۶۵ھ ۹۶۶ھ ۹۶۷ھ ۹۶۸ھ ۹۶۹ھ ۹۷۰ھ ۹۷۱ھ ۹۷۲ھ ۹۷۳ھ ۹۷۴ھ ۹۷۵ھ ۹۷۶ھ ۹۷۷ھ ۹۷۸ھ ۹۷۹ھ ۹۸۰ھ ۹۸۱ھ ۹۸۲ھ ۹۸۳ھ ۹۸۴ھ ۹۸۵ھ ۹۸۶ھ ۹۸۷ھ ۹۸۸ھ ۹۸۹ھ ۹۹۰ھ ۹۹۱ھ ۹۹۲ھ ۹۹۳ھ ۹۹۴ھ ۹۹۵ھ ۹۹۶ھ ۹۹۷ھ ۹۹۸ھ ۹۹۹ھ ۱۰۰۰ھ

میں بقضای الہی فوت ہوا +

المستعین باللہ بن المتوکل

مستعین باللہ ابو الفضل عباسیؑ نے وراثت میں خلافت پائی اور پھر
طرح خلافت کی سلطان ناصر کی ہمراہ شام کی طرف گیا، جا کر سلطان
ناصر فوت ہو گیا اس لئے خلافت اور سلطنت دونوں اُسکو مل گئیں
بعد ازاں موئد شیخ نے اُسکو اسکندریہ میں ہنبر کا حکم دیا
اور خلافت کی مسند سے طرہ سے کیا گیا اسی جگہ درمیان
۱۲۲۹ھ ۱۲۲۹ھ کے فوت ہوا +

۳۳

۱۲۲۹ھ

المعتضد باللہ بن المتوکل

یہ ہمائی مستعین باللہ کا تھا جس دن اُسکی خلافت سے خلع ہوا
اُس دن اُسکی بیعت کی گئی اُسکا لقب معتضد باللہ اور کنیت
ابوالفتح اور نام داؤد تھا اس نے مدت تک خلافت کی چنانچہ کئی
سلاطین اُسکی خلافت میں گزرے اور مصر میں اسنو چوتھے
پایا وہ کسی خلیفہ عباسیؑ کو نصیب نہوا تھا یہ خلیفہ اہل علم اور

ادب کا دوست تھا اور کوئی دقیقہ فقہ کا عمل کرنے سے نہ چھوڑتا تھا
واجب اور مستحب بن پڑتا اور عمل میں لاتا اور بہت نیک
خصلت اور خوش خلق تھا تیس برس تک اُس نے خلافت کی

۱۴۵ھ ورمیان ۱۴۵ھ کے اُس نے وفات پائی + ۱۴۴ھ

المستکف بالله بن المتوکل

اس خلیفہ کا نام سلیمان تھا جس نے اسکا بیٹا داؤد را
اوسیدن اور سکی خلافت کی بیعت ہوئی اس نے اپنے بھائی سحر
نیزادہ عزت اور اقبال میں ترقی کی خاموش بہت رہتا تھا اور
تہائی اور عزت پسند تھا تمام مسکرات اور محرمات سے عقیف
۱۴۵ھ و پاک تھا بیس برس خلافت کر کے ورمیان ۱۴۵ھ کے وفات

پائی +

القائم باحوالہ بن المتوکل

اس خلیفہ کا نام حمزہ تھا بعد انتقال اُس کے بیٹا سلیمان کے
اور سکی بیعت ہوئی اور اُس کی وقت میں یہ رسم جاری ہوئی

کہ بادشاہ وقت نے تحفہ اور ہدیہ اُسکو سند خلافت پر بیٹھنے کے بعد
 بھیجا مگر اُس سلطان کے بعد جو متولی سلطنت کے ہوئے اُنہی
 مخالفت اور فساد اس خلیفہ سے ہو گیا تھا اسلئے وہ خلافت سے
 بڑھ کر گیا اور سلطان نے اُسکو حکم دیا کہ شہر اسکندریہ میں
 جا کر رہے اُسی جگہ اُس نے انتقال پایا اور چار برس اُس
 خلافت کی ۴۰۰ سالہ عرصہ میں وہ خلافت سے دست بردار ہوا تھا

المستنجد بالله بن المتوکل

سلطان اشرف نے مستنجد بالله یوسف ابو الحسن کو ۱۳۵۵ھ ۸۵۹ء
 میں خلیفہ بنایا اور منصب خلافت کا نذرانہ بھی اُسکو دیا ۲۵ برس
 اُس نے خلافت کی ۴۰۰ سالہ عیسوی میں اُس نے انتقال کیا ۱۳۸۰ھ

المتوکل علی اللہ ابو الغر عبد الغریز

عبد الغریز متوکل علی اللہ کی خلافت بیت اُسکی چپا -
 مستنجد بالله کے وقت میں ہو گئی تھی اُسکی بیعت کے واسطے
 سلطان فایتبا خود آیا تھا اور اُسے چوٹے بڑے سب

۹۲۲ھ راضی تھی ۱۹ برس اور سن۹۳۹ھ میں انتقال کیا ۔ ۱۲۹۶ھ

المستمسک بالله یعقوب بن المتوکل

اسکائب المتنصر تبا بعد وفات اپنے باپ کے اُسکی خلافت

کی بیعت ہوئی اور ہر ایک خورد و کلان اُسے راضی رہا یہ خلیفہ

۱۲۲۲ھ درمیان ۱۵۲۲ھ کے فوت ہوا ۔ ۱۵۲۲ھ

المتوکل علی اللہ بن المستمسک بالله یعقوب

اس خلیفہ کا نام محمد تھا اور سبکی بعت شہر قسطنطنیہ میں بھی ہوئی

سلطان سلیم کے ساتھ وہ قسطنطنیہ کو گیا اور پھر دھان کر

بڑی عزت اور توقیر کے ساتھ مصر کو مراجعت کر کے آیا اس پر

۱۵۲۳ھ خلافت عباسیہ مصر کی ختم ہو گئی اُسے درمیان ۱۵۲۳ھ کے ۱۵۲۳ھ

انتقال کیا ۔

فرقہ اسمعیلیہ کا بانی

بانی اس فرقہ کا عبداللہ ابن سبا یہودی باشندہ

شہرا ہوا زرا صوبہ خوستستان ملک فارس کا تھا اسکی آباد
 اجداد مذہب قدیم اور اپنی بادشاہت کی محبت اپنے دل میں
 رکھتے تھے جن عربوں نے فارس کو فتح کیا تھا انکے دشمن
 دلی تھے خصوصاً باشندے شمال و مشرق اس ملک کے منتظر
 وقت کے تھے کہ پھر کوئی موقع ملے تو اپنی سلطنت اور
 پھلی آزادی حاصل کریں عبد اللہ نے سوچا کہ اگر اپنا ارادہ
 دلی دفعۃً ظاہر کروں تو عوام الناس سکے قابو میں نہ آویں
 گے اسلئے سنے کئی مکان مثل ان مکانوں کے جو اس زمانہ میں
 فرہی میس کے قریب کرہین جنگو لاج کھترہین کئی جگہ بنوانے
 کا ارادہ کیا اور ان مکانوں میں حمید اوس ساز کر سکھانے
 وانے مقرر کر کے انکے ساتھ درجی ٹھہرائے وجہ اسکی یہ تھی
 کہ ساتوین امام کو اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو انہوں نے اپنا
 پیشوا قرار دیا تھا وہ اسمعیل ابن جعفر صادق تھا اسلئے
 مکانوں میں ساتویں درجی اسنے ٹھہرائے جسکو یہ نام ہیں

۱۔ اول درجہ شیخ الجبل یہ اُسکا درجہ تھا

۲۔ داعی البر

۳۔ دحلیر یعنی عالم اسرار و بحث کنندہ

۴۔ رفیق

۵۔ فدای

۶۔ نصیق

۷۔ عوام الناس

یہ شخص اسکو مذہب میں آنا تھا اُسکو وہ کتاب جو عبد اللہ کی سات باب

میں بنائی ہوئی تھی درجہ بدرجہ سکھائی جاتی تھی۔ عوام الناس

درجہ تعلیم سے شروع ہو کر اوپر کے درجوں تک فائز ہوتے

تھے اور ہر ایک درجہ کی مشق کے واسطے دحلیر لوگ

لیا رہتے تھے اُنکا راز بھی مانند فری میس لوگوں کے نہ کہتا

تھا یہی شخص بانی خاندان فاطمہ کا ہے اُسکی اولاد سے کئی خلیفہ

قاہرہ مصر میں اور کئی دیگر جگہ حاکم ہو چکے ہیں مطلب اور نکاح صرف

یہ تھا کہ خلافت کا حق خلفاء فاطمہ کو پہنچتا ہے یہ خلفاء تمام دنیا کی
حکومت کے مستحق ہیں خدا تعالیٰ نے مذہب حق ان ہی کی ہر
دنیا میں نازل کیا جو شخص خلفاء عباسیہ سے ہوا و سکو قتل یا مسزوں
کر دیا اور امامت منحصر سات اماموں میں ہے علی رضا سے یکسر
جعفر صادق تک چہ خلیفہ ہوئے ساتواں خلیفہ اسمعیل تھا ^{رضی} عیسیٰ
خلیفہ نہ تھے کیونکہ خدائی زمین و آسمان سات ہی دن میں بنائی
دنوں کے شمار ہی سات ہی پر رکھی سیارات ہی سات ہی ہیں
اسی طرح امام ہی سات ہیں ساتویں پر امامت ختم ہو گئی *
عبداللہ ابن سبا نے جب ایسے اعتقاد ظاہر کئے تو المعتقد باللہ
کی خلافت میں مقید ہوا مگر کسی اسمعیلی کے مدد سے فید خانہ سے نکل کر
اُس نے علم نبوت کا شمال افریقہ میں جا کر کھڑا کیا اور اپنا نام
عبداللہ رکھا اور دعوے کیا کہ میں اصلی اور حقیقی وارث
علی رضا اور فاطمہ کا ہوں اور المہدیٰ خطاب اختیار کیا جو کہ
بارہویں امام موعود کا تھا مغربی۔ عرب اسکو فریب میں آگئی

اور کہنے لگے کہ محمدؐ نے بھی پیشین گوئی کی ہے کہ تین سو برس

کے بعد مغرب سے ایک بیٹا ظاہر ہوگا سو وہ یہی ہے +

اسی عجید اللہ نے قیصران شہر کو دار السلطنت مقرر کیا اور اُفست

بنیاد ایک نیئی دار الخلافہ کی دلواد می جسکا نام شہر مہلایہ رکھا

اسی سے درمیان ۹۴۴ء کے خلفاء فاطمیہ کی بنیاد پڑی کیونکہ ۹۱۰ء

اسکی تیسری نسل میں المغر لدین اللہ نے اپنی دار الخلافت مصر

میں درمیان ۹۴۴ء کے مقرر کی اون حاکمون کا بیان سلسلہ ۹۴۴ء

علیحد لکھا جائے گا +

خلفاء فاطمیہ نے جہان تک ہو سکا اس مذہب کو خوب پھیلا یا

اور جو کوئی اذکی عقیدہ میں شامل ہوا اسکو اچھا عقیدہ دیا اس

راز اسمعیل کے سکھانے کے واسطے پہلے پہل ایک لاج قیصران

میں تعمیر ہوا پھر جب دار السلطنت شہر مہلایہ کو منتقل ہوئی

تو لاج بھی رہمان جا کر تعمیر ہوا پھر مصر میں درمیان قاہرہ کر

بنا مصر کی اسمعیلی ایک ہفتہ میں وودن درمیان اسس مکان

کے جمع ہوا کرتے تھے

ایک مورخ لکھتا ہے کہ جب یہ مکان اس ازکی تعلیم کے واسطے
مصر میں تعمیر ہوا تب درجہ تعلیم کے بجائے سات کے نمونہ ہو گئی
تھی اور ادن درجہ میں مبتدی کو جو کچھ تعلیم ہوتی تھی یہ ہے
اسے اول درجہ میں مبتدی کو قرآن کے مسائل پر شکوک اور شبہات
کرنے اور مشکل و دقیق بتلانے شروع کرتے تھے تاکہ اُس کے روح
میں طاقت راز اسمعیل کے سنے اور جاننے کا شوق پیدا ہو چنانچہ
جو شبہ یا اعتراض قرآن پر کرتے تھے تو اُس کے ساتھ جواب
اسمعیلے فرقہ کا اُسکو بتایا جاتا تھا اسی طرح تمام مسائل اسمعیلے
کی تعلیم ساتھ ہی ساتھ قرآن شریف کی تعلیم ہوتی جاتی تھی جب
شاگرد کو دیکھتے تھے کہ وہ پختہ اُس تعلیم میں ہو گیا ہے اُس وقت
اُسے قسم لی جاتی تھی کہ میں اس مذہب سے کبھی نہ پھرن گا
اور اپنے داعی یا معلم کی اطاعت مد سے زیادہ کر دوں گا یہ
تعلیم جب ختم ہو چکتی تھی تب دوسرے درجہ کی تعلیم شروع

ہوتی تھی +

۲۔ دوم درجہ بین امامت کے معنی اور اسکی خاصیت کہ وہ خدا
راز ہے +

۳۔ تیسرے درجہ پر اول تعداد اماموں کی کہ وہ سات ہیں
اور انہوں ہی کے وحی نازل ہوتی تھی اور کہ ہر ایک امام نے
اپنے پہلے امام کے مسائل منسوخ کر دیئے اور اسمعیل ساتواں امام
سب سے بڑا تھا +

۴۔ چوتھی درجہ پر بہت تسلیم ہوتی تھی ابتدا پر پیدائش دنیا کو
خدا تعالیٰ نے سات شارع اس دنیا پر نازل کیا ہیں اور ان ہی
کو وحی نازل ہوئے اور کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی پہلے شارع
کی شرع کو منسوخ کر دیا ہے یا تبدیل کر دیا ہے وہ ساتوں پیغمبر
تھے اور جو کچھ کہتے تھے خدا کے وحی اور مرضی کے موافق کہتے
تھے اور ان ساتوں کو حکم ہونے کا تھا ان کے نیچے سات ہی
پیغمبر اور ہوئے ہیں جنکو ہونے کا حکم نہ تھا وہ خاموش پیغمبر گذرے

میں اولیٰ کا صرف یہ کام تھا کہ اپنے پیسے پیغمبر کے احکام کو بدو
 نغیر اور تبدل کے جاری کریں وہ سات مشکلم پیغمبر یہ ہیں +
 آدمؑ - نوحؑ - ابراہیمؑ - موسیٰؑ - عیسیٰؑ - محمدؑ
 اور اسمعیلؑ انگو سات شاگرد یا ساکت پیغمبر یہ ہیں
 شیتؑ - سامؑ - اسمعیل ابن ابراہیمؑ - ہارونؑ
 سمعونؑ بطرسؑ - علیؑ اور محمد ابن اسمعیلؑ

۵ - پانچویں درجہ پر یہ تعلیم ہوتی تھی کہ ہر ایک نے ان ساکت
 پیغمبروں سے بارہ بارہ اپنے شاگرد یا داعی الہی مقرر کئے تھے تاکہ
 مذہب حق کی تعلیم دنیا میں کریں اور بارہ شاگردوں کا رتبہ
 ادن سات پیغمبروں سے اوم درجہ کا ہے +

۶ - جبکہ مریدان جہوٹے درجوں میں کامل الیاء نکلتا تھا جلی
 تعلیم سے بڑا مطلب اولیٰ کا یہ تھا کہ اپنے معلم کی بہت تعظیم
 اور تکریم اور دلی محبت کرنی چاہئے سو وقت اسرار اور پوشیدہ
 راز مسائل شرعیہ کے پس نظر ظاہر کرتے تھے جب اس درجہ ششم

میں کامل ہو جاتا تھا تب اُسکو اسی درجہ کے اخیر میں یہ سکھلائی
تھی کہ مذہبی شرع کو تابان مسائل فلسفہ کے رکھنا چاہئے۔

۷۔ ساتویں درجہ پر رازِ الہی کی تسلیم ہوتی تھی خصوصاً وہ مسائل
جو متعلق علم الہیات کے ایسیلین رائج ہیں۔

۸۔ آٹھویں درجہ پر اذکارِ یہ معلوم ہوتی تھی کہ افعال انسان کے
غیر مقبرہ میں اولیٰ کا حسن اور قبح سب ایجادِ دی اور اختراعی
بات ہے دراصل اُنکا کچھ اعتبار نہیں۔

۹۔ نویں درجہ پر اخیر تسلیم یہ ہوتی تھی کہ کسی بات کا یقین
نہ کر دسب کو منیت اور نابود سمجھو اور ہر ایک شے کے حاصل
کرنے کی کوشش کرو جو کوئی کوشش جس بات کے لئے
کرتا ہے اُسکو وہ شے حاصل ہو جاتی ہے۔

خاندان فاطمیہ اسمعیلیہ

جو کہ بعد دولت اخشیانیہ کے مصر پر غالب ہو

المغرل الدین اللہ ابو نعیم معد

یہ شخص خاندان فاطمیہ سے ہے جو شیعوں کی شاخ اسمعیلیہ سے

کے گذرے ہیں عبید اللہ صاحب مغرب کی تیسری پشت میں

یہ پیدا ہوا سکری باپ کا نام منصور اسمعیل ہے وہ بڑا القائم

کا وہ بڑا عبید اللہ مہلبا ترقی اسمعیلیہ کا گذرا ہے المطیع

خلیفہ عباسی کے وقت میں المغرل معد نے ۹۶۹ء میں شہر فاس ۹۶۹ء

کو فتح کیا اور انتہائے مغرب فریقہ تک لشکر کشی کی بہت

لڑائیاں لڑا اور ملک مصر کا بادشاہ ہوا شہر قاہرہ اُس نے

بسیا پایہ پہلا بادشاہ خاندان فاطمیہ کا ہے اس نے جامع اڑھو

مسجد کی بنیاد اپنی وزیر جو ہر کی معرفت ڈلوای اس کو وقت میں

بہت معیبتیں مصر پر نازل ہوئیں بحیثیٰ برس بادشاہت کی

الحمد لله

۹۶۶ھ

تاریخ ماہ ربیع الاول ۹۶۶ھ میں اوسنے انتقال پایا اسی حکمہ مذکور
 ہوا اس سرقہ کی تسلیم کا حال مفصلاً اوپر درج کیا پر مجاہد صاحب
 بتاتا ہوں یہ لوگ حضرت علی سے لیکر امام جعفر صادق تک
 برحق مانتے ہیں مگر موسیٰ کاظم کو امام نہیں مانتے ہیں اور ان
 کو جو اسکے بعد ہوئے البتہ اسمعیل بن جعفر صادق کو امام برحق
 بلکہ پیغمبر اول العزم مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسپر امامت
 اور نبوت سب ختم ہو چکی ہے انکو مورخین عرب نے لقب
 سَبْعِيَّةَ اسی واسطے دیا ہے کہ وہ سات اماموں کے
 قابل ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہر ایک انقلاب دور فلکی بین
 امام کا ہونا ضرور ہے خواہ امام ظاہر ہو سکے زمانہ کو
 دور الکشف کہتے ہیں خواہ مخفی اسکے زمانہ کو دور الساتر کہتے
 ہیں انکی حجت اس بات میں یہ قول علی رضی کا ہے
 لَنْ تَخْلُقَ لِي اَرْضَ عَنْ قَائِمٍ نَحْيِيهِ اور اس سرقہ کو باطنیہ
 اس واسطے کہتے ہیں کہ انکار یہ قول ہے کہ ہر ایک ظاہر کی

واسطے ایک باطن ہے یعنی امام ظاہر کے بعد امام باطن قائم
 ہے۔ اور تعلیمت نام انکا اس واسطے ہوا کہ وہ اس بات
 کے قائل ہوں کہ علم حق کی تسلیم ایمہ سے خاصہ ہو ہی ہے
 اہل سنت و جماعت نے انکو ملاحذاً خطاب دیا ہے کیونکہ
 یہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کے معنی تاویل بہت کرتے
 ہیں یہاں تک کہ لغوص اور قصص کی بھی تاویل کرتے ہیں
 اور انکا یہ اعتقاد بھی ہے کہ جو شخص مر گیا اور اسنے پندرہ ماہ
 کے امام کو پیچھا لایا اُسکی بعیت نہ کی اُسکی موت ایسی ہوتی ہے
 جیسے ایام جاہلیت میں کفار کی ہوتی تھی +

الغریز یا اللہ ابوالنضر نزار بن المعمر

غریز نزار بعد وفات پانے اپنے باب معز کو مصر کا حاکم
 ہوا اُسنے ملک کو بڑی وسعت دی اور اپنے باپ سے
 زیادہ اقدار حاصل کیا اُسکی مزاج میں عفو بہ نسبت انتقام
 کے زیادہ تھا کیس برس اُسنے بادشاہت کی اس عرصہ میں

۹۹۶

بہت دولت جمع کی ماہ رمضان ۹۹۶ء میں فوت ہوا اسکی
حکومت کے وقت بغداد کا خلیفہ طابع اللہ عباسی تھا اور شروع
خلافت قادر باللہ عباسی کی تھی +

الحاکم یا مولیٰ ابو علی منصور بن الغریز

الحاکم کو سامان فرعون اگر کہیں تو بجائے یہ شخص بہت تند خوار مغلوب المزاج
بے رحم خونریز بادشاہ تھا اسے رعایا کو حکم دیا تھا کہ جب اسکا نام سنیں
فوراً مسجد ہ کریں خواہ کوئی شخص بان سے بادشاہ کا نام لے یا خطبہ پیر
درمیان مسجد کے گویا وہ دعویٰ خدا ہی کا کرتا تھا جس طرح پروردگار
نے موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں کیا تھا اور اس حکم کے تعمیل جہاں
رعایا نے کرنی شروع کر دی۔ اور چونکہ وہ بڑا عربی فرقہ اسمعیلیہ
کا گذرا ہے اسلیو بہت لوگ اس فرقہ کے اسکو اللہ قیاس کرتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ خدا تھا جس نے آسمان سے اور تر کر جسم انسانی
قبول کر لیا تھا اس نے ایک اور شاخ فرقہ اسمعیلیہ کے ایجاد کی ہے اسکی
متبعین کو درود دے کہتے ہیں یہ فرقہ اب تک موجود ہے۔ مورخین عجم

کہتے ہیں کہ بعد فرعون کے جو حضرت موسیٰ کے وقت میں بادشاہ
مصر کا تھا کوئی بادشاہ مصر کا ایسا ظالم اور قریب کبائر الحاکم
کی مانند نہیں گذرا ہے۔ پچیس برس بادشاہت کر کے مفقود ہو گیا
یہ بیان اس کے تابعین کا ہے اسمعیلیہ فرقہ کے لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ ان
کو چلا گیا مگر مورخ لوگ کہتے ہیں کہ کسی مسلمان نے اس کو خفیہ قتل کر دیا

۲۰۰ یہ واقعہ ۱۱۲۰ھ ورمیان خلافت القایم بامر اللہ
خليفة بغداد کے وقوع میں آیا +

۴ الظاهر لا عزادین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم
الظاهر علی بعد وفات اپنے باپ کے عنفوان شباب میں تخت
مصر پر بیٹھا اس وقت میں بادشاہت مصر کی مع ملک شام کے
اس کے ماتحت اپنی اور اسی بادشاہ کے نام کا خطبہ شام اور افریقہ
میں جا بجا پڑھا جاتا تھا دس برس اس کی سلطنت کی ۱۰۳۵ھ میں فوت
ہوا اس کا زمانہ شروع ایام خلافت القائم بامر اللہ العباسی
کے تھا +

۵ المستنصر بالله ابو تیم بن الظاهر

مستنصر بالله معد نے بہت مدت تک خلافت کی اور اقبال نے بھی

۱۰ سکے خاطر خواہ مدد دی اُسکے نام کا خطبہ بلطی رعایت

اُسکی بار و اجداد کے بغداد میں بھی پڑھا گیا اُسنے ساٹھ برس

بادشاہت مصر کی کی ۸۰ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۴۹۵ھ میں قضاۃ ۴۹۵ھ

انہی سے فوت ہوا اس حالت میں المستنصر بالله خلیفہ بغداد کا

ہوا تھا *

اسی بادشاہ کے وقت میں ایک اور موجب مذہب شاخ اسمعیلیہ

کا فارس میں پیدا ہوا وہ حسن ابن صباح ضمیری باشندہ

دی کا تھا بعد ازاں اس موجب مذہب کے مصر کو اسمعیلیوں کی

رونق باز رکھ ہونی شروع ہو گئی تھی وجہ اُسکی یہ ہوئی کہ حسن

ابن صباح نے اُسی طریقہ اسمعیلیہ میں اصلاح دیکر اُسکا نام

حشاشین رکھ دیا تھا اس سبب اس مذہب کی زیادہ شہرت ہو گئی

اور اسمعیلے لوگ اس فرقہ میں زیادہ داخل ہونے لگے۔

مختصر تاریخ حسن ابن صباح کی یہ ہے کہ اُسکا باپ مسنے علی بڑا عالم
 شیعہ تھا وہ مین سے کوفہ میں آیا وہاں شیعہ فہم کو گیا جس سے دی
 مین آکر باعلا کم دی کا ابو مسلم رازی باب خاں مذہب ہوئے
 کے اُسکو باپ علی سے عداوت رکھنے لگا اسلئے اُسکو دی
 چھوڑنا پڑا اب ازان نیشاپور میں آیا اور واسطے دفع کرنے ہر
 مظنہ کے اُس نے اپنے بیٹے حسن کو امام موقوف نیشاپور میں ہی
 سنت و جماعت کے سپرد کیا کہ آپ اسکو علم پڑھا دیں اور خود گوشہ
 گزین ہو کر عبادت میں مشغول ہو گیا حسن مذکور سمبہراہ
 نظام الملک طوسی اور عمر خیام کے مدرسہ نیشاپور میں مدرس
 تھا۔ ایک روز اُس کے باپ نے یہ پیشین گوئی کی کہ نظام الملک
 بڑے مرتبہ دنیاوی کو اور حسن اوسکا بیٹا بڑے مرتبہ ظاہری
 اور معنوی کو پہنچیں گے اسلئے ان تینوں نے یعنی حسن - نظام الملک
 - اور عمر خیام نے اسپہین عہد و پیمان اسطور کے کر لئے کہ جو کوئی
 ہم تینوں میں سے پہلے درجہ دنیاوی میں فوقیت پاوے تو اس

دولت میں باقی دونوں کو شریک کر لیوے اتفاق سے خواجہ
نظام الملک بادشاہ سلجوقی الپ ارسلان کا وزیر ہو گیا یہ حال سنکر
حکیم عمر خیام اُسکے پاس گیا خواجہ نے حسب وعدہ اُسکی مدد
کرنے میں کچھ دیر بعد حکیم عمر خیام گوشہ نشین ہو کر شرفضائل میں
مشغول ہو گیا حسن ابن علی صباح منتظر بنا کہ تجھ کو خواجہ نظام الملک
اپنے قول اور اترار کے موافق ضرور بدایگا اُسنے اُسکی
کچھ ہی خبر نہ لی جب تک الپ ارسلان زندہ رہا تب تک
حسن مذکور اُسے نہ ملا جب ملک شاہ ابن الپ ارسلان کا عہد
آیا اُسوقت حسن سیالپور میں گیا خواجہ نظام الملک سے ملاقات
کی اُسنے کچھ توجہ نہ کی بلکہ بادشاہ تک بھی اُسکو نہ پہنچایا تب
اکیڑ وز حسن نے نظام الملک سے کہا کہ تو اصحاب تحقیق اور
اہل یقین سے ہے اور خوب طرح جانتا ہے کہ دنیا ایک متاع
دلیس ہے اُسکی محبت میں پنہن کر دعدہ خلائی کرتا ہے اور
نیقضون عہد اللہ کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے یہ

بڑی تعجب کی بات ہے اس کلام کا اثر ہوا بادشاہ سے ملاقات
 کر دادی اور اُسکو ذہن اور ذکا کی تعریف کی اور یہی بادشاہ
 کو سمجھا دیا کہ حسن مذکور مزاج کا ہلکا اور پھوڑا ہے اس پر اعتماد
 نہ کرنا چاہئے حسن نے تھوڑی سی عرصہ میں اپنی دانائی اور
 زیرگی سے بادشاہ کو خوش کر کر اُسکو دل میں اپنی جگہ پیدا کر لی
 اور نظام الملک کی بیہ کنی کے درپے ہوا پر کچھ مکر سکا کیونکہ
 نظام الملک کو اُسکے سب فریب گہل گئے تھے اُس نے بادشاہ کو
 اُسکے سب فریب بتا کر وہاں سے اُسکو نکلوا دیا حسن ناراض
 ہو کر اصفہان میں آیا وہاں پر رئیس ابو الفضل کو گھر پر
 رہا کیا۔ ایک روز اُس نے اپنی میزبان سے کہا کہ اگر میرے ساتھ
 دو یا تین شخص دوست صادق ایسے ہوتے جن پر مجھ کو بھروسہ ہوتا
 تو میں ایک ہی دن میں بادشاہت اور سسلجوقی ملک شاہ کی
 اور وزارت اُس نظام الملک دمقانی کی دولت دیتا یہ بات
 شکر ابو الفضل نے خیال کیا کہ اسکے دماغ میں کچھ جھلس ہے

جو ایسی بیوقوفی کی بات کہتا ہے دو یاروں کی ہمراہ ہو کر ایسی ٹہری
 سلطنت کو جو حلب سے لیکر کا شغر تک پہنچی ہوئی ہے
 ایک دن مین کیونکہ اولٹ سکتا ہے اسلئے اُسے طبیب کو بلا کر
 اُسکے علاج کر دانے کی تجویز کی یہ دیکھ کر حسن بہت ہی
 ناراض ہوا اور قسم کر کے اسے رخصت لی و صان سے دیا
 چنانچہ ۶۰۰ کے مصر میں آیا اسسنگھم پر اس خلیفہ المستنصر ^{مستنصر}
 باللہ فاطمی اسمعیل نے اُسکی بڑی خاطر سی کی ڈیڑھ
 برس تک وہاں ٹال بدمر نے المستنصر باللہ کے درمیان
 امیر الجیوش اور حسن کی نزاع ہوئی باعث اُسکا یہ تھا کہ المستنصر ^{باللہ}
 نے اپنے بیٹے نزار کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا یہ سبب ہجوم
 خلائیق کے احمد المستعلی باللہ کو ولی عہد کر دیا امیر الجیوش
 کی رائے کو ساتھ متفق ہو گیا حسن نے کہا کہ اعتبار نص
 اول کا ہے اور لوگوں کو کہا کہ نزار کی بیعت کر دیہ بات جب
 بادشاہ کو معلوم ہوئے اُسے حسن کو قلعہ ^{مناط} میں قید

کیا اتفاق سے اُسی دن ایک برج اُس قلعہ کا جو نہایت مضبوط
 تھا گر پڑا لوگوں کو حسن کی کرامت کا شک ہوا اسلئے امیدِ الجیو
 نے حسن کو ہمراہ ایک طایفہ عیسائیوں کے جہاز میں سوار کر کے
 افریقہ کی مغرب کی طرف جدا وطن کر دیا اتفاقاً دریا میں طوفان
 آیا تمام لوگ جو جہاز میں سوار تھے مارے خوف کی گہرا گئے اور
 مونہوں پر ہوائیاں اور ڈنٹے لگیں حسن کے چہرہ پر ذرا بھی نشان
 خوف کا نہ دکھائی دیا جہاز کے کپتان نے پوچھا کہ سب اطمینان
 کے خوف سے ڈر گئے ہیں تیرے چہرہ پر اوسکا کچھ بھی اثر نہیں
 دکھائی دیتا اسکا کیا سبب ہے حسن نے کہا کہ مجھ کو امامِ بد
 نے کہہ دیا ہے کہ اس طوفان سے کچھ اندیشہ نہ کرنا کسی کا نقصان
 نہ ہو گا چنانچہ اتفاق سے ایسا ہے ہوا اور لوگوں کو حسن پر بڑا
 اعتقاد ہو گیا اسلئے جہاز کے کپتان نے حسبِ خواہش حسن
 کے حدودِ شام پر اُسکو پہنچا دیا وٹان سے وہ حلب میں آیا
 پھر بغداد کو گیا پھر صوبہ خوزستان میں پہنچا اصفہان میں آیا

یہ جہان جہان پہنچا اپنا کام کرتا رہا یعنی خفیہ تسلیم اپنے عقائد
 کی اور امامت نواز اہل مستنصر پر لوگوں سے بیعت یثا رہا چنانچہ
 عراق اور آذربایجان میں خندق کشید کر اس میں مذہب کی تعلیم
 کر دی پھر چند کامل شاگرد کو قلعہ الموت اور سوار ا کے
 اور قلعوں اور بلاد اور دیار اور قہستان کو روانہ کرنا کہ
 مذہب حق کی تعلیم کریں اُسکا یہ نتیجہ ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں
 میں بہت لوگوں نے مذہب حاشائین کا اختیار کر لیا اور آپ
 قلعہ الموت کو تدریب تہیر کر بڑا زہد و تقویٰ اور اصلاح لوگوں
 کو دکھا کر اپنے متقا و اور تابع اور کونکر لیا نہرا رہا آدمیوں
 نے اُسے بیعت کی آخر الامر اُسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ماہ رجب
 ۱۰۹۲ھ میں رات کے وقت قلعہ سر ایک فوج آئی اور
 مولانا کو قلعہ کے اندر لے گئے مولانا نے وہاں بھنچکر
 مہدی علوی نام حاکم کو جو سلطان ملاک شاہ کی طرف سے

۱۰۹۲ھ

۱۰۹۲ھ

اوس ہر زمین کا حاکم تھا بے اختیار کر دیا ایک روز یہم حیلہ کیا
 کہ مہدی مذکور سے حسن نے کہا کہ اس قلعہ کی اس قدر زمین
 جس پر ایک چورہ گاہی کا محیط ہو سکے تین ہزار دینار سونہ
 کی عوض میرے نام پر بیع کر دو مہدی مذکور قریب میں آ گیا
 مان لیا حسن نے ایک کہاں گاہی کی شگاہی ایسی باریک کر دی
 کہ وہ محیط تمام قلعہ کو ہو گئی اسی وقت رئیس صغفر حاکم دامغان
 کے نام ایک رقعہ اس مضمون کا لکھا کہ میں آپکا مطیع فرمان
 بردار ہوں منیہ قلعہ مہدی علوی سے تین ہزار دینار
 کو خرید کر لیا ہے اسکو قیمت آپ دیدین وہ رقعہ مہدی کو لیکر
 قلعہ بدر کر دیا۔ مہدی مذکور اس قریب میں کبھی نہ آتا اس کے
 اس قریب میں پہنچنے کا سبب یہ ہوا کہ ایک روز مہدی حسن
 سے باتوں میں یہہ ذکر کیا شرع میں حیلہ کرنا جائز ہے چنانچہ
 کئی مسائل حیلہ شرعیہ کے مولانا کو سنا منہ بیان ہی کئے مولانا نے
 یہہ جواب دیا کہ مدار شرع کا راستی پر ہی حیلہ کرنا نہ چاہیے جو لوگ

حیلہ کرتے ہیں اور کوخدا تعالیٰ اُسی طور سے گرفتار کر لگا اس
 جواب پر مہجک کی خاطر جمع نہیں کہ مولانا کی مزاج میں کوئی فربہ
 یا حیلہ نہیں ہے یہ نہ جانتا تھا کہ یہ گفتگو اسیکو دوام میں بھنسان
 کے واسطے مولانا کی ہے ناچار وہ رقمہ بیکر مظفر کو پاس
 گیا اور سنے تین ہزار دینار دیدی القصہ قلعہ الموت میں کے
 بعد حکومت حنہ مذکور کی بڑھنے لگی تھوڑے ہی عرصہ میں
 تمام رود با اور قہستان اُسکے تصرف میں آگیا پھر پل برس
 حکومت کی اور اُسکے بعد سات آدمیوں نے جو اُسکے پیرو اور
 شاگرد اور رفیق دینے والے مذہب خاشائین کے تھے وہاں
 پہنچا کہ اس فرقہ کی حکومت اکاسی برس تک رہی ۹۰۰
 میں اُسنے اس فرقہ اسمعیلہ کو اصلاح دی اور کچھ تغیر تبدیل
 اور میں کر دیا اور بجائے ۹ درجن کے پہر سات ہی مقرر کر دی
 سب قوی درجہ کے لوگ اس فرقہ اسمعیلہ میں فدا کے تھے
 یہ لوگ عجیب ہی قماش کی تعلیم پائے تھے اُنکے ذہن پر یہ

بات منقش کر دی تھی کہ شیخ الجلیل یعنی حسن ابن صباح تمام دنیا
 کا مالک ہے اور اس دنیا میں وہ برطانت اور امرت صرف ہے جہاں
 جو چاہتا ہے سو کر سکتا ہے اُس کے حکم کی تعمیل مثل تعمیل حکم خدا کی
 ہے جو اوستے پہر اوہ خدا سے پہرا۔ ان فدیوں کا لباس یہ تھا
 سفید پوشاک۔ لال دستار۔ سرخ کمر بند اور ہاتھ میں تیریا چڑھی
 جب یہ لوگ مکان بدلتے تھے تو انکا لباس بھی بدلا جاتا تھا ان
 لوگوں کو ہنگ پدا کر اُس کے نشہ میں بہشت کر جلاوی دیکھا دے
 جاتے تھے اسی واسطے حشاشین اور انکا لقب رکھا گیا تھا
 اس گروہ کے لوگوں نے کچھ جنگ اور بہت قریب اور دغا
 کی بھاڑ اور فتنے فتنے کر لیے تھے یہ حال دیکھ کر علما نے انکو نیرید
 سردار دیا اور اہل سنت و جماعت کی کتابوں میں یہ شرف
 حشاشین کا لفظ مشن پر حشیش سے جو کوئی نہ جنگ کہتے ہیں چونکہ یہ لوگ
 ہنگ بہت چور تھے اسکا استعمال فرقہ میں فرود تھا اسنو انکا لقب حشاشین
 یعنی ہنگو ہرا گیا۔

ملاحدہ کر لقب ہو مشہور ہوا ملک شاہ سلجوقی نے چاہا کہ ان کی بیخ
کٹی کرے پر کسی فدوی نے جو لازم خواجہ نظام الملک وزیر کا تھا
جس کو حسن ابن صباح دشمن کہتا تھا وزیر مذکور کو رات کے
وقت قتل کر ڈالا اور قاتل کا پتہ ہی کھلا۔ اسی طرح ملک شاہ سلجوقی

۹۲ھ کو درمیان ۹۶ھ کے کسی فدوی نے زہر دیکر مار دیا بعد ازاں ۹۲ھ

ملک شام میں مذہب حشاشین کا پھیل گیا قلعہ طرابلس کا
فتح ہوا سلطان سنجر سلجوقی نے بہر حال دیکھ کر کوئی ضلع خاش

کو دیکر صلح کر لینا غنیمت جانا اس شخص یعنی حسن ابن صباح نے

بہت مسلمانوں کو گمراہ کیا آخر ماہ ربیع الاخر ۱۰۲۴ھ میں ۲۵

برس حکومت کر کے فوت ہوا۔

کیا ہ نبرک امید

اد کے بعد حبصیت حسن ابن صباح کو کیا ہ نبرک امید شیخ

الجبیل ہوا اور ابو علی اس کا وزیر ہوا پاپا کیا ہ نبرک کے وقت

میں فدوی لوگوں کی دھوم مچ رہی تھی جا بجا خنبہ و تلوار

لوگوں کو مارتے پھرتے تھے اور انہیں لوگوں کے جاسوس بن بجا
 مقرر تھے اسکے زمانہ میں ابو ہشام اولاد علیؑ سے گیلان میں
 ظاہر ہوا اور دعوے کیا کہ وہ امام برحق ہے اور سکو مطیع
 ہزار ہا آدمی ہو گئے بزرگ امید نے اور سکو کھلا بھیجا کہ اس خطہ
 ناک دعوے سے باز آؤ سنے جواب سخت دیا بلکہ بزرگ امید کو
 اپنے نامہ میں گایان اور ملامت لکھی اسکو بزرگ امید نے شکر
 کشی اور سپر کی گیلان پر گیا مدعی امامت پکڑا گیا اور اور سکو
 زندہ ہی مشکین باندہ کر آگ میں پہونک دیا اس عرصہ میں سلطان
 محمد چچا اور جانشین سلطان سنجر کا قلعہ الموت پر چڑھ گیا
 اور اور سکو فتح کر لیا پر حشاشین نے بہت جلد پھر وہ قلعہ
 فتح کیا بعد وفات پانے سلطان محمود کے حشاشین تمام
 صوبہ فردین میں پھیل گئے آٹھ ہزار دیوبند نے شاہ موصل پر
 جبکہ وہ مسجد کو ناز پڑھنے جانا تھا حکم کیا سات آدمی انہیں سے
 مارے گئے اور شاہ موصل بھی مقتول ہوا ایک آدمی انہیں سے

بچ گیا جو فدوی بچ گیا تھا اور کسی مان نے یہ غلط خبر پا کر کہ تیرا بیٹا
 بھی شہید ہو گیا ہے بڑی خوشی کی اور لباس تحفہ بدل کر عطیات
 ملکر اپنی خوشی گھبراہٹ ظاہر کرتی پھرتی تھی پر جبکہ اسکو یہ خبر
 ملی کہ وہ تو بچ گیا ہے شہید نہیں ہوا اسکے ساتھی مارے گئے
 ہیں اور سوقت اسنے اپنا مونہہ نوح یا سر کی بال اوکھیر ڈالے
 اور بہت روی پٹائی کہ میرے بیٹے کو وہ درجہ کیوں نہ حاصل ہوا
 جو اسکے رفقا کو ہوا اس پر قیاس کرنا چاہئے کہ کیا محبت اُمر
 گروہ کے دونوں میں شیخ الجبل کی تھی کہ اسکے واسطے مارا
 جانا پورا احباب اور ثواب سمجھتے تھے۔ اسکے وقت میں بہت امراء
 اور فقہاء اور مولوی اور عالم جو حاشنین کے مخالف تھے
 اس طرح ہر روز قتل کئے جاتے تھے یہ بات کچھ اونہیں پر منحصر
 نہ تھی اکثر بادشاہوں کے خادموں خاص اور کوئی امیر اسبائے تہا جسکی
 مصاحب اور نوکر خاص اس نسبتہ فدوی کو نہ تھو جب وہ لوگ
 اپنی شیخ کے خلاف عقیدہ اپنے آقا کو پاتے فوراً جہان موقع تھا

آما و بس قتل کر ڈایتے تھے۔ دسوان خلیفہ فاطمیہ نماندان کا

۲۶ھ فدویون کے ساتھ سے در میان ۲۶ھ کے مقتول ہوا ۲۶ھ

آٹھ برس بعد اس واقعہ کے خلیفہ بغداد کا عین شاہ راہ پر

چلتا ہوا مارا گیا اور اُس کے ناک اور کان فدویون نے کاٹ لی

اور ذنگی لاش راہ پر ڈال کر چلے گئے +

محمد ابن بزرگ امید

بعد مرنے بزرگ امید کے اُسکا بیٹا محمد شینج الجبل کی سند پر

بیٹھا اس شینج الجبل کو وقت میں مسترشد باللہ کہا کو قتل

۳۳ھ نے سازش کر کے در میان ۳۳ھ کے قتل کیا اور سکا بیٹا الراج ۳۳ھ

فوج جمع کر کے اپنے باپ کو خون کا بدلا لینے کو لیا رہوا اور قلعہ

الموت پر چڑھائی کی اُنہائے راہ میں دو ہفتہ کو وقت اپنے

خیمہ میں بسبب تابش آفتاب کے جا کر سویا چار فدویون نے خیمہ میں

۳۳ھ آگس کر ۳۳ھ میں اور سکا کام تمام کر دیا اس قتل کی خوش آئی تھی ۳۳ھ

روز تک قلعہ الموت میں رہے رات اور دن ڈھول اور جہاںجیر

بجا کین -

شیخ الجبل کے جاسوس ہر ایک شہر بلکہ ہر ایک گھر میں موجود
 رہتے تھے کوئی شخص اس کا نہ تھا کہ اس کا نام شیخ الجبل کے فہرست
 پر مقتولین میں لکھ گیا ہو اور پھر وہ چار رہا ہوا ان لوگوں کو
 دونوں پر بچپن سے ان کی تعلیم نے یہ اثر پیدا کر دیا تھا کہ موت کو
 کھیل سمجھتے تھے اور ولین یقین ہو گیا تھا کہ جو وقت مرین گئے فوراً ایش
 میں جا دیں گے چنانچہ یہی ثواب کمانے کے واسطے بہت حشاش
 دنیا پھیل گئے اور قتل کرنا اور لوٹنا اپنا شیوہ مقرر کر لیا یہاں
 نصف دشمنوں ہی کے واسطے تھے بلکہ گینا مخلوق خدا کی بھی
 ماری جاتی تھی اور مقتولین کا اسباب دوسرے جو ان کی ہاتھ آتا
 خزانہ عامہ شیخ الجبل میں پھنچا دیتے تھے یا اپنے رشتہ داروں
 کو تقسیم کر دیتے تھے اور عام قول ان لوگوں کا یہ تھا کہ ہم لوگوں کو دنیا
 کی دولت کی خواہش نہیں ہے بلکہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں امام
 مہد علیہ السلام کے واسطے کرتے ہیں مخالفین کو دنیا پر سرفراز

کرتے ہیں امام موعود جلد تر آنے والا ہے اب دنیا میں صداقت
اور آزادی کا یہ ہو گئی اگرچہ خفیہ اعتقادوں لوگوں کے کچھ ہی
ہوں ظاہر اودہ لوگ دعویٰ اسلام کا کرتے تھے محمد ابن گیاہ
نے بہت دنوں سلطنت نہ کی تھی کہ حسن ابن محمد ابن گیاہ اوسکو بیڑی کی
طشہ حشاشین کی نظر پٹ گئی اور سبھو اوسکو مسند دیوانی چاہے
اسلئے اسکو باپ محمد نے مسند شیخ الجبل اپنے بیڑو کو دیدی اور
خود دست بردار ہو گیا +

حسن ثانی ابن محمد بن گیاہ بزرگ امید

اس حسن ثانی کی نسب میں اختلاف ہے مخالف اس فقہ کو اسکو اولاد
محمد بن بزرگ امید کے جانتے ہیں اور اسمعیلی فرقہ کے کو ابو ہاشمہ زید
اور قہستان کے ہیں و نکایہ قول ہے کہ درمیان نہ مانعین
ابن صباح موجد مذہب حشاشین کے ایک شخص محمد بن یوم
ابو الحسن سعیدی ایک برس بعد وفات مستنصر باللہ علوی
کے مصر سے اگر قلعہ الموت میں رہا اور ایک جوان جو اولاد

نزار ابن مستنصر باللہ سے یق امامت کرتا ہمارا لایا اس نے اپنے
 حسن ابن صباح کو اور کوئی شخص اہل حق نہ تھا چنانچہ حسن ابن
 صباح نے ابوالحسن کو بہت خاطر اور تعظیم سے رکھا اور وہ
 ہتھوڑے عرصہ کے اُسکو خدمت کر دیا اور اس جوان امام
 کو ایک گانہ میں قریب قلعہ کے بنا دیا امام مذکور گوشہ نشین
 ہو کر عبادت میں مصروف ہوا اسی گانہ کے ایک عورت سے
 امام مذکور نے اپنا نکاح کر لیا جب وہ عورت امام مذکور سے
 حاملہ ہو گئی امام نے اس عورت کو محمد ابن گیارہ کو سپرد
 کر دیا اور فرمایا کہ یہہ راز کسی پر نہ کھلے میں اب جانا ہو جب
 اس عورت کے شکم سے لڑکا پیدا ہوا تو اس عورت کو تم اپنے
 گھر میں ڈال لینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس لڑکے کو لوگوں
 نے محمد کا بیٹا خیال کیا یہہ وہ ہی حسن ثانی ہے اس
 حسن ثانی کی فرقہ اسمعیلیہ میں اتنی تعظیم کی جاتی تھی کہ
 اس کا نام بھی زبان پر لینا باعث ہنسک سمجھتی تھی اور بڑی

براہی جانتی تھی اسلمی بجائے نام کے علی ذکر و الشہادۃ تھی
 اور اس کے نفس کو قیامت سے تعبیر کرتے تھے کیونکہ ان کے اعتقاد
 میں قیامت اس وقت قائم ہوگی جب رسوم شرعیہ اٹھ جاویں گی
 پس حسن ابن محمد نے سب رسوم شرعیہ اٹھا دی ہیں اور
 خلق اللہ بموجب ان کے اعتقاد کے گویا خدا سے واصل
 کر دیا تھا۔

مورخین نے لکھا ہے کہ حسن ابن محمد درمیان ۶۶۴ھ کے
 سند شیخ الشیوخ پر رونق افروز ہوا اسی دن تمام امراء
 اور شہ فاکر نام جو اس کی تلمذ میں رہتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ
 قلعہ الموت جسکا نام بلدہ الاقبال انکو زمانہ میں رکھا
 گیا تھا جمع ہوں چنانچہ حسب حکم شیخ الجبل کو سب خاص و عام جمع
 ہوئے اور اس قلعہ کے عید گاہ میں ایک منبر و قبلہ رکھا
 گیا اور جارعلم ایک سراج و دسرا منبر تیسرا زرد چرہ سفید
 منبر کے چار طرف رکھے گئے اس روز ستر ہویں تاریخ ماہ رمضان

کی تھی حسن ثانی نے منبر چڑھ کر یہ کہا کہ میں اہل زمان ہوں
 میں نے سب تکالیف شرعیہ جہان کے لوگوں سے آج الٹا دی ہیں اور
 سب حکام شرعیہ میں نیست و نابود کر دی ہیں یہ زمانہ قیام قیامت کا ہے
 لوگوں کو چاہئے کہ باطن سے محبت خدا کی رکھیں اور ظاہر میں جو چاہیں
 سو کریں اب شرع پر عمل کرنا کچھ ضرور نہیں ہے بعد ازاں منبر سے
 اتر کر روزہ افطار کر دیا سب لوگوں نے اور سیوقت روزہ توڑ ڈالا
 اور مانند عید کی خوشی سب کو ہو گئی اور سس دن کا نام عید القیام
 اور ہون نے رکھا۔ اکثر مورخ لکھتے ہیں کہ یہ وہ ہی دن تھا جس
 روز حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ملجم کے ساتھ سے شہید ہوئے
 تھے اذکر اعتقاد میں وہ دن بڑی خوشی کا ہے کیونکہ اونکا یہ
 اعتقاد ہے کہ دنیا سے چھوٹ کر عقیقہ میں جانا باعث لذت و راح کا ہے
 کا ہے اور اسے یہ بھی تسلیم کی کہ عالم قدیم ہے اور زمانہ نامتناہی
 معاد روحانی ہے بہشت اور دوزخ معنوی ہیں قیامت ہر ایک
 شخص کے ادسکا مرنا ہے ۔

ایک اور مورخ نے یوں لکھا ہے کہ ۱۱۶۴ھ میں درمیان ۱۱۶۴ھ تا تاریخ
ماہ رمضان کے حزن ثانی نے زور بار عام کیا اور منبر چڑھ کر
ایک نامہ نکال کر پڑھا اور بیان کیا کہ یہ خط امام مہدیؑ کے آخر الزماں
جو مستورین مجھکو بھیجا ہے۔ اوسمین یہ عبارت لکھی تھی جسکا یہ ترجمہ
ہے۔

حسن ہمارا نائب ہمارا کارکن ہمارا وزیر ہے جو لوگ ہمارے
مذہب کے پیروہین اسکی اطاعت بہر ایک امر میں کریں خواہ وہ
بات روحانی ہو خواہ جسمانی اس کے حکم کو ایسا سمجھیں کہ گویا آسمان
سے وحی آئی ہے جس بات کے نہ کرنے کو کبھی کبھی نہ کریں اور
جس کام کے کرنے کو کبھی فوج اسکی تعمیل کریں اسکا امر نہی
کو یہ سمجھیں کہ گویا ہم بذات خود امر و نہی کر رہے ہیں۔ یہ خط پڑھا کہ
حسن نے لکھا کہ فضل اور زحم کے دروازے سے اون لوگوں کے
واسطے کہو لے گئے ہیں جو میری اقتدا کریں گے اور میرے
حکم کو مانیں گے اسی واسطے آج سے تکالیف شرعیہ تم لوگوں پر

سے اٹھائی گئی ہیں یہ کھکھک اسی دن روزہ افطار کر دیا
 تمام متبعین نے بھی روزہ توڑ ڈالا اور خوشی کی آواز برہمی بلند ہوئی
 اور فسق و فجور ہونے لگا مورخ لکھتے ہیں کہ اُس کے شاگردوں نے
 اُسی دن سے نماز روزہ سب چھوڑ دیا اور امور شرعیہ سب بالکل
 آزاد ہو گئے ایسے زبوں اور بیوقوفی کے حکمون کے سبب وہ
 صرف چار ہی سال حکومت کرنے پایا پھر اپنے سارے کے ساتھ
 ۶۳۵ھ سے ۶۴۸ھ میں مارا گیا +

۶۴۸ھ

۶۳۵ھ

محمد ثانی ابن حسن

اوس کے بعد اپنے باپ کی جگہ محمد ثانی نے حسبِ وصیت اپنے والد
 کو مسند نشین ہوا اوس نے اپنے باپ کو خون کا انتقام لینا چاہا اور
 تمام اپنے کنبہ کے آدمی خواہ مرد خواہ عورت سب کو مردا ڈالا اور
 بہت خونریزی کی اور قواعد اسمعیلیہ اپنے باپ کے موافق جاری
 رکھے۔ اسی صمد میں شاخ اسمعیلیہ ایران کی شاخ شامی سے جدا
 ہو گئی اور جب قدر ایران میں لوگوں کی ترقی ہوتی تھی اوس قدر

مغرب ایشیا میں تنزل ہونا شروع ہو گیا جلال الدین ابن محمد
ثانی نے اپنے باپ کو عیاشی اور بی طاقت پاکر زہر دیکر درمیان
۱۲۹۹ء کے مار ڈالا۔

جلال الدین ابن محمد ثانی

اپنے باپ کی جگہ سند شینخ الشیوخ پر جلوہ گر ہوا پر یہ شخص اس فرقہ
کی امامت کرنے کے قابل نہ تھا اسلی سب مرید اس سے پھر کنوڑ
بھی مذہب اسماعیلے ترک کر دیا اور صرف حکومت اپنے پاس رکھی یہ
اتنی ہوشیاری اور سخی تھی کہ خلیفہ بغداد سے صلح کر لی تھی اور
اپنے رشتہ داروں کو کعبہ اللہ کے حج کرنے کے واسطے روانہ کر دیا
تھا اور بنام نو مسلمہ اس فرقہ کے لوگوں نے اسکو مشہور کر دیا
تھا ماہ رمضان ۱۲۹۹ء میں اسہال کی بیماری سے فوت ہوا۔

علاء الدین ابن محمد بن جلال الدین

بعد اسکی وفات کو علاء الدین ابن محمد بن جلال الدین نے اون
لوگوں کو قتل کیا جنہوں نے جلال الدین کے کھنوسرا سکر دادا کو

زہر کھلایا تھا اور جو لوگ شیخ الجبل سے پیہر گئے تھے اور
جلال الدین کے موافق ہو گئے تھے انکو بھی قتل کر دیا اور باپ
سے انکار کر کے اپنے آباؤ اجداد کا قدیم شیوہ اختیار کیا اور
شیخ الجبل کا مندر نشین ہوا جب تک زندہ رہا بہت سے فتور مذہب
اسلام میں قائم کئے اسی وقت میں محمد ناصر محتشم حاکم قہستان
کے نام پر اخلاق و فاضلہ تصنیف ہوئی اور خواجہ نصیر کو قلعہ
الموت میں بے گئے درمیان ۱۲۵۳ھ کے ماہ شوال کی چوتھی
تاریخ ایک شخص مسیٰ حسن مازند رانی نے جو مذہب اسمعیل
میں تھا علاء الدین کو قتل کیا اور اسکے بعد اسکا بیٹا رکن الدین
شیخ الجبل ہوا +

رکن الدین ابن علاء الدین

بعد مقتول ہونے اپنے باپ کے رکن الدین بجای اور مسکو
مند شیخ الجبل پر رونق افروز ہوا اور سنہ ۱۲۵۳ھ میں
حسن مازند رانی کو مع اسکی اولاد کو سبکو قتل کر کے مقتولوں

کی لاشیں جہلوا دیں اور سوقت خلیفہ نے تار یون سے مردمان
منگوا کا ان کو لکھا کہ اس فرقہ گمراہ اور مہلک کو دنیا پر محو کرنا سزا
ہے اسرا اپنے بھائی ہلا کوٹھا کو بھیجا اور سننے قلعہ الموت فتح کیا
اور رکن الدین شہنشاہ الجبل کو گرفتار کر کے اسکی خواہش کے موافق
منگوقاآن کی خدمت میں روانہ کر دیا اثنائے راہ میں کینز اور سکو
قتل کر ڈالا اور سننے صفر ایک ہی سال سلطنت کی تھی یہ واقعہ
۶۵۲ھ کے وقوع میں آیا +

۱۲۵۳ھ

۱۲۵۴ھ

پہر تار یون نے قلعہ خود کوہ تین برس کو محاصرہ کے بعد فتح
کیا اور سب مقامات حشاشین کے مفتوح ہوئے اور اس فرقہ

۱۲۵۶ھ

۱۲۵۷ھ

بے تمیز و گمراہ لوگوں کو بیکلم قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۶۵۶ھ میں ہوا
ملک شام کی طرف جو اس فرقہ کے لوگ پھیل گئے تھے انکی

صفا فی صلاح الدین یوسف ابن یعقوب نے کی

شروع میں اس فرقہ کے خلفاء فاطمیہ کا بیان اور پھر گز چکا
باقی خلفاء فاطمیہ جو اسمعیلیہ فرقہ کے تھے پھر ذکر کیا جاتا ہے

۶ المستعلی بالله ابو القاسم احمد بن المستنصر

۵۹۴ھ مستعلی احمد ابن باب کی جگہ ۵۹۴ھ میں ۸۰ تا ۸۱ سال کا ہوا دو الحجہ ۵۹۴ھ

کو حاکم مصر کا ہوا اور سنے اپنا ملک بہ نسبت اپنے باپ کی زیادہ بڑھیا

۵۹۴ھ سات برس و دھین سو سلطنت کر کے ۵۹۴ھ میں راہی ملک بھا ہوا ۵۹۴ھ

وہ درمیان زمانہ ایام خلافت المستنصر بالله عباسی کے فوت

ہوا تھا +

۷ الأمر بإحکام الله ابو علی المنصور

ولدا المستعلی

الأمر بعد مرنے اپنے باپ کے حاکم فاطمی کا ہوا اس حاکم فاطمی

نے اپنے اجداد کو خوب شکست پر شکست دی اور ہمیشہ ظفر

و منصور رہا اور بڑے عیش و عشرت میں بسر کی اور برجستان

اپنے ابا و اجداد کے اور سنے سفر بھی کیا ۲۹ برس اور سنے

۵۹۴ھ حکومت کی درمیان ۵۹۴ھ کے جگہ وہ نماز پڑھنے کو جانا تھا ۵۹۴ھ

فدیون نے اوسکو قتل کر ڈالا یہ خلیفہ ۵ برس بیشتر مسٹر شد
باللہ عباسی کے مقتول ہونے سے مارا گیا تھا +

۸ الحافظ الدین اللہ عبد المجید محمد

بن المستنصر چچا زاد بھائی امیر احکام اللہ کا

عبد المجید چچا زاد بھائی امیر احکام اللہ کا جوان عمر تھا جبکہ
وہ بادشاہ مصر کا ہوا اوسے تمام ملک اور شہر

خوش نمر اور اسکی اطاعت میں بہت راسخ القدم رہی یہ بادشاہ
اپنے زمانہ میں بڑا نیک نام رعایا میں برس کی عمر میں دریا

کے اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ مسٹر شد باللہ ۵۴۴ھ

عباسی کے آخری امام خدافت میں تھا +

الطاف ابو اعداء اللہ اسمعیل بن الحافظ

طافو اسمعیل بعد وفات اپنے والد کے مسند سلطنت ملک

مصر پر بیٹھن ہوا اوسنے اپنا وزیر ابن السلار مقرر کیا تھا

جسے بسبب اپنے فطانت اور تیزی عقل کی بادشاہ کو ایسا مغلوں

کر لیا تھا کہ جو وہ چاہتا تھا وہ ہی ہوتا تھا اس لئے سب امراء اور ایوان
سلطنت اور سب بادشاہ سے ناراض ہو گئے اور نے سازش اور سرکشی
کرنے پر کی چنانچہ ہر س سلطنت کرنے کے بعد درمیان ۶۲۲ھ کو
۵۵۹ھ کو مار ڈالا یہ واقعہ یام خلافت المستجد باللہ العباسی کے
مذرا +

۱۰ الفاتر بنصر اللہ عیسیٰ ولد الطافر

بہ مقتول ہونے طافر کے اور سکا بیٹا الفاتر عیسیٰ تخت مصر
پر بیٹھا اور سنے خطاب بادشاہ کا حاصل کیا اور سکا وزیر صالح بن
دزیک تھا جسے مشہور حسنہ کی تعمیر مصر میں کی سوار اور سکا
اور خانقاہ اور سنے تعمیر کیں چوبہ برس ۵۰ دن بڑے عیش و عشرت
۶۵۹ھ میں اور سنے بادشاہت کی ، ماہ رجب ۶۶۲ھ میں درمیان ۶۶۲ھ کو
یام خلافت المستجد باللہ العباسی کے ہوا +

العاصد للذی اللہ بن یوسف بن الحافظ

عاصد عبد اللہ اوسکو بعد بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا وزیر ناصر
ابن ایوب تھا اس بادشاہ ذات بابا پنج برس تک بادشاہت کی
اوسکو مرنے کے بعد یہ خاندان فاطمیہ ختم ہو گیا خدا تعالیٰ نے اپنے
بندوں پر کثرت رحمت کی فرما کر اوسکو ظالموں اور بدعتوں سے نجات
بخشی اور مجاہد اسمعیلیہ بے چراغ ہو گئیں اور حامی دین اسلام
کا ایک اور ہی خاندان خدا تعالیٰ نے قائم کیا وہ خاندان ایوبیہ
تھا جنہیں صلاح الدین یوسف ایوب نے اسمعیلیوں کی خوب طرح پر
خبر لی اور ڈھونڈا ڈھونڈ کر طعنہ بیخ بدیع کھرا ب اوس خاندان کا
بیان شروع ہوتا ہے +

خاندان ایوبیہ کو دینیہ
 ملک الناصح صلاح الدین یوسف
 ابن ایوب

صلاح الدین یوسف ابن ایوب گرجستانی نے ملک مصر پر اپنا
 قبضہ کر کے پچھلے تو اس ملک کو دشمنوں اور باغیوں سے صاف
 کیا پھر شاہر پچڑھائی کی چنانچہ ملک شام اور بیت المقدس
 اور سواراؤں کے اور سب شہر اس نواح کے فتح کئے مسلمانوں پر
 بہت بڑا احسان کیا اور اس نے بہت بھلائی اور سلوک سے پیش آیا
 یہ بادشاہ نیک خلق جمیل المناقب ما علم تھا اسکا یہ ارادہ تھا
 کہ عیسائی لوگ ان شہروں میں نہ بسن پادین اور انکی بیخ و بنیاد
 ملک شاہر سے اکھڑ دی جاوے اور کچھ وقت میں عمارات نصیہ
 بہت تعمیر ہوئیں۔ مورخین کا قول ہے کہ بعد صحابہ کے ملک مصر
 کا کوئی بادشاہ ایسا دیندار اور منصف جیسا کہ صلاح الدین تھا کوئی

نہیں ہوا ہے اس بادشاہ کی مجلس میں نہرل اور سخریہ کبھی نہیں
 ہوا ہر وقت اہل علم اور فضل اور سکی محفل میں رہتی تھی بھاء الدین
 قرقوش پر امور سلطنت میں اور سکو بہت اعتماد تھا اور واقع
 میں اس کی انتظام امور مملکت اور سلطنت میں جیسا بند و بست ثابت
 ہونا چاہئے تھوہ بھاء الدین نے کیا یہی صلاح الدین بادشاہ تہنی
 کا مدد و ج ہے ۲۳ برس اور سنے بڑی دہوم و حمام سے سلطنت
 کی ۹۴ تا ریح ماہ صفر ۹۴ھ کو اس نے انتقال کیا اور سکا زمانہ ۸۹ھ

ایام خلافت مستضر بالله میں تھا اور ناصر الدین الله ولد مستضر بالله
 کے ایام خلافت کا شروع تھا +

مملک الغریز عثمان بن صلاح الدین

اس کو بعد مملک غریز عثمان بیٹا صلاح الدین کا بادشاہ مصر کا ہوا
 اس نے اپنے باپ کے طور پر عدل اور احسان رعایا پر کیا اس کو چھ
 برس سے زیادہ سلطنت کا کرنا نصیب نہ ہوا ماہ محرم ۵۹۵ھ

میں درمیان خلافت الماصر لدین الله العباسی کے اس نے وفات

الملك المنصور محمد بن عثمان

یہ بادشاہ بروقت وفات اپنی والد العزیز عثمان کے صغیر السن تھا اگرچہ

اوسکو تخت مصر کا ملا پر صرف ایک برس چہ مہینی بادشاہ رہا بعد ازاں

دریان ^{۱۲۹۶} کے تخت سی اوتا را گیا یہہ حال دریان خلافت ^{۶۹۹}

الناصر لدين الله العباسي کی گذرا

الملك العادل سيف الدين ابوبکر بن أيوب

یہ بادشاہ صلاح الدین یوسف کا بہاؤ تھا ^{۱۲۹۶} ^{۶۹۹} میں وہ

مصر کا بادشاہ ہوا ملک شام پر قبضہ کیا فسطاط کو فتح کیا اوسنی حتی الوبح

اپنا ملک بہت بڑایا اور امور سلطنت میں بہت محتاط رہا یہہ

بادشاہ شام راج کا حلیم اور صابر تھا اپنے ارادہ اور محرم میں نہایت

استوار گذرا ہے اوسکی ایام سلطنت میں دریان ملک مصر کے

ایسا خط پڑا کہ ہزار آدمی مر گئے گھتی میں روٹی کا دیکنا لوگوں کو تکلیف

ہوتا تھا ہزار دینار کو ایک روٹی بکتے تھے اس بادشاہ نے

دش برس نو مہینہ سلطنت کی ۳۱ بجی اویس کے درئی کے ہو

۶۱۵ء اویس کی تھے مادی جادی الآخر ۱۲۵۱ھ میں درمیان خلافت الناصر ۱۲۵۱ھ

لدين الله العباسي کے وہ فوت ہوا

الملك الكامل محمد ابن العادل

بعد وفات ابوبکر العادل کے اوسکا بیٹا محمد ارشاد ہوا اسے بڑا جلیل القدر

اور دینے والا تھا اور اس کے کئی بیٹے تھے جن میں سے ایک

علماء کے بہت قدر کرتا تھا اور کئی بیٹے تھے جن میں سے ایک

۶۱۵ء میں شہر کی سننے کا کمال شوق اوسکو تھا اسی بادشاہ کی امام شافعی

کا مقبرہ تعمیر کیا اور بہت پختہ اور مضبوط اور سپر بنا یا وہ سوکے پھر

یا اعتقاد کرتا تھا اپنے آپ سب کچھ کرتا تھا بیش بہا تک اویس

۶۱۵ء میں کے بادشاہت کے ماہ ۱۲۵۱ھ میں اویس نے وفات

پائی اوسکا زمانہ آخر ایام خلافت الناصر الدین اور تمام ایام خلا

الظاهر بامر الله اور اکثر ایام خلافت المستنصر بالله العباسی شامل ہے

الملك العادل ابوبکر ابن الكامل

بہارِ نجات اپنے آپ کے ملکہ علی ہدیہ کاوشا ہواو سنہ

4434, 4435, 4436, 4437, 4438, 4439, 4440, 4441, 4442, 4443, 4444, 4445, 4446, 4447, 4448, 4449, 4450, 4451, 4452, 4453, 4454, 4455, 4456, 4457, 4458, 4459, 4460, 4461, 4462, 4463, 4464, 4465, 4466, 4467, 4468, 4469, 4470, 4471, 4472, 4473, 4474, 4475, 4476, 4477, 4478, 4479, 4480, 4481, 4482, 4483, 4484, 4485, 4486, 4487, 4488, 4489, 4490, 4491, 4492, 4493, 4494, 4495, 4496, 4497, 4498, 4499, 4500, 4501, 4502, 4503, 4504, 4505, 4506, 4507, 4508, 4509, 4510, 4511, 4512, 4513, 4514, 4515, 4516, 4517, 4518, 4519, 4520, 4521, 4522, 4523, 4524, 4525, 4526, 4527, 4528, 4529, 4530, 4531, 4532, 4533, 4534, 4535, 4536, 4537, 4538, 4539, 4540, 4541, 4542, 4543, 4544, 4545, 4546, 4547, 4548, 4549, 4550, 4551, 4552, 4553, 4554, 4555, 4556, 4557, 4558, 4559, 4560, 4561, 4562, 4563, 4564, 4565, 4566, 4567, 4568, 4569, 4570, 4571, 4572, 4573, 4574, 4575, 4576, 4577, 4578, 4579, 4580, 4581, 4582, 4583, 4584, 4585, 4586, 4587, 4588, 4589, 4590, 4591, 4592, 4593, 4594, 4595, 4596, 4597, 4598, 4599, 4600, 4601, 4602, 4603, 4604, 4605, 4606, 4607, 4608, 4609, 4610, 4611, 4612, 4613, 4614, 4615, 4616, 4617, 4618, 4619, 4620, 4621, 4622, 4623, 4624, 4625, 4626, 4627, 4628, 4629, 4630, 4631, 4632, 4633, 4634, 4635, 4636, 4637, 4638, 4639, 4640, 4641, 4642, 4643, 4644, 4645, 4646, 4647, 4648, 4649, 4650, 4651, 4652, 4653, 4654, 4655, 4656, 4657, 4658, 4659, 4660, 4661, 4662, 4663, 4664, 4665, 4666, 4667, 4668, 4669, 4670, 4671, 4672, 4673, 4674, 4675, 4676, 4677, 4678, 4679, 4680, 4681, 4682, 4683, 4684, 4685, 4686, 4687, 4688, 4689, 4690, 4691, 4692, 4693, 4694, 4695, 4696, 4697, 4698, 4699, 4700, 4701, 4702, 4703, 4704, 4705, 4706, 4707, 4708, 4709, 4710, 4711, 4712, 4713, 4714, 4715, 4716, 4717, 4718, 4719, 4720, 4721, 4722, 4723, 4724, 4725, 4726, 4727, 4728, 4729, 4730, 4731, 4732, 4733, 4734, 4735, 4736, 4737, 4738, 4739, 4740, 4741, 4742, 4743, 4744, 4745, 4746, 4747, 4748, 4749, 4750, 4751, 4752, 4753, 4754, 4755, 4756, 4757, 4758, 4759, 4760, 4761, 4762, 4763, 4764, 4765, 4766, 4767, 4768, 4769, 4770, 4771, 4772, 4773, 4774, 4775, 4776, 4777, 4778, 4779, 4780, 4781, 4782, 4783, 4784, 4785, 4786, 4787, 4788, 4789, 4790, 4791, 4792, 4793, 4794, 4795, 4796, 4797, 4798, 4799, 4800, 4801, 4802, 4803, 4804, 4805, 4806, 4807, 4808, 4809, 4810, 4811, 4812, 4813, 4814, 4815, 4816, 4817, 4818, 4819, 4820, 4821, 4822, 4823, 4824, 4825, 4826, 4827, 4828, 4829, 4830, 4831, 4832, 4833, 4834, 4835, 4836, 4837, 4838, 4839, 4840, 4841, 4842, 4843, 4844, 4845, 4846, 4847, 4848, 4849, 4850, 4851, 4852, 4853, 4854, 4855, 4856, 4857, 4858, 4859, 4860, 4861, 4862, 4863, 4864, 4865, 4866, 4867, 4868, 4869, 4870, 4871, 4872, 4873, 4874, 4875, 4876, 4877, 4878, 4879, 4880, 4881, 4882, 4883, 4884, 4885, 4886, 4887, 4888, 4889, 4890, 4891, 4892, 4893, 4894, 4895, 4896, 4897, 4898, 4899, 4900, 4901, 4902, 4903, 4904, 4905, 4906, 4907, 4908, 4909, 4910, 4911, 4912, 4913, 4914, 4915, 4916, 4917, 4918, 4919, 4920, 4921, 4922, 4923, 4924, 4925, 4926, 4927, 4928, 4929, 4930, 4931, 4932, 4933, 4934, 4935, 4936, 4937, 4938, 4939, 4940, 4941, 4942, 4943, 4944, 4945, 4946, 4947, 4948, 4949, 4950, 4951, 4952, 4953, 4954, 4955, 4956, 4957, 4958, 4959, 4960, 4961, 4962, 4963, 4964, 4965, 4966, 4967, 4968, 4969, 4970, 4971, 4972, 4973, 4974, 4975, 4976, 4977, 4978, 4979, 4980, 4981, 4982, 4983, 4984, 4985, 4986, 4987, 4988, 4989, 4990, 4991, 4992, 4993, 4994, 4995, 4996, 4997, 4998, 4999, 5000, 5001, 5002, 5003, 5004, 5005, 5006, 5007, 5008, 5009, 5010, 5011, 5012, 5013, 5014, 5015, 5016, 5017, 5018, 5019, 5020, 5021, 5022, 5023, 5024, 5025, 5026, 5027, 5028, 5029, 5030, 5031, 5032, 5033, 5034, 5035, 5036, 5037, 5038, 5039, 5040, 5041, 5042, 5043, 5044, 5045, 5046, 5047, 5048, 5049, 5050, 5051, 5052, 5053, 5054, 5055, 5056, 5057, 5058, 5059, 5060, 5061, 5062, 5063, 5064, 5065, 5066, 5067, 5068, 5069, 5070, 5071, 5072, 5073, 5074, 5075, 5076, 5077, 5078, 5079, 5080, 5081, 5082, 5083, 5084, 5085, 5086, 5087, 5088, 5089, 5090, 5091, 5092, 5093, 5094, 5095, 5096, 5097, 5098, 5099, 5100, 5101, 5102, 5103, 5104, 5105, 5106, 5107, 5108, 5109, 5110, 5111, 5112, 5113, 5114, 5115, 51

بسم الله الرحمن الرحيم

10/10/1911

السلامة والنجاة بحمد الله

ایک مزاح جو یہاں کے ملک و ماں کا تھا بعد وفات اس پر

پہلی نے سیکے ہوئے اور پانی سے بنا اور عا

سبب لطیف مزاج گذرا ہے اور سبب اوقاف کے

تعمیر کے اور رعایا کا اصرار خوب کیا تو برس ٹو ماہ

سلفیت کے ایک تصویر میں درمیان خٹک رنگ

۱۲۵۰ کے۔ اشعبان ۱۲۵۰ھ میں فوت ہوا اوسکا جنازہ ۶۶۴

منصورہ سے قاہرہ میں لائے دو مرسوں کے درمیان

جو ایک توبہ او سیکے قبر کے واسطے او سیکے چین

حیات میں طیارہ کیا گیا تھا وہ فن کیا گیا، اسکا زمانہ اور اہل ایمان

خلافت المستنصر بالله اور اوائل خلافت المستنصر بالله
شامل ہے

ملك المعظم نوران شاه ابن الصالح

یہ بادشاہ صرف دہلی کے تحت مصر پر تسلط نہ کیا بعد ازاں

مغزول کیا گیا پھر مقتول ہوا یہ واقعہ سنہ ۶۱۲ھ میں دہلی

خلافت مستنصر بالله عباسی کی وقوع میں آیا

ملكه شجرة الدر الدکنیہ

شجرۃ الدرمان خلیل کے نہایت خوش سیرت عورت کینہ

ملك صالح کے ادبی بعد بادشاہی اوسنی بہت اچھا انتظام

لائق تعریف ملك مصر کا کیا اوسکا نام خطبہ میں بعد نام خلیفہ کی پڑھا

وجہ اوسکی یہ تھی کہ وہ بہت بخیرہ شرفیہ النفس اور عفیہ تھی تو ان میں سیاست

ملکی اور فضائل محمودہ اوس میں جمع تھی تین مہینے سلطنت کر کے ماہ ربیع الآخر

میں دھیمان ایام خلافت مستنصر بالله کی خود دست بردار سلطنت کی

ملك الاشرف موسى بن يوسف

مصر میں سوار نام بادشاہت کے اور کچھ اسکونصیب ہوا یہ آج
 بادشاہ اس خاندان ابوبیدہ کا تاجب امراء نے دیکھا کہ وہ بالکل بیا
 بادشاہت کی نہیں کھتا درمیان ۱۲۹۲ء کے باغ برس سلطنت کا ۱۲۹۲ء
 مرزا اٹھانے کے بعد اسکون تخت سوار دیا خاندان شامان کو وہ
 کا خاتمہ اسپر ہو گیا اور کے بعد سلطنت غلامان دولت کر دیہ کی چکی

خان ملوک ترکیکہ

جو غلام دولت کر دیہ کے گذرے ہیں

ملک المغروریز الدین ایبک ترکمانی صالحی

اس خاندان کا اول بادشاہ مغروریز ایبک ہو اور سلطنت کو خوب

۱۔ ایش دی اور ملک کا بہت اچھا انتظام کیا جس جابی انعام

کرنا چاہے اور سب جگہ سامع کیا جس تمام پرستی اور کار فی و حان ہر

سیاست کی اور سب کی نظرون میں عنبریز اور جلیل حد و برس

۲۔ کے بعد در بیان نام بے اول ۱۲۵۵ء کو متغول ہوا یہ آفندہ ۱۲۵۵ء

ادامہ ایام خلافت مستعصم باللہ میں گزرا +

ملک المنصور علی بن المعز

المنصور علی بعد اپنے باپ کی سلطنت کا وارث ہوا اور اسکی بہت عزت اور قدر اور اکیں سلطنت نے کی سب رعایا اور اسکی احکام کی تعمیل دل سے کرتی تھی اور برس کو بعد اسنے خود ہی سلطنت سے انکار کر دیا ۷۵۷ھ

۷۵۹ھ مطابق ۶۷۹ھ میں ہر گوشہ نشین ہو گیا اور ایام میں المستنصر باللہ ۷۵۹ھ

العباسی کا خلیفہ تھا +

ملک مظفر قطز مغربی

مظفر قطز اسکی بعد تخت مصر پر بیٹھا اور اسکے اقبال نے برہمنی یا درمی کی لو کے مطالب اور مقاصد حسب خواہش پوری ہوئی اور اسکی قوت میں تاناریون نے بلاد شام پر چڑھائی کی اور تہرب تہاکہ دیا ر مصر پر بھی حملہ آور ہون لگے ملک مظفر قطز نے خود ہی ان پر حملہ کیا اور ملک شام میں نمکت فاحش و مذکور دی یہ واقعہ اسکی ایام سلطنت میں بڑے مسہ کون میں شمار کیا جاتا ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

غَلَبَ الشَّادُ عَلَى الْبِلَادِ فَحَاوَهُمْ
 مِنْ مَّصْرٍ تَرْكِيٍّ يَجُودُ بِنَفْسِهِ
 بِالشَّامِ أَهْلَكُمْ وَبِلَادَ شَمْلَهُمْ
 وَلِكُلِّ شَيْءٍ رَافَةٌ مِنْ جَنْبِهِ

پرو اسکے طالع نے اوسکی مدد نہ کی ایک سال کے بعد وہ مارا گیا اسکا
 مقتول ہونا اس طرح پر ہوا کہ ظاہر بیبوس اوسکی جگہ بادشاہ
 ہونا چاہتا تھا اسلئے اوسن سازش کر کے ۱۰ تاریخ ماہ ذوالقعدہ
 ۱۲۶۰ھ میں فریب دیکر اوسکو قتل کروا ڈالا اون دنوں میں مصر
 کا خلیفہ المستنصر باللہ تھا

مَلَكَ لظَاهِرِ كِنِ الدُّنْيَا وَالدِّينِ

بیبوس العلانی المہند فداہری

اوسکو بعد ظاہر بیبوس بادشاہ ہوا اسکی بہت تعریف مورخین
 نے لکھی ہے کیونکہ اسنے بہت فحش کین اور مجیب و غریب انتظام

سلطنت کے اوسے ظہور میں آئے اور وہ خود بھی شجاع اور مہیب نیک
سیرت بادشاہ تہا جو بات ملک گیری کی سوچتا تھا اوسکی راہی کبھی خطا نہ کرتی
سترہ برس تک اوسے بادشاہت کی ۲۴ محرم ۶۴۶ء درمیان دمشق ۶۷۷ء
کے فوت ہوا اوسکی زمانہ میں خلافت المستنصر بالله عباسیہ کی تھی +

ملك السعيد محمد ناصر

الدين بركة الله ولد الظاهر

اوسکے بعد اوسکا بیٹا سید برکت تخت نشین ہوا وہ بالکل اپنے باپ
کے طور پر رہا اور مذہب اور انتظام ملک میں اوسنے پوری ترقی اپنی
باپ کے کئے مگر ابھی پورا سال نہ ہوا تھا کہ لوگوں نے اوسکی سلطنت منطوقہ
نہ کی ۲۴ ربیع الآخر ۶۴۶ء میں وہ تخت سے اتارا گیا یہ واقعہ حلیفہ
مصری الحاکم بالله العباسیہ کی خلافت میں ہوا +

ملك العادل بدر الدين سلا مش

بعد انچوای برکت اللہ کے ملک العادل بدر الدین تخت نشین ہوا
چار مہینے کے بعد ہی ۲۰ رجب ۶۴۹ء میں تخت سے اتارا گیا +

ملک المنصور ابو المعالی قلاؤن الصالحی النجمی الافی

منصور قلاؤن بعد ملک العادل بدر الدین کے بادشاہ ہوا
اوسنی تہی المقدور رعایا کے ساتھ بہت بہلائی کے اوسکی قوت
میں بڑی بڑے فتحیں ظہور میں آئیں اگرچہ اوسکی صورت نہایت
پرولمیں بہت جلد تھا لیکن لڑائی میں بڑا شجاع اور بہادر تھا اوسنی

۹۰ھ کی تاریخ ۱۲۹۰ء میں سلطنت کی ۷۰ سالہ تاریخ ماہ ذی القعدہ کو درمیان ۱۲۹۰ء
۶۸۹ھ

کی الحاکم بامر اللہ کے خلافت میں فوت ہوا

ملک الاشرف صلاح الدین خلیل

اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا الاشرف خلیل اپنے باپ کی جگہ بادشاہ
ہوا ملک تہ کہ یہ بیت کوئی بادشاہ کے برابر شجاعت اور بہادری میں نہ تھا
پر افسوس ہے کہ باوجود اسکی کہ وہ نیک سیرت اور خوب صورت
رعایا کا محسن بھی تھا بعد تین برس کے اوسکی قتل پر سازش

۹۲ھ کی تاریخ ۱۲۹۲ء میں ۲۳ سالہ عمر میں ۱۲۹۲ء درمیان ایام خلافت الحاکم فرما کر
۶۹۳ھ

ملک الناصر محمد بن قلاؤن

بعد وفات اپنی بیہائی کے ملک الناصر محمد بن قلاؤن ہوا اور سنی بہت چھ

طرح عدل اور انصاف سلایا کا کیا یہاں سے سالین سلطنت چھوڑ کر

۶۹۹ھ میں ۱۲۹۹ء میں پھر سیکوگوں کے بادشاہ بنایا

۶۹۸ھ میں ۱۲۹۸ء میں ۳۲ برس سلطنت کر کے درمیان ۳۰ برس کی ملک کی طرف چلا گیا

بعد از ان پہر معاودت مصر کو کے اور بادشاہت او کی ہتھ آئی

یہاں اس ملک کی بادشاہت ۳۲ برس تک سنی کے اتانچ

ماہ ذوالحجہ کو ۱۲۹۸ء میں او سنی انتقال کیا او سکا زمانہ آخر ایام

خلافت الحاکم باللہ اور جمیع ایام خلافت المستنصر باللہ کو شامل ہے

یہ ملک ناصر بنی اس خلیفہ کو قوص کی جانب جلاوطن کر کے

نحالہ یا تھا کسی شاعر نے کیا نفیس شعر او کی مشیر میں کا ہی میں وہ یہ بین

فَلْتُيَدَّرْ لَهَا فِقْ لَمَّا بَدَا وَوَجْهُهُ مِنْكَ سِرَّ بَاسِرْ

مَالِكٌ لَا تَسْفِرُ عَنْ بَهْجَةٍ فَقَالَ مَاتَ الْمَلِكُ النَّاصِرُ

اوپر ۴۴ برس ۲۵ یوم مصر کی سلطنت کے

ملك العادل کتبغا

المنصور

بعض مورخوں نے اسکو ہی بادشاہوں کی سلسلے میں شمار کیا ہے ہر چند کہ

اور سنہ سلطنت صرف دو ہی ہیں کہ یہی اور وہ اسوقت بادشاہ

۶۱۲۹۵ء ہوا تھا جب ملک الناصر کی سلطنت سی و دو سال ۱۲۹۴ء کی خلع کیا تھا ۶۹۲ء

۶۱۲۹۶ء بعد دو برس کے ماہ محرم ۶۱۲۹۶ء میں اسکو دوبار بادشاہت ہوئی ۶۹۳ء

ملك المنصور حسام الدین علاء الدین المنصور

بعد عاد کتبغا کی ملک المنصور علاء الدین بادشاہ ہوا دو برس چار ماہ

۶۱۲۹۹ء اور سنہ سلطنت کی تاریخ ماہ ربیع الاول ۶۱۲۹۹ء میں قتل کیا گیا ۶۹۸ء

ملك المظفر مکن الدین بیوس الجاشنکیر المنصور

بعد از ان مظفر میں بادشاہ ہوا ایک سال اور سنہ سلطنت کی پہر مغول

کیا گیا بعد از ان در میان سنہ ۶۱۳ء میں قتل کیا گیا۔ یہ تینوں

بادشاہ ملک الناصر کے وقت اوسکی جگہ پریا بادشاہ ہو گزری مین

ملک منصور ابو بکر ولد الناصر

منصور ابو بکر بعد وفات اپنے والد کے بادشاہ ہوا و مہینے کی

بعد اوسکو قوص کے طرف جلا وطن لوگوں نے کر دیا اویسے جگہ

او سننے وفات پائیے او سننے خلع سلطنت سی ورمیان

خلافت واثق باللہ کے سن ۶۴۴ ھ مین کیا تھا

ملک الاشرف کجک ولد الناصر محمد

بعد اپنے بہائے منصور کے اشرف کجک بادشاہ ہوا اوسنی

صرف آٹھ مہینے سلطنت کے بسبب سازش مخالفین

کے قوص کے جانب نکالا گیا اویسے جگہ سن ۶۴۸ ھ

مین اوسنے وفات پائی

ملک الناصر احمد ولد الناصر محمد

ناصر احمد ملک کرک سے آکر بجائے اپنی بہائے کے

بادشاہ ہوا پر بسبب اوسکی ظلم اور جو رکی رعایا پر کئی سن ۶۵۰ ھ مین وہ

ہوا وہ در میان زمانہ خلافت الحاکم بامر اللہ بن المستنکف کے تھا

ملک الصالح اسمعیل اے

الغدر بن الناصر محمد

اُسکو بعد صالح اسمعیل بادشاہ ہوا سنو یہ برس روز ہینو سلطنت کی

۳۳۳ھ

۳۳۳ھ تا ۳۳۳ھ تاریخ ماہ ربیع الثانی ۳۳۳ھ در میان خلافت

الحاکم بامر اللہ گرفت ہوا اُسکو مرثیہ میں صالح صعد کہتا ہو

بیت

مضى الصالح المرجو للناس والثناء

ومن لم يذل يلقه المنى بالمنائح

فيا ملك مصر كيف حالك دعوى

اذا نحن اتينا عليك بصالح

ملك الكامل شعبان ولد الناصر محمد

اُسکو بعد کامل شعبان بادشاہ ہوا وہ ماہ ربیع الآخر میں تخت پر

بٹھاتا ہوا یسوق ابن بلافہ مصر اُسکو جلوس کی بات یہ کہتا ہوا

جین سلطاننا المرحی مبارک المطالع النبذیع
 یا بمهجة الدهر اشد بدی: هلال شعبان فی سابع
 جب اسکو اخلاق میں منہرق آگیا تب اراکین سلطنت نے اسکو تخت پر
 اُتار کر جلاوطن کر دیا اسنے صرف اکیس سال ایک ماہ اور ۵ روز باؤٹھا
 ۱۳۲۱ھ کی درمیان ۱۳۲۶ھ کے فوت ہوا اسوقت خلفاء عباسیہ سے
 الحاکم بامر اللہ مجبر بن خلیفہ تھا +
 ملک المظفر حاجی ولد الناصر محمد

المظفر حاجی بعد اپنی بھائی کے بادشاہ ہوا جب وہ تخت پر بیٹھا
 اچھا تھا پہر بر طغور اور ظالم ہو گیا رعایا کے ساتھ بہت بد سلوکی سے
 پیش آیا اور انتظام ملک میں بہت برائی ہو گئی مٹی علما اور
 فضلاء کو ہندوؤں پر ذلیل اور اوباش بد چلن آدمی مقرر کر دے
 اسنے بعد ایک برس آٹھ مہینو سلطنت کر نکری کی مانند ذبح
 ۱۳۲۸ھ کیا گیا یہ واقعہ ۱۲ رمضان ۱۳۲۸ھ میں ہوا اسکا زمانہ درمیان
 الحاکم عباسی کے تھا +

ملک الناصر حسن ولد الناصر محمد

ناصر حسن بعد اپنے بھائی کے بادشاہ ہوا تین برس سلطنت کر کے
تخت سے اتار گیا پھر بعد ایک مدت کے بادشاہ ہوا اسی نے جامع مسجد
درمیان رحیلہ کے تعمیر کی ہے اور بہت روپیہ اُس پر صرف کیا

۱۳۶۱ھ سے ۱۳۶۵ھ تک دس برس چار مہینے بادشاہت کی ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ میں
۱۳۶۵ھ میں درمیان اوحسرایم خلافت معتضد باللہ ابن المستکیف عباسی کے قتل کی گئی

ملک الصالح صالح ولد الناصر محمد

بعد ناصر حسن کو جو اسکا بھائی تھا ملک الصالح بادشاہ ہوا سکونام
ہی میں صلاحیت پائی گئی واقع میں وہ غیر صالح تھا اُسکو وقت میں
وزیر ارکو اختیار تھا جو چاہتے تھے سو کر ترغیب بادشاہ برائی نام تھا
جن لوگوں نے اُسکو تخت پر بٹھلایا تھا اُنھوں ہی نے اُسکو تخت

۱۳۶۵ھ سے ۱۳۶۸ھ تک درمیان ۱۳۶۸ھ میں ۱۳۶۸ھ میں خلافت المعتضد
میں گزرا

ملک المنصور محمد بن حاجی ولد الناصر محمد

منصور محمد اُسکو بعد بادشاہ ہوا اُسے دو برس تین مہینے سلطنت کی اُسکو مولیٰ یسلبغا نے تخت سوار کر قلعۃ الجبل میں مجبور کیا

۱۳۶۶ء یہاں تک کہ اُسی جگہ درمیان ۱۳۶۹ء کے فوت ہوا +

ملک الاشرف شعبان حسین بن الناصر محمد

اشرف شعبان بہت بڑا سخی اور کریم بادشاہ ہوا ہے اُسکی شجاعت اور شہادت ضرب المثل ہے وہ علماء کی مجلس بہت پسند کرتا تھا اور حدود شرعیہ سے کبھی اُسو تجاوز نہیں کیا اُسو یسلبغا غلام کو جسے منصور محمد بن حاجی کو قتل کیا تھا مروا ڈالا اور چاودہ

برس نو ماہ محاصرہ کی بادشاہت کی تاریخ ماہ ذوالقعدہ کو درمیان ۱۳۶۶ء کے مقتول ہوا اسوقت منوکل مقصد عباسیہ میں ۴۴۹

غائب تھا +

ملک المنصور علی بن الاشرف شعبان

المنصور علی بیٹا اشرف شعبان کا بچا واپس والد کے تخت

نشین ہوا اُس کو پانچ برس چار ماہ بادشاہت کی ۱۰ تاریخ ماہ صفر
 ۱۳۸۱ھ میں فوت ہوا اُس وقت متوکل علی اللہ عباسی کی خلافت
 ۸۱ھ ۸۳ھ
 تھی +

ملك الصالح حاجي بن الاشرف شعبان

اُس کو بعد صالح حاجی بادشاہ ہوا برقوق نے اُس کو تخت سے
 اتار دیا پھر اُس کو بعد ایک برہمی لڑائی لڑنے کے بادشاہت
 سمر کی بائی اس دفعہ اُس کو لقب المنصور ملا دو برس چند ماہ سلطنت
 ۱۳۹۰ھ ۱۳۹۱ھ میں وہ خود ہی دست بردار سلطنت
 سے ہو گیا یہ حال درمیان خلافت متوکل عباسی کے ہوا +

ملك الظاهر برقوق

ظاہر برقوق اُس کو بعد بادشاہ ہوا اُس نے اچھی طرح سلطنت کی
 اور بہت روپیہ جمع کیا سولہ برس چار مہینے ۱۵ یوم بادشاہت
 ۱۳۹۸ھ ۱۳۹۹ھ میں درمیان خلافت متوکل
 عباسی کے فوت ہوا +

ملك الناصر فرج ابوالسعدات بن

برقوق

ناصر فرج تخت مصر پر بعد وفات اپنے والد کے بیٹھا اسکو
وقت میں بڑی اہل حل محی تھی تیورلنک فرمصر میں آکر روپیہ
اور مال لوٹ لیا اور عورتیں پکڑ لیں ناصر فرج نے اُسکا اگچ
سخت مقابلہ کیا پر تیمود ان بلاد سے اپنی مراد خوب طرح پوری
کر کے واپس ہوا اسی ناصر کے حق میں شاعر مشہور
مغربی کہتا ہے *

بیت

مضی الظاهر السلطان اکرم مالک

الی مرہ یرقے الی الخلد فی الدج

وقالوا ستاتی شدة بعد موته

فما کذبہم دبی وما جاسوی الغنج

جب اس کے وقت میں بہت فتنہ اور فساد برپا ہو گئے تو اس نے خود

ہی سلطنت سے دست کشی کی اور تخت چھوڑ دیا پھر وہ ہی بادشاہ
مقرر ہوا قریب سات برس آٹھ بادشاہت کی بعد از ان دمشق میں
۸۱۵ء ہجری طبرج سے مارا گیا یہ واقعہ ۱۱ مارچ ۱۲۰۸ء ۱۲ صفر ۶۰۶ھ میں
درمیان خلافت المستعین باللہ بن توکل مصر کے ہوا۔

ملك المنصور عبد العزيز بن
برقوق

منصور عبد العزيز سکر جگہ بادشاہ ہوا وہ بھی تک اچھی طرح
انتظام سلطنت کا کرنے نہ پایا تھا کہ اسکا بہائی کہین سے آہنچیا
اُسے آکر اُسکو دھانے نکال دیا چنانچہ سکندریہ میں اُسے
جا کر پناہ لی اُسکی جگہ درمیان ۶۰۷ھ ۱۲۰۹ء میں مقول ہوا اسی
۸۱۵ء میں خلیفہ مصر کا متوکل بن المعتض فوت ہوا تھا۔

ملك المود ابو النصر شيخ الحمود الظاهري

ابو النصر شيخ بادشاہ مصر کا بعد خلع ہونے مستعین عہد
۸۱۶ء کے ہوا اُسے صرف دو برس پانچ مہینہ سلطنت کی ۶۰۸ھ ۱۲۱۱ء
۸۱۶ء

بین در میان خلافت معتضد بن النعمان مصری کے فوت ہوا +

ملك المظفر احمد ابو السعادات ابن الملوید

المظفر احمد دوبرس کی عمر میں بادشاہ مصر کا مقرر کیا گیا اسکا وزیر
ططر اسکی طرف سے حکومت کرتا تھا سات مہینے چند یوم اس سلطنت کی
سلطنت رہی کیونکہ عمر نے اُسکے وفات کی +

ملك الظاهر ططر ابو الفتح

الظاهر ططر بادشاہ اُسکے بعد ہوا یہ بادشاہ بڑا عالی سمت اور عالی
اہل علم اور فضل سے محبت رکھتا تھا اُس نے ۹۳۰ یوم سلطنت کی عمر
نے اُسے بھی وفات کی تاریخ ماہ ذی الحجہ ۸۲۲ھ مذکور میں فات
پائی +

ملك الصالح محمد بن ططر

یہ بڑا جوان اور باغ ہو چکا تھا جبکہ اپنی باپ کی جگہ بادشاہ ہوا چار
ماہ دو دن اودہ سلطنت کر کے خود دست بردار ہو گیا بعد ازاں
دوبای عام میں مبتلا ہو کر در میان ۸۲۲ھ کر خلافت المعتضد

المعتضد بالله عیسیٰ بن زلفات پائی *

ملک الاشرف ابوالنصر ہر سبای دقما فی

اشرف ابوالنصر نے اچھی سلطنت کی یہ شخص بڑے بادشاہوں کی
شمار میں ہے اسکو قرآن شریف کے سننے کا بہت شوق تھا ماہ رمضان
اور غیر رمضان اکثر روزہ رکھتا جب زرقبوص اسنو فتح کیا ۱۶

۸۳۱ برس چند یوم اسنے سلطنت کی پہ اپنی موت سو درمیان ۸۳۱ھ ۱۲۳۷ء
کے درمیان خلافت معتضد گرفت ہوا *

ملک عبدالعزیز ابوالمحاسن یوسف

ابن الاشرف

اسکے بعد عبدالعزیز ابوالمحاسن کے اقبال کا ستارہ طالع ہوا
اسکے بخت نے مساعت نہ کی اگرچہ بادشاہ ہو کر تخت مصر پر بیٹھا
مگر تھوڑی ہی دنوں کے بعد خود ہی سلطنت سے دست بردار ہونا
پڑا بعد ازاں وہ اسکندریہ کو بھیجا گیا اسی جگہ فوت ہوا اسنے

۸۳۲ ۱۰ ماہ ربیع الاول ۸۳۲ھ میں تخت چھوڑا درمیان خلافت - ۱۲۳۸ء

معتضد باللہ خلیفہ مصر کے یہ حال گذرا +

ملک الظاہر ابوسعید علی حقمن

العلاءئی ابن اینال

ظاہر ابوسعید اُس کے بعد بادشاہ ہوا یہ بادشاہ یتیموں اور یتیموں

پر بہت احسان کیا کرتا تھا چودہ برس چیمہینر اُس نے سلطنت کی

۳۴ ماہ مفر ۱۲۵۳ء میں اُس نے وفات پائی اُس کا زمانہ آخر ۸۵۴

خلافت المعتضد اور جمیع ایام خلافت المستکیف بن المتوکل اور

اکثر ایام خلافت القائم بامر اللہ ابن المتوکل کو شامل ہے +

ملک المنصور عثمان ابوالسعد

منصور عثمان نے چالیس یوم بادشاہت کی بعد از تخت سر

اُتار گیا اُس کو وقت میں بابت اس سلطنت کی بہت لطایف اور

نما دیکھا ہوئے تھے اسی لئے اُس کو اسکندریہ شہر کی امارت ہوئی

اُسی جگہ اُس نے وفات پائی +

ملك الاشرف ابوالنصر

ابن الاعدائى الناصري

یہ بادشاہ اشرف ابوالنصر اُسکی بعد تخت مصر کو رونق بخش ہوا
اُسکے وقت میں آشوب فتنوں کا ہونے پایا اور اُسکی بری کسی
کے موہنے سے نہ سنی گئی یہ بادشا کثیر العطا اور قلیل الخطا تھا صرف
اتنا ہی قصور اُس میں تھا کہ وہ امی محض تھا لکھنا پڑنا اُسکو آتا تھا آٹھ
برس وہ پہنچ چہ دن اُس نے بادشاہت کی بعد از ان داعی اہل

۸۶۵ھ کو بلبک کہہ کر ۱۵ جمادی الاول ۶۸۵ھ کو اہی ملک بقا ہوا
یہ واقعہ خلافت مستنجد باللہ برالتوکل میں گذرا۔

ملك المؤيد احمد ابوالفتح ولد

الاشرف ابوالنصر

مؤید احمد اپنی باپ کی جگہ تخت نشین ہوا اس بادشاہ کی تعریف مؤرخ
لوگ بہت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ بادشاہ صاحب علم نیک تدبیر
اور اچھا سیاست کنندہ تھا مگر اُسکا مددگار کوئی شخص نہ تھا اور

۱۲۶۱ھ

۱۲۶۵ھ

نیک آدمی اُسکو نہ ملا اور نہ زمانہ نے اوسکی مساعی کی ۵ ماہ ۲۷ روکے
 کے بعد اُسکو جبراً تخت سے اُتار دیا یہ حال ۱۰ ماہ رمضان ۱۲۶۱ھ
 میں گزرا *

ملك الظاهر ابو سعيد

خوش قدم الناصر المؤيد

ابی الظاهر ابو سعید نے تخت پر قدم رکھا اُسکو علم قرأت خوب آتا تھا
 قاریوں کا حلقہ اُسکو ہر سس ہوتا تھا امور سلطنت کا اچھا منظم
 تھا پر کثیر الطمع تھا سوار اُسکو اور سب خصایل اُسکو چھوڑ کر آسنو *
 برس دو مہینہ سلطنت کی ۱۰ مارچ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ میں یرمیان
 خلافت المستنجد باللہ مصری کے آسنو وفات پائی *

۱۲۶۵ھ

۱۲۶۵ھ

ملك الظاهر ابو سعيد بلبائى العلای

الظاهر ابو سعيد العلای بروز وفات الظاهر کے تخت سلطنت
 پر شمعن ہوا اُسکو سلطنت سے سوار نام کر اور کچھ حصہ نہ ملا ۵۰ یوم
 آسنو بادشاہت کی پہر اسکا کدربہ کو جلا وطن کیا گیا ابھی چھ ماہ آسنو وفات

ملک الطاهر ابوسعید عمر بنیفا

الطاهر ابوسعید عمر بنیفا اُسکے بعد بادشاہ ہوا اُسنے رعایا کے ساتھ بہت نرمی کی اور مقدمات عدالت میں بخوبی انصاف کیا اور اپنی خود رست رکھی اور تخت اور سلطنت کی اچھی طرح پر آرائش کی مگر اراکین سلطنت اُسکو بڑی عزت اور توقیر سے دمیاط کی گھاٹی لنگھا کر اسکندریہ میں لائے اور اسی جگہ تاپانے وفات کے وہ رحا اُسے صرف دو مہینہ بھر میں سلطنت کی نام بادشاہت کا اُسکو مل گیا اور کچھ نصیب نہ ہوا۔

ملک الاشرف ابوالنصر فایتباہی الطاهر

الاشرف ابوالنصر فایتباہی نے تخت پر بیٹھ کر بڑی عقلمندی اور دیانت داری سے کام کیا رعیت اُسے نہایت راضی رہی اور اُسکو بھی رعیت سے بڑا سلوک کیا اور سب خوش خلقی اور نیکی سے پیش آیا بڑا بادشاہ لائق تعریف مصر میں گزرا ہوا اُسکو اگر نسبت کر کے بادشاہان سابق سے دیکھیں تو وہ زر خالص ہے اور دوسرے بادشاہ گشتہ

دوران کی مانند ہوئے کہ میں اُسکے زمانہ کو عہد الذهب کہنا چاہتا
 ہوں، حکومت بادشاہان سابق کا امام قرار دین تو بجا ہے، اُسے بہت علمائین
 خاندانین اور مسجدین مشہور تعمیر کی ہیں اُسے ۹۴ سال چھ ماہ بادشاہت
 کی اور اس عرصہ میں کیسے بکھا ظلم یا تعدی اُس سے ظہور میں
 نہیں آئی اسیدو اسے اتنی مدت کہ وہ بادشاہ و مالدار یا عدنان
 اپنی جبل سے اتوار کے روز ماہ ذوالقعدہ میں درمیان ^{۱۲۹۵} ۶۱۲
 کے فوت ہوا اُسکی سلطنت کا زمانہ مدت خلافت المستجد بالله
 اور اکثر ایام خلافت المتوکل عبدالغیر کو شامل ہے +
 ملال للناصر محمد ابوالسعادات ولد قابتیائی

الناصر محمد بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہو، یہ حوادث اور
 فتنوں نے اُسکی مدت دراز ہونے دی اُسکا یہ حال کہیں اُسکو
 تخت پر بٹھلا کر بادشاہ بناتا تھا کبھی اوتا دیتا تھا آخر کار وہ
 لہذا دُنیاوی میں ایسا مصروف ہوا کہ بالکل خلاف اخلاق کے
 کرنے لگا کیونکہ اذیل لوگوں کو شرف پر ترجیح دیتا تھا اور نالایق

غوث شامسی بد معاشوں کی صحبت میں ہوتا تھا اسکو اگر سوا الخلف بالکس

البدل کہیں توجہ بجا ہو باپ کیسا اور بیٹا کیسا ان دونوں میں زمین و

آسمان کا فرق نہا اسلئے صرف دو برس چہہ مہینے اسکو سلطنت کرنی

نصیب ہوئی ۵۹۰۲ھ تا رجب ربیع الاول کو درمیان ۵۹۰۳ھ کے شروع ۵۹۰۴ھ

خلافت المستمسک باللہ یعقوب میں مقبول ہوا +

ملک الاشرف قانصوہ مولیٰ قابدبائی

الاشرف قانصوہ ایک شخص نہیں عبا کرتا بعد الناصر کے لوگوں

نے اسکو بادشاہ بنایا پر اسکا حال پر وہ خفا میں حانہ اسکے مرنے

کی خبر ہوئی ن زندگی گئی +

ملک الظاہر ابو سعید قانصوہ

امون الناصر کا

بعد اسکے الظاہر ابو سعید قانصوہ بادشاہ ہوا اُسنے ایک سال

آٹھ مہینے سلطنت کی بعد از ان فوج پر گئی اسلئے وہ بہاگ کر کہیں

جا چھپا اسکا زمانہ ایام خلافت مستمسک باللہ سابق کو شامل ہوتا

ملک الاشرف جنبلات

اُسکے بعد جنبلات سرریسلطنت مصر پر قابض ہوا مگر صرف ایک ہی سال اُسنے بادشاہت کی بعد از ان جلاوطن کیا گیا یہ حال خلافت المستمل باللہ مصری میں گذرا *

ملک العادل سیف الدین طومان بائی

ملک العادل سیف الدین طومان بائی اُسکے بعد بادشاہ ہوا اور اُسنے بڑا کروفر دکھلایا مگر افسوس پارس ہی میں اُسکو بادشاہت نصیب ہوئی یہ قتل کیا گیا یہ واقعہ خلافت المستمل باللہ میں گذرا *

ملک الاشرف ابوالنصر فالصوہ الغوری

اشرف ابوالنصر بڑا صاحب مروءہ اور فتوۃ تھا یہ بادشاہ بڑا حملاۃ سخت دل ظالم اور خون ریز لوٹ مار کا شائق گذرا ہوا اُسکے خادموں نے درمیان شہروں کے فساد مچا دیا تھا اور بندگان خدا کو بہت ایذا دیتے تھے ۹ برس ۹ مہینے چند روز اُسکی سلطنت کو گزرے تھے کہ سلیم اول بادشاہ خاندان عثمانیہ نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکو

۹۳۱ سنہ ساخت دمی اسوقت سے ان لوگوں کی سلطنت کو زوال آیا ۱۶۱۰ء

میں وہ قتل کیا گیا یہ واقعہ بھی المستمسک باللہ کی خلافت میں گنزا

ملک الاشرف طومان بائی بن اغی الغوردی

اشرف طومان بائی اپنی چچا کے قایم مقام ہو اسلیم عثمانی نے

اُسکو بھی اُسکو بزرگوں سے ملا دیا اور خود متولی مصر پر ہوا اور پھر

اس خاندان کا کوئی فرد زندہ نہ چھوڑا یہ طومان بائی نے آخر

بادشاہ اس دولت چرکسیہ کا تھا اسوقت سے ملک مصر خاندان

عثمانی کی نیابت میں آگیا اب بیان اس خاندان کا کیا جاتا ہے +

خاندان

عثمانیہ کا بیان

اس خاندان کے بادشاہ اب تک استنبول یا اسلامبول

میں بادشاہ ہیں یہ اس خاندان کی اصل کی بابت سببی اور ترکیب

بہت اختلاف کرتے ہیں البتہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ ایک شخص

منشی سلیمان ارمینیہ کے صحرائیں آکر بسا اور اس جگہ کا

۱۲۴ھ رئیس ہو گیا بعد وفات چنگیز خان کے درمیان ۱۲۴۱ھ کے ۱۲۴۱ھ

علاء الدین بیلجوقی شہ قونیہ اور خوارزم شاہوں میں جنگ عظیم واقع ہوئے سلیمان مذکور علاؤ الدین کی طرف ہو کر لڑا اور داد مردانگی کی دیکر دشمنوں کو مغلوب کیا اس واسطے اُسکی عزت و شہرت کی ترغیب روز بروز ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ سپہ سالار مقرر ہوا

۱۲۴۲ھ پہ درمیان ۱۲۴۲ھ کے اُسے عرب پر لشکر کشی کی مشیت الہی سے ۱۲۴۲ھ

فرائین ڈوب گیا اُسی کے گناہ پر مدفن ہوا۔ اُسکے چار بیٹے تھے سنقر، نگار، گون طوع دی یہ دونوں بیٹے سرکار بیلجوقی سے کنارہ ہو گئے امرطغرل اور دوند یہ دونوں علاؤ الدین بیلجوقی کی

۱۲۵۰ھ خدمت میں رہے بعد وفات امرطغرل کو اُسکا بیٹا عثمان جو ۱۲۵۰ھ ۱۲۵۰ھ

کے پیدا ہوا تھا منظور نظر علاؤ الدین کی قیادت کا ہوا یہ بادشاہ آید کا تھا اول ہی اول عثمان امیر لشکر مقرر ہوا طبل اور علم باد سے اُسکو ملا بعد ازاں خدمت انفصال مقدمات اور معاملات کی اُسکو سپرد ہوئی انجام کار اتنا مقرب ہوا کہ بجائے بادشاہ کو اسلئے

نماز جمعہ کی جامع میں جاتا اور اختیار جزی اور کلی حاکمیت کا اسکو سپرد
ہوا عثمان ایسا وفادار ملازم تھا کہ کبھی جاوہ اطاعت سے منحرف
نہوا اور نہ فرمانبرداری میں راسخ القدم رہا اور ہمیشہ داد و تحسین
و جوا نمرذی کی دیتا رہا بہت ملک بغیر شمشیر اسنے فتح کئے اسوا

۱۲۹۹ء اسکو خط عثمان غازی نے بادشاہ فرمایا ۱۲۹۹ء میں علاؤ الدین
سلجوقی تاتاریوں سے شکست کھا کر اروام میں پناہ گرفتار ہوا
چونکہ وہ لا ولد تھا اور سب شہری اور لشکر عثمان غازی پر
تہوار وہ علاؤ الدین کا داماد بھی تھا اسکو تخت پر بٹھلایا
اس طرح پر اس خاندان میں بادشاہت آئی *

عثمان خان غازی

۱۲۹۹ء یہ بادشاہ اروام میں درمیان ۱۲۹۹ء کو تخت سلطنت پر جلوس
فرمایا سب سے اول سفر احصاء فتح کیا اور اسکودار خلافت
بنایا پھر اپنے چچا دودند کو جو نوے برس کا بوڑھا تھا قتل کیا اور
درمیان ۱۳۰۰ء کے ماکم فرصہ سرطانی کر کے اسکو اکثر

اٹھنے پر قابض ہو گیا عثمان غازی نے اس جنگ میں مصروف تھا تاہم
 نے موقع پا کر اُسکو ملک پر حملہ کیا اُسکا بیٹا ارخان اُنکو مقابلہ پر آیا
 اور اُنکو سخت شکست دی عثمان خان شہر فروصہ فتح کر سکا پر
 اُسکو متصل دو قلعہ تعمیر کئے ایک میں اپنے برادر زادہ اَخْتَمُوک کو
 دوسرے قلعہ میں ایک شخص مسے بلیان کو بعد فوج کثیر مقیم کیا تاکہ
 فروصہ میں باہر سے نجات پاوے اسوا سوا بعد مدت دراز ماکم
 فروصہ تنگ ہو کر بصلح قیصر دوم مسے اندر دینی کو س کے قلعہ
 فروصہ چھوڑ کر ہٹ گیا +

۱۳۲۶ھ ارخان نے درمیان ۱۳۲۶ھ کو شہر فروصہ فتح کیا اور قلعہ میں طر
 ہو کر جنو عیسائی لوگ دھماکے سے سبکو جلا وطن کر دیا اس
 قلعہ کے ختم کو وقت عثمان غازی نے سخت بیمار تھا اور قریب تھا
 کہ داعی اجل کو لبیک کہے کہ خبر فتح ہونے سے قلعہ فروصہ کے اُسکو
 پہنچی نہایت خوش ہوا اتھار برس کی عمر میں درمیان ۱۳۲۶ھ
 کے انتقال کیا +

پادشاہت کی اور اُسکے نام کا سکہ جاری ہوا اُسکی عزت آج تک ایسی ہے
 کہ جب کوئی پادشاہ استقبول کرتی تخت پر بیٹتا ہے اُسکو دعا پڑھ دیا جاتا
 ہے۔ آپکی عمر اور پادشاہت دراز ہو اور عثمان خان غازی کے
 ولایت آپ پر نازل ہوں اُسی بڑے وقت وفات کے ایک کتاب اپنے بیٹے
 کو دی جس میں بند و سبت ملکی کی مدتیں مندرج ہیں اب تک اُس کتاب کو
 بہت عمدہ اور نادر سمجھتی ہیں *

مورخوں نے لکھا ہے کہ یہ بادشاہ اُسکا کیم ادیب، پُرور تھا کہ ایک جہ
 اپنے پاس رکھتا تھا جو اُسکو ملتا تھا سپاہ پر خرچ کر دیتا تھا چنانچہ
 اُسکے مرنے کے سوائے ایک خفنان اور مکر بند اور شمشیر
 کے کچھ شے قسم جواہر طلا و نقرہ وغیرہ قماش نفیس کے اُسکے ہار
 سے برآمد ہوئے ارخان نے اُسکی نیش فرا حصاد سے لیا کہ
 قلعہ فروصدہ میں دفن کی اور ایک بڑا بلند گنبد اُسپر بنایا عثمان خان
 نے لقب سلطان کا اپنے واسطے اختیار نہ کیا تھا *

ارخان ولد عثمان خان غازی

۱۳۲۶ء ہمدونیات اپنے والد کے ارخان درمیان ۱۳۲۶ء کے تخت سلطنت پر

بیس برس فرما ہوا اور قلعہ فروصد کو اپنی دار السلطنت مقرر کیا تو سترہ سو صد

کے بعد نصاریٰ لڑ کر چنڈ اور قلعہ فتح کر دیا پنج قلعہ عند کو لہ

کندہ - کیدس - سمنا - وغیرہ ہمدونیات اُس کے بھائی -

علاء الدین محمد کو اس کا وزیر تھا سلطان پاشا حسن قلعہ ملک فتح کیا تھا

وزیر اس کا ہوا اور تمام قلعہ دین مسجد بن اور مدرسہ سی تعمیر کئے بعد ازاں

۱۳۵۶ء قلعہ اذنیٹ فتح ہوا اور درمیان ۱۳۵۶ء کے بایزن طبا

فتح ہوا اور شہر کالی بولی جو کہ سرحد قسطنطنیہ پر واقع ہے مفتوح

۱۳۵۹ء ہوا پھر درمیان ۱۳۵۹ء کے سلطان پاشا اس کا وزیر گہڑے پر سے

حکمر کر گیا ارخان کو بہت حد اُسکی وفات کا ہوا چنانچہ بعد ایک سال کے

۱۳۶۰ء ۱۳۶۰ء میں اسی غم کے صدمہ میں پچیس برس کی عمر میں اس جہان فانی

سے اُس نے بھی انتقال کیا وہ ۳۷ برس اسنو بادشاہت کی یہ بادشاہ بڑا شجاع

اور سنی اور بہرہ دار عادل علم دوست گزرا ہے ۔

سلطان مراد خان

بعد وفات ارخان کی اُسکا بیٹا سلطان مراد خان سریر سلطنت پر

۱۳۶۱ء میں بیٹھا اُسے ارادہ کیا کہ ملک کو بڑا ہو سکے اس نیت پر - ۱۳۶۱ء

کلاشاہین سپہ سالار کو سرگردگی فوج جبراً ترکان غونخوار کے واسطے

تغیر اطراف واقطار کے روانہ کیا شاہین نے تھوڑے ہی عرصہ میں

بہت شہر کوہ بلغان تک فتح کئے شاہ یونان نے ڈر کر صلح کر لی

قیصر دوم جان بالانوغ جو اسوقت میں قسطنطنیہ کا بادشاہ تھا

یوپ سے مدد مانگنے کو گیا یوپ نے اپنا لشکر اسکو دیا اور اسوار

اسکے اور حکام نصار شریک رنج و راحت قیصر دوم کے ہوا یہ طرح پر

فوج کثیر لیکر سلطان مراد کے مقابلہ پر آیا اور بڑی بیماری لڑائی

ہوئی لشکر اسلام کے فتح ہوئے قیصر دوم نے صلح کی اور مذاہنا

قسطنطنیہ کو لوٹ گیا اس طرح پر لشکر اسلام نے پانچ سال کے صر

میں اکثر بار و نصاریٰ کے فتح کئے والی قریباً اپنے ملک کے بچاؤ

کے واسطے اپنی بیٹی ہانید ولد سلطان مراد کی زوجیت میں

دید می بعد از ان تیمورتاش اُسکا سپہ سالار بار بار دہ تسخیر ہوا و نصار
کے نکلا شہر مفد و نیر فتح کیا اور حد و دار بنو ط تک جو شہر اُسکا فوج
کیا اور منسٹر بھی بڑی جانفشانی سے مفتوح ہوا ۵

۱۳۸۹ء اُسکے انتقال کی بابت مورخ لکھتے ہیں کہ درمیان ۱۳۸۹ء کے مئی ۱۹ء

قرال نصار نے حاکم سرک اقوام نصاریٰ سے متفق ہو کر کئے لاکھ آدمی
لیکر سلطان مراد خان پر حملہ کیا تھا سلطان بھی اُسکے مقابلہ پر آیا باوجود
کہ لشکر اسلام مقابل میں فوج نصار کے چارم حصہ کے برابر تھا مگر
بایزید ولد سلطان مراد نے تمام فوج لیکر ابھی دفعہ عیسائیوں پر حکم کیا
اسلئے بہت آدمی جانب مخالف کے مارے گئے اور قوال زندہ
گر نثار ہوا باقی جو بچے بہال تباہ تر ہو کر بھاگ گئے اس فتح کے نصیب
ہونے سے سلطان مراد کو ایسی خوشی ہوئی کہ مقتولوں کی لاشیں خود
دیکھتا ہوا پھرتا تھا کہ یکایک ایک عیسائی جو خرم سخت کہا کہ مردوں
میں پڑا تھا چنگاڑ سی کی مانند اور کہ بادشاہ کے پیٹ میں اُسے
ایسا خنجر مارا کہ اُسکا کام تمام کر دیا اگرچہ فوج عیسائی نے اُسکا بھی

قیمہ و ثمن پر کر دیا اور قرالی کو بھی اُسی جگہ پر لاکر قتل کر ڈالا مگر بیفائدہ
 کیونکہ سلطان مراد جان برہنہوا بایزید اُسکے بیٹے نے اُس کی نفرت
 فروصدہ میں لاکر دفن کی اس بادشاہ کی عمر تریسٹ برس کی ہوئی
 ۵۴ سال اُسے پادشاہت کی یہ پادشاہ صاحب عزم صوفی مشرب
 صوف پوش درویش سیرت عابد پرہیزگار تھا اُسے اپنا دار الخلافہ
 فروصدہ سے بدکر شہر آدرنتہ ٹھرایا تھا +

سلطان بایزید یلدرم

بعد قتل ہونی سلطان مراد کے بایزید کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا
 اول اول تو اُسے منازعت خانگی کا فیصلہ کیا اور تخت و تاج کے خواہاں
 سے اپنی سلطنت کی صفائی کی بعد ازاں سلطان لازار پادشاہ
 سرب عیسائی پر چڑھائی کی شہر دیکان اور ساکوب فتح کر جب
 والی صرب عاجز آگیا تب اُسے اطاعت اختیار کی اور اپنی بہن
 بایزید کی زوجیت میں دی اور جزیرہ دنیا منظر کر لیا اُنہیں ایام

مین قیصر روم کو گہر مین نزع خانگی پیدا ہوئی وجہ اسکی یہ تھی کہ
 اندرونیکوس اور اُسکا بیٹا خزان تخت کو ہوئے اور انہوں نے
 سازش کر کے یہ تجویز کی کہ جان بالالونع قیصر روم کو تخت سے اُتار دینا
 قیصر روم کو جب یہ بات کھل گئی اُس نے اپنی بیٹی اور پوتے دونوں کو
 مجبوس کیا اس واسطے اندرونیکوس اور اُسکے بیٹے نے بائزید
 کو لکھا کہ ہماری مدد کر و بائزید کے اچھا موقع ملے آیا وہ شہر قسطنطنیہ
 پر جا پہنچا چونکہ فوج قیصر کی دل سے طرف دار اندرونیکوس کی تھی
 اس لئے اندرونیکوس غالب آیا اُسے جان بالالونع اور اُس کے
 ولد مانویل کو گرفتار کر کے قید کیا اور بائزید نے اندرونیکوس
 سے باج شاہی مقرر کر کے اُسکو تخت قسطنطنیہ پر بٹھا دیا جان
 اور اُسکا بیٹا موقع پا کر قید سے نکل بہا گئے اور بائزید کے پاس
 جا کر سوار اس جزیہ کے جو اندرونیکوس نے بائزید کو دنیا منظور
 کیا تھا یہ اقرار زاید کیا کہ ہم بارہ ہزار فوج یا دشاہ بائزید کی خدمت
 مین اپنی طرف سے متعین کریں گے اس واسطے بائزید نے

اندرونیکوس اور اُسکے بیٹے کو پکڑ کر درمیان ایک جزیرہ کے
 جو دریائے سفید میں ہے مجبوس کر دیا اور جان کو پھر تخت نشین
 اسی اثنا، میں والی سرب نے حسب خواہش بایزید کے اجازت
 بنائے مساجد اور مدارس کی اویسکونت اہل اسلام کی اپنے ملک میں
 دیدی تھی پر بایزید روپیہ بیت المال کا سوا، مصارف فوج کے
 دوسرے کام میں خرچ کرنا مناسب نہ جانتا تھا اُسکی یہ خواہش ہوئی
 کہ اشہر کے باشندے جو نصاریٰ ہیں چنہ کر کے روپیہ واسطے
 بنائے مسجد وں کے دین جب اُن لوگوں کو یہ بات معلوم ہوئی
 وہ متعجب کرنے پر ہو گئے بایزید نے غصہ میں اگر جان کو
 اکٹھا کہ شہر اشہر کی فضیل اور برج مسمار کرادو قیصر نے خوف کے مارے
 وہ شہر ہی بایزید کے سپرد کر دیا بایزید لی لاکھ دینار اُس شہر سے
 وصول کر کے ملک سرب میں بڑی بڑی مسجدیں تعمیر کیں اور
 ایک جامع مسجد بہت بڑی بنائی والی ایڈن نے جو کہ متصل شہر
 اشہر کے تھا بایزید سے ڈر کر اپنی دار الخلافت ہی حوالہ بازید کے

کر دی اور سکھ اور خطبہ بایزید کے نام کا اپنی قلمرو میں جاری کر دیا
 اور آپ شہر تلیہ میں رہنے لگا۔ ان سب کاموں سے بایزید
 فارغ ہو کر پھر متوجہ تسخیر ممالک نصاریٰ کا ہوا اور حسب وعدہ قیصر روم
 سے بارہ ہزار سپاہ لیکر جزیرہ رودس اور کئی اور جزیرے
 فتح کئے اس عرصہ میں جاقیصر روم نے شہر قسطنطنیہ کی فضیل سامان
 خشک سے آراستہ کی اور اُسکو بہت مستحکم بنایا بایزید کو جب یخبر
 پہنچی اُس نے جان کو لکھا کہ قتلہ شہر جو اب نیا تعمیر کیا ہے اُسکی تین جلد
 نہدم کر دے ورنہ تیرا بیٹا جو میری ہمراہ ہے اُسکی آنکھیں
 نکال ڈالوں گا جان نے مجبور ہو کر وہ قتلہ نو تعمیر کرادیا اُسکی غم
 اور غصہ میں قیصر روم مبتلا ہو کر مر گیا مائوکیل نے جب سنا کہ اُسکا
 باپ مر گیا وہ بے اجازت بایزید کے قسطنطنیہ کو بہاگ گیا اُس نے
 بایزید نے پہر تسخیر قسطنطنیہ کا ارادہ کیا مگر سبب نزاع خانگی کے
 چنانہ سکھانم اکثر قلع اور بقلع اُسکی گردنواح کے فتح کئی وہاں
 کے نصاریٰ نے خوف کھا کر سمرقند میں جا کر امیر تیمور سے امداد کی

۹۰ شہر خوانان ہوئی بایزید نے درمیان ۱۳۹۳ء کے پہرہ ارادہ قسطنطنیہ

کی فتح کا کیا قیصر دوسرے ہی پوپ اور قرب وجوار کے حکام انصاری
سے مدد مانگی چنانچہ اسی ہزار فوج اس کی مدد کو حاضر ہوئی شہر نیکوبولی
پر ایک بہاری لڑائی ہوئی جس ہزار نصرانی زندہ اسیر ہوئے اور کاف
سروبر و بایزید کے کاٹا گیا پہرہ دوم نے امیر تیمود کو مدد کے
واسطے لکھا اس میں مذکور متوجہ نہوا اس کے قیصر نے ناچا ہو کر
بایزید سے صلح کر لی اور شاہ جنگ سے مراجعت کر کے شہر فروصلہ
پہرہ یا امیر تیمور گورگان کا ایک ایلی بایزید کے پاس آیا اور نامہ دیا
اور میں لکھا تھا احمد علی راوی عراق جو میری پاس سے بہاک کر تھا
پاس چلا آیا ہے میری حوالہ کردو اور تم کو چاہیئے کہ قوم نصرانی سے
جو تمہاری جان اور دین کے دشمن ہو رہی ہیں بہت ہوشیار
رہو فقط بایزید نے یہ بات سن لی تھی کہ قیصر دوسرے امیر تیمود
سے مدد مانگی تھی اس لئے وہ نامہ پڑھ کر بہت خفا ہوا اور وکیل
کو ذلیل کر کے نکال دیا امیر تیمود یہ حال سنا کر بہت ہی آگ و گولا

ہوا اور بایزید پر چڑھ آیا شہر سیولس پر بڑی بہاری لڑائی
 ہوئی ایک بیٹا بایزید کا اور کئی نامی سردار مارے گئے فتح امیر تیمود
 کی ہوئی یہ ساخہ بایزید سکر بڑا متوشس ہوا قسطنطنیہ کا محاصرہ
 چوڑ کر خود مقابلہ پر گیا قصبہ انکودہ پر ۱۹ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۸۰۱ھ
 میں میدان جنگ آراستہ ہوا ہم سے شام تک لڑائی رہی بایزید
 نے شکست پائی گھوڑے پر چڑھ کر ہاگ گھوڑے نے ٹھوکر کھائی بایزید
 بچے گرا ایک شخص نے اسکو پکڑ کر امیر تیمود کی خدمت میں حاضر کیا
 اس کے ساتھ ایک اوسکا بیٹا مسے موسیٰ بھی دست منون کے ہاتھ
 آگیا وہ بھی حاضر کیا گیا دوسرا بیٹا مصطفیٰ کم ہو گیا شاید مارا گیا ہو تیز
 بیٹے بحال تباہ اپنے ملک کو ہاگ گئے جب بایزید امیر تیمود کے روبرو حاضر
 ہوا امیر نے اسکی تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھلایا اور حسن کلاس کو حکم
 ہوا کہ بایزید کو بآرام تمام نطفہ بند رکھے اب مورخوں کا اختلاف
 ہے بعض لکھتے ہیں کہ امیر تیمود نے بایزید کو لوہے کے پجرے میں
 قید کر دیا تھا اسواسطے اسنے اپنے تئیں آپ ہلاک کر دیا بعض

کہتے ہیں کہ چونکہ وہ بڑا غیور تھا اسکو گرفتار ہونے کا نہایت رنج و
 الم پیدا ہوا اس لئے اسکو بخار عارض ہوا ہر چند دوا کرتے تھے
 اچھا نہ ہوتا تھا اس لئے تاریخ ماہ شعبان ۸۵۶ھ میں انتقال کیا
 امیر تیمود نے اسکی نشوونما کے بیٹے کو حوالہ کی جو کہ باپ
 کے ساتھ نظر بند تھا اسکو فروصہ میں لیجا کر اسکو دفن کیا

سُلیمان اول

جب کہ بایزید امیر تیمود کی قید میں پھنس گیا تو اسکے تین بیٹے باپ
 اپنے ملک میں آئے انکے نام یہ ہیں سلیمان محمد عیسیٰ
 اور یحییٰ سلیمان اول بادشاہ ہوا اور ۸۵۶ھ میں تخت شاہی پر
 بیٹھا اور اپنے بہائیوں کے حداث و قتل میں معروف ہوا گیارہ برس
 تک ال عثمان میں قتل و غارت کا دروازہ کھلا رہا آخر کار یہہ ہوا
 کہ سلیمان اول ایک رئیس کی سپاہ کے ہاتھ سے جنگی ڈار ہی اسخ
 منڈ و اڈالی تھی گرفتار ہو کر مارا گیا موسیٰ جو نقش اپنے باپ بایزید

کی امید نمود کے لشکر سے لیکر آیا تھا اوس نے پنہاؤ کا انتقام لینے کا ارادہ کیا چنانچہ بہت آدمی اوس قوم کے زندہ گرفتار کر کے آگ میں جلوا دیے اور آپ خود مختار ملک تحت و تاج کا ہو گیا

مُحَمَّدُ خان

محمد خان نے اپنے بہائی موسیٰ کو درمیان میں قتل کیا اور آپ تخت سلطنت پر بیٹھا اور ضبط و ربط مہمات لکھی اور مالی کی طرف متوجہ ہوا اور سلاطین فرنگ اور یونان سے دوستانہ راہ و رسم نامہ و پیغام کی جارہی کی حاکم فرمان جو بایزید کا دشمن تھا فرصت پا کر فروصلہ پر چڑھ آیا اور بایزید کی قبر کھودا کر اسکی ٹہنی ان کے مین جلا میں محمد خان نے اس فساد کے دفع کرنے کی طرغ غلام توجہ کی معطوف کی مصطفیٰ حاکم فرمان کا بیٹا گرفتار ہو کر محمد خان کے سامنے آیا ایک کبوتر پیچھے کے پٹنے محاذی سینہ کے چپا کر لایا در کلمات مغذرت زبان پر لا کر محمد خان کے روبرو

سینہ پر ہاتھ رکھ کر خدائے کی قسم کھائی کہ جب تک یہ
 روم میں سے تن میں ہے سلطان سے خیانت نہ کروں گا
 محمد خان نے ہی قسم شرعی کھائی اور اسکی تقصیر معاف کی اور
 رخصت کیا جب مصطفیٰ بیگ باہر نکلا کہو تر کو جبہ سے باہر نکال کر
 فوج کر دیا اور گلہ بکریوں کا جو ہا دشاہی تھا لوٹ لیا بادشاہ کو خبر
 پہنچی سوار دوڑا کر پہرہ گرفتار کیا جب بادشاہ کے روبرو حاضر ہوا
 سلطان نے فرمایا کہ تجھ کینہ خود غم دشمن کو اگر سزا دوں تو میری
 شرافت اور نجابت کے لائق نہیں ہیں تجھ کو انانی ہے اگر
 تو قسم سے پہر گیا تو میری شان کے لائق نہیں ہے کہ میں ہی پہر
 کاؤ میں تیری جان بخشی کی ایسی حکمت علی سے فساد کا نابھ
 فرو ہو گیا۔

اسی اشارہ میں ایک اور شخص مدعی سلطنت ہو کر مقابلہ پہنچا
 ظاہر کیا کہ میں مصطفیٰ خان ابن بابزیید ہوں جو امیر تیمور کی لڑائی میں
 لڑا تھا اس نے اس سے مقابلہ کیا اور شکست دی وہ

بھاگ کر کسی عامل قیصر دھوکے پاس گیا اور اسے پناہ لی۔ عامل قیصر
 دوم نے اسکو نہ دیا اور لکھا کہ بدون حکم قیصر کے نہ دون گا
 مانوہیل قیصر دوم نے سلطان کی نامہ کا جواب یہ لکھا کہ جو شخص
 بارگاہِ سلاطین میں پناہ خواہ ہو کر آتا ہے اسکو دشمن کے حوالہ نہیں
 کیا کرتے البتہ میں اس شخص کو تائید و نصرت قیصر کو لگا رہا ہوں نہ دو لگا
 سلطان نے قبول کیا اور اس کے واسطے کچھ تنخواہ مقرر کر دی اس
 بادشاہ کے وقت بہت لڑائیاں اور فساد ہوئے ہیں جو بخوف طاعت
 چھوڑے جاتے ہیں

دارالسلطنت اسکے وقت میں شہرِ ادرننتہ تھا یہی بادشاہ
 خاندان عثمانیہ سے موجود جہازات جنگی اور دریائی لشکر کا ہولہ ہے
 اور قوب خانہ بھی اسی کے خاندان کے بادشاہوں کے واسطے

مہیا کیا گیا ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰}

محبت تھی اُس بنو شریف مکہ کے واسطے پہلے ہی پہل بہت روپیہ سالانہ
محتاج اور مساکین کے خرچ کے واسطے اپنے خزانے سے مقرر کیا تھا

مراد خان ثانی

بعد وفات محمد خان کے مراد خان ^{۱۷۴۲ء} در بیان ^{۱۷۴۲ء} کے تحت ^{۱۷۴۲ء} ^{۱۷۴۲ء}
سلطنت پر بیٹھا اور سکی ولادت در بیان ^{۱۷۴۲ء} کے جو کی تھی قصصاً
نے جو ہمیشہ سے دشمن دلی اس خاندان کا تھا موقع پاکر مراد خان کو
نامہ اس مضمون کا کہہ کہ سلطان کو چاہیئے اپنا بیٹا میرے پاس
بطور اول کے بھجوا دو ورنہ میں مصطفیٰ ولد بایزید کو پھرے پاس
مقید ہے اور مدعی سلطنت کا ہے راکر دونوں کا سلطان نے
منظور نہ کیا فیصلہ ^{۱۷۴۲ء} نے دیا کہ اُس مراد خان کو قید سے راکر دیا اور دس
جہاز جنگی مہراہ فوج جہاز کو مراد خان سے مقابلہ کرنے کو بھیجا ^{۱۷۴۲ء}
نے آتے ہی شہر کالی بولی فتح کیا لشکر سلطان سبر کر دگی بایزید باشتا
تیش نہرا سپاہی لیکر اُس کے مقابل ہوا ^{۱۷۴۲ء} نے فوج کو شکست

دی اویلیونید باشا کو مارڈالا اس وقت مراد ثانی خود فوج لیکر مقابلہ
 پر آیا اکثر لوگ مصطفیٰ کے لشکر کے سلطان سے آئے وہ شکست کھا کر
 بہاگ اس غصہ کے سبب سلطان ایک لاکھ آدمی کی فوج جمع کر کے
 قسطنطنیہ پر چڑھائی کی اور مال لوٹ کا فوج کو معاف کر دیا قیصر دوم
 سخت عاجز ہو گیا آخر کار جزیہ دینا منظور کیا اور صلح کر لی سلطان مراد
 واپس چلا آیا۔ بعد ازاں مراد ثانی نے پہر جھاد پر کمر باندھی اور
 شہر بحر اسود کے کنارہ کر فتح کئے پہر بلغاد پر چڑھائی کی برہی اور
 بحری لڑائی ہوئی مگر فتح نہ کر سکا اور بہت نقصان فوج کا ہوا غرض کہ
 دس برس تک کا صلح نامہ مکھا گیا یہاں سے واپس آ کر مراد ثانی نے
 اپنے بیٹے کو بجائے اپنے بادشاہ بنادیا اور خود عزت نشین ہو گیا
 والی بلغاد نے یہ خبر سن کر عہد شکنی کے دو سو چالیس ہزار جنگی مراد
 ثانی نے سمندر میں توپوں کی مار سے برباد کر دیے اور لڑائی پہر از بہر
 نوبر باکر دی اس وقت مراد ثانی پہر چالیس ہزار سپاہی لیکر دشمن کے
 مقابلہ پر گیا شاہ بلغاد نے سلطان کے لشکر کو شکست دی اور لڑتا

پہر تاسلطامراد کے خیمہ تک پہنچا مراثانی گہر کر گہوڑی پر سوار ہو گیا اور ارادہ تھا کہ پہاگ جادو سر دارون نے بادشاہ کے گہوڑے کی باگ پکڑ لی جو وقت شاہ بلغادر و برو ہو امرا دثانی نے ایسا تیر مارا کہ اس کے ہتھ سے باہر نکل گیا گہوڑے نے گے گرافو جیون نے اس کا سر کاٹ ڈالا یہ حال اس کا لشکر دیکھ کر پہاگ نکلا مراد شاہ نے فتیاب ہو کر اپنی دار اسطنت کو مراجعت کر آیا در میان ۱۲۹۵ھ

۱۲۹۵ھ

۱۲۹۵ھ

یہی ملک بقا ہوا ۔

سلطان محمد خان ثانی

بعد وفات اپنی والد کے محمد خان ثانی تخت نشین ہوا اس کی سب دیش ۱۲۹۵ھ ۱۲۹۶ھ میں ہوئی تھے قیصر قسطنطنیہ نے حسب عادت قدیم اس بادشاہ سے ہی چہر نکالی ایک نامہ اس ضمنوں کا لکھا کہ تمہارا بہائی ارخان جو میری ماس محفوظ ہے اسکا خرچ جلد تر روانہ کرو ورنہ میں اسکو و ہر کر دوں گا یہ نامہ سلطان پڑھ کر نہایت غضبناک ہوا اور مصمم ارادہ کر لیا کہ قسطنطنیہ کو فتح ضرور ہے کہ دن گاجنا پنچہ اسی واسطے شہر ادرنتہ میں جو دار اسطنت تھا بیت بہاری لشکر اور آلات

۱۲۹۶ھ

۱۲۹۶ھ

حرب جمع کئے اور طرف قیصر و مرنے ہی جگانام ایم جراطوس تھا سا مانجنگ

۱۳۵۲ء ہیا کیا اور یوپ اور نصار سے مدد طلب کی غرض کہ ۱۳۵۲ء میں قسطنطنیہ ۱۳۵۲ء

کے متصل پہنچ کر جانین کے توپ چلنے لگی سچاس دن لڑائی رہی بیسویں تاریخ

۱۳۵۳ء ماحادی الاول ۱۳۵۳ء شکر اسلام نے یورش کی دوس روز خستہ عظیم برپا تھا ۱۳۵۳ء

جملہ ساکنین نصار مرنے پر کربا زہ کرا اپنے شہ داروں سے وداع ہو کر

مسلمانوں سے خوب دل کہہ کر ٹرے قیصر ہی بڑی گرجا گرین جا کر بہت رویا

اور شہر برج مقفل کر کے اوکی کجیان دریا میں ڈال دین شکر اسلام کال بہادی

اون رخنوں کی راہ سے جو توپوں سے درمیان فاصل کے پر گئے تھے شہر میں داخل

ہو گئے اور قتل عام ہوئے لگا قیصر ایم جراطوس اپنا لباس بدل کر سنا

نکر تلوار ماتہ من یکر بڑی بہادری سے لڑا سلطان کے کسی شکر می نے اسکو

قتل کر ڈالا پھر بموجب حکم سلطانی قیصر کا سر کاٹ کر نیزہ پر رکھ کر تمام شہر

میں شہر کیا اور جو کوئی غافلان قیصر سے پابا سکو بدین قتل کر ڈالا تین روز

تک تمام شہر میں قتل اور غارت کا بازار گرم رہا چوتھے روز رعایا کو امن ملا اور

اباس گرجا کا مسجد جامع بنایا

اور حکم ہوا کہ قلعہ کی سرست از سر نو کیجا وے اور جو بڑی بڑے گرجا ہیں ان کو
مسجد بن بنا سکے جاوین چھوٹے گرجا فصکرا کو دئی جاوین چنانچہ ایسا ہی
ہوا یہ شہر قسطنطنیہ جو وقت سر کہ اسکے بانی قسطنطین نے آباد کیا ہے اس وقت
تک ۲۹ مرتبہ محصور اور سات دفعہ متضوق ہو چکا تھا۔

پہر سلطان محمد نے قسطنطنیہ میں جامع مسجد تعمیر کی اس کو مسجد ایوب کہتے ہیں
جبکہ یہ مسجد طیار ہو گئی تو سلطان اس میں نماز پڑھنے گیا شیخ الاسلام قاضی القضا
ت شیخ شمس الدین نے بادشاہ کے کمر میں تلوار باندھی اوسی دن سے
پہر رسم جاری ہو گئی کہ جو بادشاہ تخت پر بیٹھا ہے اوسی مسجد میں جمعہ کے دن نماز کو

پڑھتا اس کی یہ ہے کہ معاویہ دہلی شام نے ابنو بیٹے یزید کو درمیان شہید کے ہمراہ ابولوب
انصاری کے واسطے محاربہ قیصر روم کے بھیجا تھا اتفاق سے یزید اور قیصر میں
مسلم ہوئی ابوالوب انصاری نے اوسے جگہ انتقال کیا یزید نے اوس کو قسطنطنیہ میں دفن کیا قیصر
نے ایک وزیری مجلس میں ذکر کیا کہ یزید سخت نادان ہے یہ نہیں جانتا کہ عیسائی لوگ ایوب کی قبر
کہو در اوسکی لاش یہاں سے نکال کر پھینک دیں گے یہ تذکرہ یزید نے سنا کہ قیصر سخت احمق ہے اس کو یہ نہیں
معلوم کہ ملک شام میں عیسائیوں کے بزرگوں کے بہت ذہین ہیں ابوالوب کے قبرستانوں میں اوکھڑ
گئی تو میں صد ہا قبریں بھاری کے ملک شام سے اوکھڑ پھینک دوں گا یہ بات قیصر روم سن کر
پہر اس بارادہ سے باز آیا اوسے جگہ پر محمد خان ثانی نے یہ جگہ مسجد تعمیر کی اور اس کا نام مسجد
ایوب رکھا یہ وہ جگہ اس نام رکھنے کی ہے

جاتا ہے اور جو شیخ الاسلام و سوقت کا ہوتا ہے وہ بادشاہ کو کمر میں تلوار باندھتا
 چنانچہ انک بہرہ رسم ال عثمان میں جاری ہے ^{۱۸۷۱ء} میں درمیان ماہ ^{۱۸۷۱ء}
 جادی الاولیٰ کے شہر اذن مکید میں سلطان مذکور بیمار ہو کر فوت
 ہوا اس بادشاہ کی عمر ۵۲ برس کی ہوئی ۱۲ ملک و سنو فتح کئے اور دوسو
 سے زیادہ قلعی اور شہر اس نے مفتوح کئے تھے بہ بادشاہ قوی اندام
 دراز قد تیر اندازی میں بے نظیر گذرا ہے آپ ہی با علم تھا اور ملکا کی بڑی
 قدر کرتا تھا اسکے بعد دو بیٹے اور اسکے رھے ایک یازید و دوسرا جمشید

یازید تانی

بعد وفات محمد خان کے محمد یازید کا یہ ارادہ ہوا کہ جمشید کو جو چہو با شیا عی ^{۱۸۷۱ء}
 کا تھا تخت پر بٹھا دے بر سیاہ نیک چہرے نے وزیر کو قتل کر ڈالا اور ^{۱۸۷۱ء} اسکا پادشا
 نیک چہرے کا نظارہ کی ہو نیک بمنزہ چنانچہ نو مسلم کو نیک مسلمان کہتے ہیں اور چہرے بمنزہ
 ہے۔ اس شمعہ نے کہا ہر کہ اس سپاہ میں جو ان آدمی ۱۵ سالہ سے ۲۵ سال تک بہرتی ہو کر
 تھا اسکا اس سپاہ خاصہ کو نیک چہرے کہتے تھے۔ اور نظام سے وہ سپاہ مراد ہو
 قوامد جنگ خوب جانتے ہوں چنانچہ اب قیصر دوم کے پاس نظام کی سپاہ ہے ۱۰

۳۴

۳۴

کو وزیر بنا لیا یانید اسوقت اما سبیا میں تھا اسکو جب سلطان کی
 وفات کی خبر پہنچی فوراً بلغاد کر کے چار ہزار سوار کے ہمراہ استنبول میں
 داخل ہوا اور تخت پر آکر بیٹھ گیا جمشید اسکا بھائی جو درمیان
 کے پیدا ہوا تھا اور اسوقت ۳۴ برس کا تھا قزوین کی طرف
 بھاگ گیا وہاں جا کر اسے جھنڈا فساد کا قیام یانید نے اسکی تنبیہ اور
 تاویب کے واسطے فوج روانہ کی پر کچھ نہوا فوج شاہی کو شکست ہوئی
 اسوقت یانید خود گیا اور جمشید کی فوج کو شکست دی مگر ناتھ نہ آیا
 وہ بھاگ کر قوم ترکمان کی طرف چلا گیا ترکمانوں نے اسکا سبب اسباب
 بلکہ گپڑے بھی لوٹ لئے جمشید بحال تباہ مصر میں پہنچا قائدہ بیلک
 شہلا قوم چرکس نے اسکی عزت کی اور اپنے پاس اسکو رکھا ترکمان
 لوگ مارے لاپٹ کے اسباب اور لباس جمشید کا لیک یانید کے پاس
 بامید انعام حاضر ہوئے اسکو حکم ہوا کہ استنبول میں حاضر ہوں اسکا
 پرتکو انعام دیا جائیگا جب وہ لوگ استنبول میں حاضر ہوئے سبکو قتل
 کر ڈالا اور فرمایا کہ جو شخص اپنا آقا سے ایسا سلوک کرے اسکو بھی انعام

ملنا چاہئے جمشید چار مہینے مصر میں رہ کر واسطے حج مکہ معظمہ کے
 گیا وہاں سے آکر ہر سامان جنگ کا مہیا کیا بایزید کا سکو بہت سہجہ
 کہ اس بے فائدہ بغاوت سے کچھ کم کیا حاصل ہو گا بہتر ہے کہ باز آوہ
 ہرگز نہ مانا غرضیکہ پہلا انی ہوئی آخر کار شکست کھا کر جزیرہ مروٹس
 میں چلا گیا وہاں کے حاکم کو بایزید نے لکھا کہ جمشید کو گرفتار کر کے میرے
 پاس روانہ کرے اور اُس جزیرہ کا باج شاہی ہر سال آدا کیا کرے
 اس نے نہ مانا پر بایزید کا خوف اُسکو بڑا تھا اسلئے جمشید کو وہاں سے
 نکال دیا وہ تیبیس علاقہ اٹلی میں آیا پہلا اور کسی شہر میں گیا غرضیکہ سات
 اُسکو سیاحت میں گذرے شاہ فرانس کے علاقہ میں جب پہونچا اُس نے اُسکو
 جبکہ شاہ فرانس سویس ایم براٹوس مرگیا اُسوقت شاہ فرانس نے
 جمشید کو پوپ کے حکم کیا جمشید نے پوپ کو سب حال تباہ اپنا دکھلایا
 پوپ کو رحم آیا اُسکو بغزت تمام اپنے پاس رکھا جب وہ پوپ مر گیا
 اور اُسکی جگہ الیکٹینڈا پوپ ششم اُسکا جانشین ہوا اُسکے پاس
 بایزید نے بہت سارے پیسے روانہ کیا اور لکھا کہ جمشید کو قتل کر ڈالے مگر

قاصد جو روپیہ اور خط لیکر گیا تھا جب شہر انکوناملا تو اٹیلے میں پہنچا
وہاں کے حاکم جولیانو سے جو کہ پوپ کا دشمن تھا ایلیچو کو بکڑ لیا اور
جو روپیہ انکی ہمراہ تھا سب لوٹ لیا یہ حال پوپ نے بائینید کو لکھا اور
پہر اُس قدر روپیہ دینا منظور کیا اُس وقت پوپ نے جمشید کو زہر کھلا
مار ڈالا

سلطان بائینید نے اپنے وقت میں بہت لڑائیاں کی ہیں اور
بہت شہر فتح کئے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملک ارنہوٹ کو دے
جنگ کے جاتا تھا اثناء راہ میں ایک فقیر بادشاہ کے برابر بارادہ پہنچا
چاہتا تھا کہ خیمہ مارے سپاہ نے ہجوم کر کے اُس فقیر کے ٹکڑے کر ڈالا
اُس دن سے یہ رسم مقرر ہو گئی کہ کوئی شخص تیار لیکر بادشاہ کے قریب
نہ جانے پاوے +

۱۲۹۷ء کے بڑے بھاری لڑائی ہوئی ۱۲۹۷ء کے بڑے بھاری لڑائی ہوئی
دس ہزار عیسائی قیدی ہوئے اور وہ ملک لوٹا گیا بعد ازاں درمیان
۱۲۹۷ء کے قسطنطنینہ میں ایک ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ایک ہزار تیر گھ
۱۲۹۷ء کے قسطنطنینہ میں ایک ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ایک ہزار تیر گھ

اور ایک سو نو مسجدیں اور ایک حصہ محل قیصر کا گر بڑا یہ زلزلہ ۵۴۰ دن تک
 ہر روز آتا رہا بعد جانے اس زلزلہ کے سلطان پندرہ ہزار معمار
 اور مزدور مقرر کر کے سب گہرا اور مسجدیں منہدم کی مرمت کروادی
 ۱۱۹۱ھ میں یہ بادشاہ مرض نقرس میں مبتلا ہو کر جان بحق ہوا اُسکی ولادت ۶۱۱ھ
 ۶۷ سال کی ہوئی ۳۳ برس اُس نے بادشاہت کی یہ قیصر جسیم قوی
 سیکل سیاہ گیسو لطیف و ظریف ادیب و لیب عابد و پرہیزگار تیر انداز
 اور ناظم و ماثر گذر اسے اُسکے اشعار بہت مشہور ہیں ہر سال زرخیر
 کا مہ معظّم کو روانہ کرتا تھا *

سلطان سلیم خان اول

بعد انتقال بایزید کے اُسکا بیٹا سلیم خان بادشاہ ہوا اُسکی ولادت
 ۶۱۶ھ درمیان ۶۱۶ھ کے ہوئی تھی اس بادشاہ کی وقت میں اُسکی ہائین اور
 نے بڑی بغاوت اور شورش کی تھی چنانچہ اُسکے بیٹے علاؤ الدین
 نے شہر فروصد میں بغاوت کے سلیم نے اپنے بیٹے سلیم کو اپنا ولی عہد

مقرر کر کے ستر ہزار سپاہ کے ہمراہ اُسکی تہیہ کے واسطے روانہ کیا اور
ایکسویں جہاز جنگی سمندر کی راہ اُسکی مدد کو پہنچا احمد جو باپ علاؤ الدین
کا تھا وہ شہر ماسیبا میں باغی ہو گیا مصطفیٰ جو دوسرا بھائی سلیم کا تھا
وہ بھی شریکِ نبوت ہو کر احمد کا وزیر بن بیٹھا جب سلیم نے دیکھا کہ
انتظام بگڑ چلا اُسے حکمتِ عملی سے مصطفیٰ کو تسلی دیکر اپنی پاس بالیا
اور فوراً پہانسی دیکر مار دیا بعد ازاں بہت سے امراء اور وزراء اور تمام
بھائیوں اور اُنکی اولاد کو نہایت بے رحمی اور قساوت قلبی سے طرح طرح
کے ظلم اور عذاب سے قتل کیا تب سلطنت اُسکی رسمی حیثیت سلیم اول
تختِ سلطنت پر بیٹھا تو تمام اطراف کی بادشاہوں نے تہنیت نامی شاہ سلیم
لکھے مگر شاہ اسمعیل صفوی شاہ ایران نے نامہ نہ کہا وجہ اُسکی یہ تھی
کہ شاہ سلیم نہایت متعصب سُنی خفی الذہب تھا فرقہ شیعہ سے عداوت
قلبی رکھتا تھا جب کہی سنتا کہ فلا شخص شیعہ سے فوراً اُسکو قتل کر دیتا
تھا اور چالیس ہزار سے زیادہ آدمی شیعہ مذہب کے اُسکے پاس قید تھے
اُنکو طرح طرح کا مذاب کرتا رہتا تھا چنانچہ اسی واسطے شاہ اسمعیل صفوی

شاہ سلیم پر خر مچ کیا اور برادر زادہ شاہ سلیم کا بھی شاہ اسماعیل کے ہمراہ ہو گیا اور کئی دفعہ باہم نوک جھوک مراسلون میں بھی رہی چنانچہ ایک روز شاہ سلیم نے اسماعیل صفوی کے واسطے ایک عصا اور ایک مسواک اور ایک چادر بطور ہدیہ بھیجی اسماعیل نے اسکی عوض ایک حقہ طلائی بہرا ہوا افیون سے اس کے پاس بطور تحفہ روانہ کیا شاہ سلیم یہہ دیکھ کر نہایت غضبناک ہوا پلچی کو کر دن مارا اور ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہی مع ساٹھ ہزار شتر محمولہ اسباب و آلات جنگ کے ایران پر چڑھائی کی اسماعیل صفوی تاب مقابلہ کی نہ لاکر بھاگ گیا مگر بھاگنے وقت کئی منزل تک جنگل میں آگ لگوا دی تاکہ دشمنوں کے گھوڑے و گاوگھاس اور رسد نہ ملی چنانچہ لشکر سلیم کو بہت تکلیف ہوئی پر ایسا پختہ اپنے ارادہ پر تھا کہ کسی سپہ سالار یا امیر کا غدر نہ سنتا تھا جو کوئی شکایت نہ ملتی رسد کی کرتا اسی کی مورت ڈالتا تھا چنانچہ حمدان پاشا نے شکایت کی کہ اس جنگل میں گھاس تک نہیں ملتا اور رسد دستیاب نہیں ہوتی اور سپاہ کثیر کا نقصان ہوگا مگر سلطان نے تھا ہو کر اسکو فوراً قتل کروادیا بعد ازاں شاہ اسماعیل

صفوی کے پاس زنا نہ لیا س بچوایا اور لکھا کہ اُسکو پہن کر بیٹھ اسمعیل
 میں طاقت مقابلہ سلیم کی نہ تھی ناچار غرہ ماہ رجب ۱۲۹۴ھ کو مقابلہ
 ہوا جنگ عظیم ہوئی اسمعیل عین معرکہ میں زخم کھا کر گھوڑے سے
 گر اسواران سلیم نے زخمہ کر لیا ایک سوار ایرانی کمال دلاوری کر کر
 اُس میدان میں گھس آیا بادشاہ اسمعیل کو اپنا گھوڑا دیدیا اگرچہ آپ
 مارا گیا پر اسمعیل کو بچا دیا وہ سوار ہو کر بھاگا قندہار میں پہنچا شاہ سلیم نے
 اسمعیل صفوی کے خیموں کو بنا کر ٹوٹا ایک عورت اسمعیل کے خیمہ میں
 رہ گئی تھی اُسکو پکڑ لایا اور جو شخص ایرانی دستیاب ہوا طعنتیں بیانیہ
 کیا اسی جگہ پر مرزا بدیع الزمان اولاد امیر تیمور گورگان سے
 ملاقات ہوئی اُسکی بڑی عزت سلیم نے کی۔ بعد ازاں تبریز پر چڑھائی
 ہوئی اس شہر میں جس قدر مال اسباب اسمعیل کا ملا سب کیا اسمعیل نے
 ناچار ہو کر ہدیہ بھیجا اور اپنی بیوی مانکی سلیم نے نہایت تعصب سے جواب دیا
 اوس لہجے کو قید کر لیا اور وہ عورت ایک سپاہی سے جعفر چلی کو بیٹھا
 جب یہ خبر اسمعیل کو پہنچی تو نہایت غصہ ہوا اسی رنج میں مبتلا ہو کر مر گیا

بعد از ان شاہ سلیم نے کوچ کیا شہر اما سبیا سے ہو کر کو مانخ میں آیا
 اور علاؤ الدولہ سردار ترکمان پر بس کر دگی سیدنا پاشا کی فوج بھیجی
 علاؤ الدولہ قتل کیا گیا اسکا سر کاٹ کر سلطان سلیم کے پاس روانہ کیا
 سلطان نے وہ سردار سطلے عزت کے عزیز موصی کو پاس بھیج دیا اسی آئنا میں
 خیر آئی کہ قسطنطنیہ میں سپاہ نیک چری نے فساد برپا کر رکھا صمد اعظم
 کا گھر لوٹ لیا سلیم بہت جلد اسلام بول میں آیا مجرموں کو قتل کیا بعد ازاں
 مارچین - سنجا - موصل وغیرہ شہروں کو فتح کرتا ہوا دریا گنگا ^{۱۶} میں
 کے بادشاہ مصر قانصو پر ناخوش ہو کر بارادہ استیصال لشکر کشی کی
 مغل بیگ وکیل عزیز موصی کا حاضر ہوا شاہ سلیم نے اسی بات بھی
 نہ کی اسکو قتل کرنے کا حکم دیا دیونیشا نے شفاعت کی اسکی جان بچائی
 مگر حکم ہوا کہ تشہیر کر کے نکال دیا پنج ایک غارتگری گدھ پر اسکی ڈار ہی
 منڈوا کر سوار کیا اور تشہیر کر کے شہر بدر کر دیا عزیز موصی بہ حال
 شکر مقابلہ کو نکلا چونکہ وہ پیر شہزادہ سالہ تھا عین معرکہ میں گھوڑے
 گر کے مقتول ہوا شاہ سلیم کی فتح ہوئی بعد از ان حلب ^{۱۷}

اور دمشق اور سب شہر فتح کر کے چار مہینے تک وہ رہ کر امراء
 عرب سے ملاقات کی پہر کوہ لبنان کو جا کر زیارت مقامات مقبرہ کے مجمع
 مسجد جو بنام جامع امویہ مشہور ہے ملاحظہ کی خطیب کو بجاس ہزار
 قریش عطا کئے بعد ازان عزیز مصر طومان کے نام جو بعد قتل ہونے قانصو
 کے تخت مصر پر بیٹھا تھا مبع کھا گیا کہ اطاعت سلطان روم کی منظور
 کرے اور ہمیشہ مطیع و فرمانبردار رہے ورنہ لڑائی ہوگی یہ نامہ طومان
 نے پڑھ کر ایلچی کو قتل کروا دیا اور میدان جنگ نواحی شہر غصہ میں
 آراستہ کیا فوج رومی غالب آئی شہر غصہ فتح ہوا بعد ازان راہ
 دشت سے سلطان سلیم مصر کو روانہ ہوا ۹۲۴ تاریخ ماہ ذی الحجہ
 ۱۰۴۲ھ میں شاہ طومانصر اور قیصر دوم شاہ سلیم کی جنگ عظیم واقع
 ہوئی اول حملہ میں سیدنا پاشا افسر سپاہ رومی کا مارا گیا پہر کئی جنگ
 ہوئے فتح رومیوں کی ہوئی مصر فتح ہوا بازندے وہان کے سب

یہ مسجد بنائی ہوئی ولید بن عبد الملک کی ہے اس واسطے اسکو جامع

امویہ کہتے ہیں قریش ایک کبہ مرومی ہو +

بہاگ گئے سلیم نے پہلے سب کو امان دہی اور حکم دیا کہ اپنے اپنے
 گھروں میں آکر بسیں جب سب لوگ پہر کر آئے اس وقت عہد شکنی کر کے انہی
 معہ قتل کئے طوما نے عرب میں جا کر پہنچا سلیم کے مقابلہ کے واسطے
 لشکر آراستہ کیا اور پہر آکر مصر لے لیا سلطان سلیم نے مصطفیٰ پاشا کو طوما
 کے پاس پہنچا اور طالب صلح کا ہوا طوما نے مصطفیٰ پاشا کو قتل کر دیا
 اور لڑائی پر شروع کی آخر کو شکست کھا کر بہاگ کا اور ایک سردار جو
 اسکے قریب رہتا تھا اسکی ریاست میں جا کر وہاں پناہ کا ہوا اسنے
 طومان کو گرفتار کر کے سلیم بادشاہ کے حوالہ کر دیا سلطان نے فوراً اسکو
 قتل کر دیا اور امیرا کھراء خیو بلت کو نائب السلطنت بنا کر مصر کا حاکم مقرر
 کیا اور خود قسطنطنیہ کو مراجعت کی۔ آٹھویں تاریخ ماہ شوال ۹۴۶ھ
 میں نو برس سلطنت کر کے ۹۷ برس کی عمر میں انتقال پایا۔ یہ بادشاہ
 درازت کوتاہ پایا۔ بزرگ جٹہ۔ سرخ رنگ بزرگ چشم
 پر غضب تھا ڈاڑھی منڈوا تا تھا شکار کا شوق اسکو بہت
 شاعر بھی تھا اسکے شعر فارسی اور عربی اور ترکی زبان کے دیار

دروم میں بہت مشہور ہیں ایام خلافت المستمسک باللہ
العباسی لمصری میں رہے تھا *

سلطان سلیم خان ثانی

بعد انتقال پانے سلطان سلیم کے اُسکا بیٹا سلیمان خان ثانی درمیان
۱۵۲۰ء کے بادشاہ روم کا ہوا اس بادشاہ کے وقت میں شوکت
۱۵۲۴ء
و شہمت ال عثمان کی بہت زیادہ ہو گئی تھی ۱۳ دفعہ بذات خود بہ
بادشاہ لڑا اور بہت مکانات اپنی قلمرو میں تعمیر کئے اور اُسے اٹھنا لیس
برس سلطنت کی اس عرصہ میں اُسے بڑے بڑے کار نمایاں سر انجام
ہوئے ہیں اول ہی اول اُسے قلعہ بلغراد فتح کیا اُسکے بعد
فرانس اور کئی اور عیسائی بادشاہوں سے لڑا اکثر بار کامیاب ہوا
ابراہیم پاشا ہنوی سلطان حسب اجازت نصاری پر چھا کرنے گیا
اُسے دو لاکھ سے زیادہ عیسائی قتل کئے اور ایک لاکھ
قیدی اپنی ہمراہ لایا اور خزانہ شاہی کو زبردست ہرا اور امتداد

سے مالا مال کر دیا بار دوم پہ نضاری پر چڑھائی کی اس دفعہ
پچیس ہزار سر نضاری کے کاٹ کر لایا اور سلطان کے خیمہ
کے سامنے اُن سر دن کا برج چن دیا یہ مہم سات مہینے تک

۱۵۲۱ء بائی تھی پھر درمیان ۱۵۲۲ء کے عجم میں آیا بغداد فتح کیا مقبرہ ۹۳۱ھ

امام اعظم ابو حنیفہ کا از سر نو تعمیر کیا خیر الدین پاشا وزیر سلطان نے

۱۵۲۲ء درمیان ۱۵۲۳ء کے شہر ٹونس افریقہ میں فتح کیا شاہ تونس نے ۹۳۰ھ

۱۵۲۴ء بادشاہ اسپین سے مدد لیکر اپنا ملک پھر لے لیا پھر درمیان ۱۵۲۴ء ۹۳۲ھ

سلیمان خان نے ملک گیری پر کمر قصد کی جست باندہ کر برگردگی

خیر الدین پاشا فوج کثیرہ واسطے تسخیر ملک نضاری کے روائے

کی اُسے ۱۵ جزیرے جزائر بنیاد قہ سے فتح کئے اور سلیمان خان

نے بذات خود بہت شہر اور قصبے اور دیہات اپنی قلمرو میں ملائی اور

۱۵۲۶ء ۹۵۳ھ میں سلیمان خان عجم میں آیا اثناء راہ میں علاؤ الدین ۹۵۳ھ

شاہ ہندوستان کا ایلچی حاضر ہوا چند روز ٹہر کر جواب نامہ

کا لیکر لوٹ گیا بعد ازاں ایرانیوں سے مقابلہ ہوا عثمان پاشا نے

یہ چالاک کی کہ چنڈ شیر گھوڑوں کے دُم میں کوئی زندہ باندھ کر
فوج ایوان میں رات کے وقت چھوڑ دئی کوڑوں نے کان کان
کر کے جوشور مچایا اور ترز بھی گھوڑے بہا گئے اور صد ہا کوڑوں کی آواز
جو ہوئیں ایرانیوں نے خیال کیا کہ دشمن کی فوج ہمارے لشکر پر آ پڑی
اب شب خون ہو گا اس لئے باہم ملو اور چلنے لگی بہت سے سپاہی ایران
کے آپس میں لڑ کر مر گئے یہ بات سلطان سلیمان خان کو بہت پسند آئی
بہت خوش ہوا اسی خدمت کے سبب اُس کو حاکم حلب کا مقرر کیا اور
شاہ ایران سے صلح ہو گئی ۹۶۰ھ میں سکے بیٹے مصطفیٰ ابن سلیمان
نے بغاوت اختیار کی اُس کو قتل کیا یہ ۹۶۳ھ میں مسجد سلیمانہ
کی تعمیر ہوئی اسی سال میں اُس کا دوسرا بیٹا بایزید اُسی پہر گیا باپ سے
لڑ کر شکست کھا کر بھاگا ۹۶۹ھ میں وہ شاہزادہ شاہ طہماسپ صفوی
ایران کے پاس پہنچا شاہ ایران نے اُس کی عزت کی اور بگرام تمام اپنے پاس رکھا۔
سلطان سلیمان خان ثانی نے اُس کو خفیہ لکھا کہ اس ولد نامسم و کوئیر
ان چند معتمدوں کے حوالہ کر دو چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اُن آدمیوں نے

اسکو قتل کر ڈالا اس بات سے شاہ سلیمان نہایت خوش ہوا
اور ایک نامہ بہت بڑے القاب اور عزت سے شاہ ایران کو لکھا
اور چار لاکھ دینار بطور تحفہ اور ہدیہ کے بھیجے۔

۹۲ھ بہار درمیان ۶۱۱ھ کے بڑے اعظم افریقیہ فوج شاہی نے حملہ کیا اور ۹۲ھ
بہت فتحیں حاصل کیں شاہ ہسپانیہ اس پر حملہ کر کے اپنا لشکر مالطہ
کو روانہ کیا مصطفیٰ پاشا سپہ سالار سلطان کا فتح یاب ہوا اور کئی
ہزار رضا رہی اسیر کر کے سلطان کے روبرو حاضر کئے۔

بعد ازاں خود سلطان فرارادہ جہاد کا کیا بلغراد پر پہنچ کر کئی
۹۲ھ شہر عیسائیوں کے فتح کئے ۳۱ تاریخ صفر مطابق ۳۰ اگست ۶۱۱ھ ۹۲ھ
میں وجہ المفاصل کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہوا

محمد سقہ سپہ سالار نے بادشاہ کی موت ظاہر نہونے دی
اور اسی عرصہ میں قلعہ فتح کیا ۱۴ دن کے بعد جب سلیم خان
ولد سلیمان کو اس کے والد کے انتقال کرنے کی خبر پہنچی بلغراد سے
سہرعت تمام فکڑ شاہی میں آیا اس وقت وزیر نے خبر وفات

سلیمان کی شہور کی +

یہ بادشاہ گندم گون کشادہ پیشانی ترش رو عالی بہت تھا اُس نے
۴۴ سال بادشاہت کی عمر اُسکی چوتھریس کی ہوئی اُسکی وفات کے
بہت شاعروں نے فارسی اور عربی اور ترکی میں لکھے ہیں از بخار
ایک مثنوی مفتی ابو السعوی مفسر قرآن کا ہے جس کا شروع یہ ہے +

اصْوَاعِقُ امْ تَفْجُءُ صَوْدَ
فَا لْاَرْضُ قَدْ مَلَّتْ مِنْ نَقْرٍ نَاقُودِ
گریز کے مقام پر کہتا ہے

امْ ذَاكَ نَحْيِ سَلِيمَانَ الزَّمَانِ وَمَنْ
قَضَتْ اَوَامِرُهُ فِي كُلِّ مَأْمُودِ
وَمَنْ وَمِنْ مَلَأَ الدُّنْيَا مَهَابَتَهُ
وَسَحَرَتْ كُلَّ جَبَّارٍ وَتَيْمُودِ

سلیم الثانی

ولد سلیمان

یہ بادشاہ درمیان ^{۶۲۴} ۶۲۳ء کے پیدا ہوا اور درمیان ^{۶۴۲} ۶۴۱ء کے ^{۶۴۲} ۶۴۱ء کے بادشاہ ہوانش باپ کے قسطنطینین لاکر دفن کی ایچی شاہ ایران کا نامہ تعزیت اور تہنیت کا لیکر حاضر ہوا دو دانہ مردار پرید کمان کے جکا وزن چالیس درہم کا تھا اور ایک دانہ بیاقوت زمانہ کا جو برابر شفا لو کے تھا پیشکش کئے جو اب نامہ کا لیکر لوٹ گیا بعد از سلیم خان نے امام صنعہ پر حملہ کیا اسکو شکست دیکر نستج پائی ^{۶۴۲} ۶۴۱ء کے ذوسقنا سیبے نام ایک یہودی اس بادشاہ کا ندیم تھا جبکہ وہ شہزادہ تھا اسوقت سے ان دونوں میں دوستی تھی اُس یہودی کے ساتھ شراب پیا کرتا تھا ایک روز حالت نشہ میں اُس یہودی نے اس شہزادہ سے بیان کیا کہ جو ذریعہ قبر میں بہت تھخہ شراب بنتی ہے اور نہایت عمدہ ہوتی ہو سلیم نے اسکو کہا کہ جب میں ہو جاؤں گا تو اسی جزیرہ کو فتح کر کے تمہکو وہاں کا حاکم بناؤں گا پس اب تم جو دینی

موقع پر عرض کی کہ اب بادشاہ اپنا وعدہ پورا کرے اسکو سلیم ثانی نے مصطفیٰ
 پاشا کو حکم دیا کہ جزیرہ قبرس کو فتح کرے چنانچہ تین سو ساٹھ ہزار جنگی تیار
 کر کے حکم دیا کہ اس جزیرہ پر چڑھائی ہو بعد کئی لڑائیوں کے وہ جزیرہ فتح ہوا
 اور مال بٹھارے، دختر اور سپرد و نزار کے بادشاہ کے سامنے حاضر کئے
 اگرچہ بادشاہ کی فوج سے یہی فریب بچا پس بڑا آدمی کے مارے گئے
 پیر بادشاہ نے اپنا وعدہ پورا کیا شاہ ہسپانیہ اور چوپ یہ حال دیکھ سلطان
 کے برخلاف فوج بحری لا کر صف آر ہوئے اس لڑائی میں سلطان کا بہت نقصان
 ہوا ایم ۲۲ دوسو چوبیس ہزار جنگی بادشاہ کے تباہ ہوئے یہ فتح شاہ ہسپانیہ
 نے ایسی حاصل کی کہ اسکی خوشی کا ایک فرانسیسی فلمرو میں ہمیشہ کو بطور یادگار
 لکھا دیا بعد ازاں سلیم ثانی بعارضہ بیمار ہو کر ۲۹- تاریخ ماہ شعبان ۹۸۲ھ
 میں پچاس برس کی عمر پر فوت ہوا۔ یہ بادشاہ شراب خوار نعمہ پرست
 پیاوش طبیعت تھا اس کے وقت محمد سقے اور کا وزیر صاحب تدبیر تھا اور سنو
 نظام ملک کا چہار کہا ورنہ اس کے وقت سلطنت کا بگڑنا نا کچھ تعجب کی
 بات نہ تھی *

مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی

مراد سوم والد سلیم ثانی بعد وفات اپنی والد کے دریاں کچھ بچے کے
 بادشاہ ہوا اس نے سخت پریشانی اپنے پانچ بھائیوں کو جو بے گناہ
 تھے قتل کروا دیا اور چار عیسائی جو قید میں تھے ان کو رہا کر دیا اور بہت
 امراء اکبر کو ان کی خدمات سے مفرول کر دیا دریاں کچھ بچے کے
 آیا کہ شاہ ایران کو کینی زہر دیکر مار ڈالا ہے اور اس کا بیٹا پاہ کے ہاتھ سے
 مسمول ہوا ہے مراد خان نے یہ موقع پا کر شہر نقلیس پر فوج روانہ کی
 لگو چستان فتح کیا ۶۔ تاریخ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ اس بادشاہ نے
 انتقال کیا یہ بادشاہ متوسط الفاست کم ریش زرد رنگ کو تاہ جسم تھوٹ
 بہت تھا اس کی حرم سرا میں پان سو کنیر تھی ۔

محمد خان ثالث ولد مراد

جو وقت اس کے والد مراد کا انتقال ہوا وہ شہر مانیزین تھا اس کی والدہ

صفیہ سلطانہ نے اوسکو خفیہ خط لکھ کر اسکی باپ کے انتقال پانی کی
خیر اوسکو کی اور جلدی بولایا اور جب تک نہ آیا مراد کی انتقال کی ذرا یہی
خبر نہ مہنے رہی یہاں تک وزیر وں کو یہی خبر نہ ہوئی محمد خاٹا لٹ نے بارہ روز

کے بعد اگر ۱۵۹۵ء میں تخت پر جلوس کیا اوسوقت لوگوں کو خبر ہوئی کہ مراد ۱۵۹۵ء

الٹ مر گیا ہے اسی احسان کے سبب محمد خاٹا لٹ نے سب اختیار سلطنت کا
اپنی والدہ کے سپرد کر کہا تھا۔ چند روز کے بعد اوسنے اپنے ۱۹

خورد و کلاں قتل کر کے اپنے باپ کے قبر کے برابر اونکی قبر میں نبوا دین

اور دس عورتیں جو اوسکے باپ سے حاملہ تھیں وہ دریا میں ڈبوادیں

اوسکے وقت میں شہنشاہ نے لشکر شاہی کا مقابلہ بہت زور سے کیا تھا

یہاں تک کہ ۲۴۔ شوال ۱۵۹۵ء میں خود بادشاہ جڑہ کر گیا اور شہر امرلو کو سا ۱۵۹۵ء

میں فتح کیا۔

درمیان ۱۵۹۳ء کے شاہ ایران سے لڑائی ہوئی پر عمر نے سلطان سے ۱۵۹۳ء

وفانہ کی ہمار ہو کر راہی ملک بھا ہوا اس بادشاہ کی عمر ۳۳ برس کی ہوئی ۳۹

دواہ اوسنے سلطنت کی یہ بادشاہ افیون بہت کہا تا تھا اور شراب سے

۱۸- رجب سابق ۲۲ - دسمبر ۱۶۱۲ء میں اوسنے انتقال کیا ۛ

۱۸- رجب سابق ۲۲ - دسمبر ۱۶۱۲ء میں اوسنے انتقال کیا ۛ

۱۸- رجب سابق ۲۲ - دسمبر ۱۶۱۲ء میں اوسنے انتقال کیا ۛ

احمد اول بن محمد خان

یہ بادشاہ تیرہ برس کی عمر میں تخت پر درمیان ۱۶۱۲ء کے بیٹھا اوسکی وقت میں
شاہ عباس صفوی بادشاہ ایران نے قیصر دوم کے ملک میں دست انداز
کر کے شہر اربقان اور قلعہ قرص اور سواے اسکے اور کئی مقام فتح کر لئے
اسکی اوسکو خود چڑھنا پڑا اور شاہ عباس سے لڑائی ہوے اس حملہ میں بہت
نقصان سپاہ کابینہ نے بربت اور امراض کے ہوا اسی اثنا میں باشندگان
حجر والی غمناکے ماتم غلام اوٹھا کر داخواہ سلطان سے ہوئے سلطان نے
اونکی حمایت کی اور ایک شخص اوسی شہر کا باشندہ انتخاب کر کے تاج اور تاج
اور تیغ مرصع اور فوج و کرائس ملک کا حاکم مقرر کر دیا اسکی جو بلا کہ قیصر دوم
کے والی غمناک نے دبا لی تھے پھر کہ سلطنت دوم میں شامل ہو گئے ۱۶۱۲ء
میں فروری میں آکر شاہ غمناک سے صلح کی اور خراج و مالک لیکر دارالسلطنت کو لوٹ آیا

۱۸- رجب سابق ۲۲ - دسمبر ۱۶۱۲ء میں اوسنے انتقال کیا ۛ

۱۸- رجب سابق ۲۲ - دسمبر ۱۶۱۲ء میں اوسنے انتقال کیا ۛ

بعد از ان مراد پاشا کے ہمراہ فوج کثیر کر کے واسطے سرکوبی جان بود ماکم
اکواد اور امیر فخر الدین ماکم لبنان کے سپہا بعد متبادلہ اور جنگ سخت کے
جان بود بہاگ گیا مگر اطراف حلب میں مارا گیا امیر فخر الدین ہی تا متبادلہ

۱۱۷۸ء کی نہ لایا وہ بھی بہاگ گیا مراد بامراد قسطنطنیہ کو لایا ۱۱۷۹ء میں پیر شاہ
ایران سے لڑائی ہوئی شہر قزوین فتح ہوا شاہ عباس سے صلح ہو گئی۔

اسی اثنا میں سلطان کو خبر ملی کہ عیسائی لوگ بارادہ جنگ اپنے گہر و زمین
آلات جنگ کے مہیا کئے ہیں مصروف میں سلطان نے خانہ تلاشی کی جا
سردار عسپدی قتل کئے گئے۔ بعد از ان پیر ایران پر لشکر کشی ہوئی ایرانیوں نے
شکست فاش دی یہ مال نکر پادشاہ چہر خود جانے کا ارادہ کیا مگر دغا

۱۱۷۹ء آواز دی اور موت نے اگر سلطان کو درمیان ۱۱۷۹ء کے گرفتار کر لیا

۱۶- تاریخ ماہ ذی القعدہ مطابق ۱۵- نومبر کو انتقال کیا یہ پادشاہ شہزادہ

تہا عورتوں سے بہت صحبت رکھتا تھا اور مکہ اور مدینہ میں ہر سال بہت عتیق

بیٹھا رہتا تھا اور ایک مسجد کلان اسلام بول میں بنام مسجد احمد علی

اوسکی بنائی ہوئی ہے اور ایک توپخانہ کا حوض ہی اوسکا بنایا ہوا ہے اسکی

زمانہ میں اہل ہالند نے تماکو پینے کا رواج درمیان لایا۔ اس کے ملک میں
ڈولایا تھا +

سلطان مصطفیٰ اول بہائی احمد کا

وقت وفات سلطان احمد اول نے اراکین سلطنت کو یہ وصیت کی تھی کہ
میرے بعد مصطفیٰ خاں میری بہائی کو تخت پر بٹھانا کیونکہ میرا بیٹا عثمان اب
۳۰ برس کا ہے اس لئے مطابق اس کے وصیت کے اس کا بہائی بادشاہ ہو
چونکہ یہ بادشاہ ۴۰ برس سے عورتوں میں مقید رہتا تھا اور ہمیں زمانہ پن نے
ایسا اثر پیدا کر دیا تھا کہ حوصلہ بادشاہ کا اور محبت مردانہ سب ایل ہو گئی تھی
اس باتفاق امر ابھی مقید کیا گیا اور عثمان ولد سلطان احمد کو تخت پر بٹھلایا

عثمان ثانی بن احمد اول

۱۶۰۴ء میں عثمان ثانی بن احمد اول تخت پر بٹھایا جس نے بھی واسطہ
تیمور ایران کے بکر و گلی خلیل پاشا ایران پر فوج روانہ کی یہ پہلا سپہ سالار رومی

ارد بیل تک پہنچا اور مگنہ شاہ عباس سے صلح کر کے دریاں
 کے قسطنطینہ کو مراجعت کرایا سلطان بہت ناراض ہوا اور اسکو
 معزول کیا اور بجائے اس کے چلیے پاشا مقرر کیا یہ پاشا ہنگری کے
 فن سے خوب اسرا۔ سکند پاشا کو اسے مقابلہ والی بولونیا
 کے روانہ کیا ان دونوں جنگ غلیم ہوئی جس میں ہزار آدمی بولونیا کے
 مارے گئے اور دس ہزار اسلام بول میں سیر ہو کر آئے اور کو سلطان
 کے سامنے قتل کیا یہ معرکہ عجیب تھا کہ روس۔ فرانس۔ پوپ یہ سب
 یہ دگار والی بولونیا کے تھے پر فوج قیصر کی ان سب پر غالب آئی وہاں
 عیسائیوں نے جزیہ دینا منظور کیا یہ پادشاہ عورتوں پر بہت دہل رہا تھا
 رات و دن عیش و عشرت میں گزارتا تھا ایک روز شہر کے منشی بیٹی سے
 جو بہت خوبصورت تھی نکاح کر لیا امراء و عسکر اور ارکان دولت اس حرکت سے
 سب ناخوش ہو گئے کہ غیر کفو میں سلطان نے عقد کو اسے کیا اتفاق سے
 اونہی دنوں میں دریاں ۱۲۱۶ء کے سلطان نے ارادہ حج کعبہ کیا اور
 خیمہ شہر کے باہر حبستور اسادہ کیا گیا فوج میں یہ افواہ ہو گئی تھی کہ سلطان

یہ ارادہ ہے کہ جیسے یہاں اس ملک سے باہر جا کر نئی فوج بہتی کر کے
 پرانی سپاہ کو نکال دی گا اسلئے ترابو ابو انجام کا عثمان مذکور بعد غواری اور
 ذلت کے قتل کیا گیا اس سلطنت عثمانیہ میں باغل ٹر گیا شاہ ایران نے
 یہ ماجر اسکر دست درازی قیصر کے ملک میں خوب کی۔ عاقبت قصہ نے تخت
 کو خالی رکھنا مناسب جانکر پھر اس ^{مصطفیٰ} کو عورتوں میں سے لاکر بادشاہ بنایا
 پر وہ سوائے زمانہ پن کے اور کچھ نہ سیکھا تھا سلطنت کی ہر گز ریاست نہ دیکھتا
 تاجا پر تخت ہی اوتا را گیا یہ ^{مصطفیٰ} اٹھ تاریخ ماہ رجب ۱۰۳۱ ھ میں شہید ہوا ^{۱۰۳۱ ھ}
 لوگوں نے شفق الزامی ہو کر رادخان مہاراج کو بادشاہ روم کا مقرر کیا۔

سلطان مراد خان الرابع بن احمد

یہ بادشاہ پندرہ برس کی عمر میں درمیان ۱۰۳۲ ھ میں تخت روم پر بیٹھا دوسری ^{۱۰۳۲ ھ}
 سربسور جامع ایوب میں گیا تلوار کر کے باندھی گئی اور سب ہوم کی گئیں اس
 بادشاہ کے وقت میں ہی ایران پر کئی دفعہ لشکر کشی ہوئی اور بغداد فتح
 ہوئی اور پھر وہیں گئی اور بہت سے آدمی بغداد کے گلیوں میں سپاہ ایران

کے ماتہ سے ایسے مقتول ہوئے کہ خون کی نھر بنگلی شاہ عباس نے
 ابو بکر پاشا کو زندہ گرفتار کر کے لوہو کے پجری میں مٹھا کر ایک کشتی پر
 سوار کر کے دریائی وجہ میں لجا کر اگل لگا کر حلا دیا اور فوجی فندی اور عثم
 افندی سرداران لشکر کو پھانسی دی اور محمد پاشا ولد ابو بکر پاشا کو
 خراسان کے طرف روانہ کر کے قتل کر دیا اور مدت تہ شاہ عباس
 بنیاد میں رہا پھر حافظ پاشا کے مقابلہ کو موصل پر گیا وہ شہر ہی فتح کیا اگرچہ
 کسی دفعہ حافظ پاشا اسے لڑا اور کئی دفعہ قسطنطنینہ کو گیا اور فوج کثیر
 لایا پھر شاہ عباس کا کچھ نہ کر سکا ایک دفعہ بمی بہاری لڑائی ہوئی ^{فظ} پاشا
 بہاگ گیا مال غنیمت ایرانینوں کے ماتہ آیا ایک بہاری توپ جبکو نہ
 لیا سکا زمین میں داب گیا تھا اسکو شاہ ایران نے نکلوا کر اصفہان
 میں رکھوا دیا بعد ازاں جب شاہ عباس اصفہان میں فوت
 ہوئے اور روم میں اس کے وفات کی خبر پہنچی تب خسرو پاشا
 ایک لاکھ چھاس ہزار سپاہ لیکر روانہ ملک عجم کو ہوا اور ایرانینوں
 پر غالب اگر شہر موصل کو لوٹ لیا مگر اسوقت میں سرداران اوپاشا ہاں

دوم میں بڑا فساد ہو رہا تھا ہزار آدمی مارے گئے تھے اور
 امیر غیاث الدین حاکم لبنان نے شاہ فرانس لوئیس سوم سے دوستی پیدا
 کر لی تھی اسلئے یہ مہم ملتوی رہی بلکہ سرکوبی حاکم لبنان کی مقدم سمجھکر
 احمد پاشا کو فوج دیکرا اسکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا پر لشکر
 شاہی کو شکست ہوئی فیروز اُغلے کو مکہ ہوا اوسنے امیر مذکور کو شکست
 دی اور بیگم دیا گرا احمد پاشا نے اُنکا پیچھا نہ چھوڑا اوسکو زندہ گرفتار
 کیا اور سلطانِ روم کی خدمت میں لا کر حاضر کر دیا سلطان نے اوسکا
 معاف کر دیا اور اوس کو اپنے پاس نظر بند رکھا اتفاق سے ایک
 روز یہ خبر آئی کہ اس امیر کے پوتے نے شہرِ میرٹھ لوٹ لیا ہے
 اور احمد پاشا کو اوس نے مشرق کے نواح میں شکست دی ہے
 اس لئے خفا ہو کر اوس امیر کو قتل کیا اور امیر مسخو اور امیر حسین جو
 اوس کے دو بیٹے تھے اوس کے ساتھ نظر بند تھے اون کی گردن
 مارنے کا بھی حکم دے دیا تھا مگر پھر سبب شفاعت امر کے
 اون کی جان بخشی ہوئی۔

ابراہیم ابن احمد

سلسلہ ۱۰ یہ بادشاہ درمیان شہزادہ کے تخت نشین ہوا جب اوس کی تخت نشینی ہو گئی
 کا وقت آیا تو ارکان دولت محلہ کے دروازہ پر گئے اور اطلاع کی
 ملازمین ہمارے یہاں کا انتقال ہو گیا ہے تم رخت شام پہن کر
 رونق بخش تخت قیصر کے ہو جاؤ یہ شہزادہ ابراہیم کے تمام بدن پر لرزہ
 پڑ گیا وہ سمجھا کہ سلطان مراد نے اوس کی آزمائش کے واسطے یہ حیلہ
 کیا ہے اسلئے اس نے کہا کہ میں فقیر ہوں دنیا سے ترک کر دی ہے
 مجھ کو بادشاہت درکار نہیں ہے جب لوگوں نے مراد کی نقش لاکر سنا
 دکھائی تب اوس کو یقین اونکا ہوا حکم دیا کہ اس کو بغرت تمام گورستان میں
 دفن کر دو پھر سردار دن نے اوس کو محلہ سے باہر نکالا چونکہ روز ولادت
 سے اب تک کہی گھوڑے پر سوار نہو اتھا عورتوں میں قید رہتا تھا اسلئے
 اوس کو تخت روان پر سوار کر کے مسجد میں لائے اور حسب رسم
 عثمانیہ تلواریں بند ہو ائی گئی تو پین حلامی کی علیین بہ بادشاہ چمک و منفی

نسبت سالہ ڈیڑھ سو بہت تھا سو اسے گفتگو اور عادات زمانہ کے اور
 کچھ سلیقہ اوس میں نہ تھا اسلئے اوسنے یہ انتظام کیا کہ پانسو پچاس عورتیں
 خوبصورت جمع کیں اور اون کے سایہ پیش و عشرت میں مصروف ہوا
 زمام سلطنت وزیروں کے ماتہ میں دیدی یہ دندہ افسانے ہی انتظام
 ملکی میں بہت کوشش ملک حکامی سے کی درمیان ^{۲۵} عرصہ کو نفاذ کے ^{۲۵} مسئلہ ۴۵
 نے قیصر ^{۲۵} کے جہازوں کو سمندر میں کچھ مزاحمت پہنچائی تھی ہوا سٹو
 چار سو جہاز جنگی دے لئے تاویب نفاذ کے جزیرہ الطہ کو روانہ ہوئے
 اور فتح پور کوٹ آئے اور ^{۲۵} عرصہ میں کئی لڑائیاں عیسائیوں سے ^{۲۵} مسئلہ ۴۵
 ہوئیں پر حسن تدبیر اہل کان دولت سر کسی طرح کی خرابی نہ ہونے پائی
 مگر سرداران سپاہ نے جب دیکھا کہ سلطان اور اوس کا وزیر احمد
 پادشاہ رات و دن لذات جسمانی میں مصروف رہتے ہیں اور سکا
 چرچا جا بجا ہو رہا ہے اور سلطان کو انتظام ملکی سے کچھ تعلق نہیں ہے
 اسلئے امرادہ کیا کہ اسکو قتل کر ڈالیں سلطان یہ خبر سناؤش کی شکر
 گہرا یا دندہ او و امراء کو زکر شیر دیکر جان بچائی مگر سرداروں نے اسکی بی

ہفت ماہہ کو برائے نام سلطان مروم متحرک کیا اور ابراہیم پرزبانہ
 میں قید کر دیا چند افسران شاہی نے پھر جاناکہ بادشاہ کو قید سے باہر
 نکالیں پھر افسروں کے راس سے وہ محبوبس ہوا تھا اوہوں نے
 اسکا کام تمام کر دیا زمان خانہ ہی میں قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۱۰۱۸ھ
 مطابق ۱۶۲۹ء میں واقع ہوا اس بادشاہ نے ۲۹ برس کی عمر پائی ۹۱ برس
 اسے بادشاہت کی۔

محمد الرابع بن ابراہیم المقتول

محمد خان چارم سات مینے کی عمر کا بچہ شیرخوارہ ۱۰۲۹ء میں پانجا
 مقرر ہوا اس کی والدہ کو ستم سلطان ملک کی حاکمہ ٹہری سرداروں نے
 عورت کی حکومت منظور نہ کر کے بڑا بلوا برپا کیا آخر کار سلیمان خواجہ سر
 کو ستم سلطان کو قتل کیا ۱۰۶۲ء تک فساد اور خانہ جنگی کی آتش
 فرو نہ ہوئی اور ۱۰۶۲ء میں جالینس برابر زلزلہ مروم میں ہوتا رہا
 بہت نقصان جان اور مال کا ہوا اور ۱۰۶۳ء سے لے کر

صحت میں غافل نہ ہونا سپاہ کو خوش رکھنا ایک آدمی ہی سپاہ سے کم نہ کرنا
 اوعیسیٰؑ سے برابر بھاگ کرنا اور انکو کہی مہلت نہ دینا القصد بعد اوس کی قضا
 کے سلطان نے اوس کے بیٹے احمد پاشا کو خلعت وزارت کا

دیا یہ اپنے باپ ہی کی مانند ملک حلال بیدار مغر نکلا دوستی ہی بہت
 کار نمایاں ظہور میں آئے چنانچہ قلعہ گنڈاپور ۲۲ برس سے یورش ہو رہی

تھی وہ قلعہ فتح نہ ہوا تھا ۱۶۶۵ء میں احمد پاشا اوس مہم بر گیا اور ۱۶۶۵ء

۱۶۶۶ء وہ قلعہ فتح کر کے نظروں سے ہٹا دیا اور ۱۶۶۶ء میں احمد پاشا ۱۶۶۶ء

کے ملک مرمین سوا جنگ و صل کے زلزلے پے در پے ایسی
 سخت آئی کہ شہر تباہ ہو گئے پہاڑ تک پہٹ گئے مرض طاعون سے ہزار
 مرد و زن جان بحق ہوئے اور کثرت برف اور شدت سرما سے شب
 مویشی اور پرند مر گئے۔ اسی بادشاہ کے وقت میں درمیان اور شلم

کے ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں چونکہ
 وہ شخص فصیح و زبان دراز و خوبصورت آدمی تھا بہت سے یہودی
 اور نصاریٰ اور سپہر میان لے آئے اس شخص کو شعبہ بازی میں

بہی کمال مہارت تھی اسلئے لوگ اُسکے فریب میں بہنستی تھی حاکمیت المقدس
 نے چاہا اُسکو گرفتار کرے وہ بہاگ اسلام بول میں آگیا احمد پاشا نے
 اُسکو گرفتار کیا عیسائی لوگ روپیہ نذرانہ کا سلطان کو دیکر قید خانہ میں اُسکی
 زیارت کرنے کو آتے تھے اور اُس کے پیر کپڑے اور چومنے
 تھے سلطان محمد خان بہی اُسکی ملاقات کو گیا اور کہا کہ میں تیرا امتحان
 کرتا ہوں تو میدان میں کھڑا ہو جا میں لشکریوں کو حکم دیتا ہوں وہ تجھ پر
 تیر بار ان کرین گے دیکھوں تجھ پر تیر کا اثر ہوتا ہے یا نہیں یہ سنکر
 مسیح کذاب بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور کہا کہ میں طاقت امتحان کی
 نہیں رکھتا ہوں سلطان نے حکم دیا کہ اُسکو قتل کر دو وہ فوراً مسلمان ہو گیا
 اور اس یہودہ و عوے سے اُسے توبہ کی۔ اسی طور پر اسی بادشاہ کے
 وقت میں ایک اور شخص نے دعویٰ کیا تھا کہ میں محمد موعود
 ہوں وہ بھی قتل کیا گیا +

۱۶۳۳ء میں درمیان ماہ رمضان کے سلطان کے بیٹا پیدا ہوئے اسکا
 نام سلطان احمد رکھا گیا اسی خوشی میں کئی روز تک عیش و عشرت

۱۶۸۱ء کی محفل آراستہ رہی ۱۶۸۱ء میں احمد پاشا وزیر سلطان کا پیش برس ۱۰۹۲ء

چھ ماہ وزارت کر کے فوت ہوا یہ کئی وزیر معزول اور منصوب ہوئے
 احمد پاشا کی لیاقت کا کوئی آدمی نہ نکلا آخر کار سپاہ نیلچہ چتر سلطان
 سے ناراض ہو گئی اور چاکر کا قتلہ برپا کر کے سلطان خود ہی تخت سے
 دست بردار ہو کر اپنے بہائی سلطان سلیمان خان ثالث کو تخت پر بیٹھا
 دیا اور آپ گوشہ عافیت میں جا بیٹھا یہ بادشاہ نکلا کر نہایت پسند کرتا

۱۶۸۱ء سنہ ۱۰۹۲ء جمادی الاولیٰ مطابق ماہ جنوری ۱۶۸۱ء میں درمیان ۱۰۹۲ء
 ایام سلطنت لوہیز چہادیم شاہ کی سلطنت سے دست برداری کی تھی

سلیمان خان ثالث

بن ابراہیم

یہ بادشاہ درمیان ۱۶۸۱ء کی پیدا ہوا تھا اور درمیان ۱۰۹۲ء کے
 تخت نشین ہوا اس وقت ۲۴ برس کی عمر اس کی تھی اس کی تخت نشینی
 کے بعد سپاہ خود سر نے سیاوش پاشا وزیر کو قتل اس کی دہلیز پر
 جا کر کر دیا اور تین سو آدمی اس ہنگامہ میں ماری گئی سوار اسکے سردار

فوج کی بگڑ گئی اور نین باہمی جنگ و جدل ہونے لگی اس سبب بھاری
ہر طرف سے غالب ہو گئے اور کوئی متوجہ دشمن کے دفع کرنے کی طرف

نہ نہ ہوا اس کے بعد جب ہو کہ والی غنساہی ۱۱۹۹ھ میں شہر بلغراد پر اپنا قبضہ

کرا یا سلطان نے ذوالفقار احمد کو بطور وکالت شاہ غنسا کے پاس

بھیجا والی غنسا نے ایچے سے کہا کہ جب میرے سامنے آوے

تو سجدہ کرے اگر یہ منظور سے تو آوے وکیل نے قبول کیسا

اسی جواب و سوال میں دس مہینے گزر گئے سلطان سلیمان ٹنگ

اور بہت ناراض ہو کر والی غنسا پر چڑھا نئی کی بڑی بہاری لائی ہوئی

آخ کو غالب آیا اور اپنا ملک اُس کے قبضہ سے چھڑا لیا اور بکڑگی

محمود علی مصطفیٰ پاشا کی غنسا پر فوج روانہ کی چونکہ اُس وقت میں

خزانہ خالی تھا تمام آلات طلا اور ظروف چاندی کے گلا کر سکے بنوا کر

لشکر کو خرچ دیدیا اور بذات خود ایک لاکھ آدمیوں کی جمیٹ سے شہر

بلغراد پر آیا وہ بھی چھڑا لیا وہاں سے مظفر اور منصور ہو کر سلطان

نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی ۲۶ تاریخ ماہ رمضان مطابق ۲۲

۱۶۹۱ء میں تین برس نو مہینے سلطنت کر کے مرض استسقاء سے انتقال فرمایا۔
 مبتلا ہو کر انتقال کیا اس بادشاہ کو تعمیر مکانات اور باغون کے لگانے کا بہت شوق تھا۔

احمد ثانی بن ابراہیم

بعد رحلت پانے سلیمان ثالث کے احمد خان ثانی بن سلطان ابراہیم
 مندرجہ مروج پر بیٹھا ارکان دولت نے حیاتی زاد حکیم بلشیہ
 کو قید کر دیا اور سبب الزام لگایا گیا کہ اُس نے آب و نان سلیمان کا بندہ کے
 اُسکو مار دیا ہے اور احمد خان کو پیرا و غلی مصطفیٰ پاشا کو واسطے
 خجک شاہ منسا کے روانہ کیا مصطفیٰ پاشا اور فصاری کا پر مقابلہ
 ہوا چونکہ مصطفیٰ دلیر آدمی تھا بے خوف فوج کے آگے لگے چلا جاتا
 تھا دشمن کی سپاہ سے کسی نے گولی ماری گھوڑے سے گر کر
 شہید ہوا فوج مروج بعد مرنے سپہ سالار کے تتر بتر ہو گئی پر لشکر عربی
 اہل اسلام کا فصاری پر غالب آیا اُس کے بعد علی پاشا منصب

وزارت پر منصوب ہوا چونکہ وہ بد مزاج تھا اس واسطے اُسے لوگ تنفر
 ہو گئے سلطان نے اُسکو معزول کر کے جزیرہ قبروس میں بھیج دیا
 اور حاجی علی کو عہدہ وزارت کا دیا شاہ غسانے فرصت پا کر شہر
 بلغراد کا پہرہ محاصرہ کر لیا اسلئے کہ تاریخ ماہ ذی القعدہ ۱۱۰۲ھ کو
 فوج کثیر اسلام بول سے اُسکی تبنیہ کے لئے روانہ ہوئی اسی سال میں
 ایک برلن شہر قسطنطنیہ کا آگ سے جل کر خاک سیاہ ہو گیا تھا حاجی علی
 عہدہ وزارت سے برطرف ہوا ایک اور شخص مصطفیٰ نام وزیر ہوا
 جب شاہ غسانے فوج اسلام کے آنے کا حال سنا محاصرہ چھوڑ
 کر بہاگشاہ لندن اور شاہ ہالند نے درمیان قیصر ۱۱۰۴ھ اور دلی
 ہنساکے صلح کر دادی پہر ماہ محرم ۱۱۰۵ھ میں قسطنطنیہ میں آگ لگی ایک
 شہر کا جل گیا مصطفیٰ وزارت سے برطرف ہوا احمد پاشا وزیر ہوا
 اس وزیر نے فصاحت کو مانعت سمجھی کہ وہ کوئی عیسائی لباس نہ پہن
 اور زرد جوتی اور سسور کی ٹوپی نہ پہننی پاوے اور گھوڑے پر سوار
 نہ ہونے پاوے اُنکو جائے کہ سیاہ لباس اپنا رکھیں اور گدے بھی

سوار ہوا کرین تاکہ درمیان مسلمان اور عیسائی کے فرق رہے چند روز
کے بعد احمد پادشاہی بہر طرف ہوا سو رملی علی حاکم شہر ابلس
ملک مشام کا خدمت وزارت پر ممتاز ہوا اس بادشاہ نے چاہا

۱۶۹۱ء برس سلطنت کی تاریخ جہادی آخرہ مطابق ۱۲۹۶ھ میں ۱۱۰۶ھ

مرض استقامین مبتلا ہو کر داعی اجل کو لبیک کہہ کر جلد یا *

مصطفیٰ خان ثانی

ولد محمد خان رابع

۱۶۹۱ء یہ بادشاہ اسی سال میں یعنی ۱۲۹۶ھ میں تخت پر بیٹھا اُسے تخت پر

بیٹھتے ہی ایک فرمان اس مضمون کا لکھوایا کہ اعداء دین چار طرف سے ہجوم

کر رہے ہیں مومنوں کو درست نہیں ہے کہ آسائش سے گھر میں بیٹھ جائیں

میرے اجداد اور آباؤ اجداد سے جہاد کرتے رہے ہیں اسلئے

میں بھی چاہتا ہوں کہ نصاریٰ کے ساتھ لڑوں پس اے مسلمانو میری

اطاعت کرو کیونکہ میں خلیفہ وقت ہوں یہہ اشتہار عام کر کے جنگی

جہاز و اسلحہ جہاد کے طیار کئے اور سب کو دگی حسین پادشاہ کی نصیحت کے

مقابلہ کو روانہ کئے حسین بائیں ہاتھ سے بجلیا بیض میں جا کر جو زیرہ سافس
 اٹھ گیا اور سلطان بذات خود لشکرِ روم کے ہمراہ اگر والی غنسا کو شکست
 بخاش ویکر اُسکا تو بچانہ چھین لیا اور اکثر قلعے منہدم کر ڈالے پھر تمام
 موسم سرما درمیان شہر اترک کے مقیم رہا شروع کر مابین ایک فوج
 ماسیتہ واسطے مدافعت والی غنسا کی اُس جگہ چھوڑ کر مدہ اسیران
 فصا کر اور تو بچانہ کے جو فصا کر سے چھین لیا تھا تمام شوکت و شمت
 داخل قسطنطنینہ ہوا *

انہیں دنوں میں خبر پہنچی کہ مرہس نے قلعہ اذہ کا محاصرہ کر لیا ہے
 سلطان نے واسطے مدافعت مرہس کے لشکرِ جزا رسد انہ کیا فوج
 شاہی نے اُس سے لڑائی کر کے تیس ہزار روسی میدان جنگ
 یقین تل کئے اور مظفر منصور ہو کر بازگشت کی سلطان نے ایک
 لاکھ سپاہی اپنے ہمراہ لیکر والی غنسا سے پہر جنگ کرنے کے واسطے
 کوچ کیا چنانچہ فتح پا کر مراجعت کی۔ پہر خبر آئی کہ شاہ غنسا لڑنے کے ارادہ
 اور فوج کو بہرتی کر رہا ہے یہ سنتے ہی سلطان بذات خود پھر روان

ہوا اور الماس بایشا کو اپنے آگے بھیجی الماس بایشا مار گیا شاہ لنگدن اور
 شاہ لنگدن نے پہنچ بچاؤ کے والی غسلا سے صلح کر وادی یہ صلح
 درمیان ۶۹۹ء کے ہوئی تھی سلطان شہر اور ہنتہ کو لوٹ آیا چند ۱۱۰
 دہان کا سیر و شکار کر کے قسطنطنیہ میں آیا سرداران سپاہ اس صلح سے
 ناراض ہوئے اور بادشاہ سے پرگئے جب بادشاہ نے دیکھا کہ سپاہ
 کی آنکھیں بدلی ہوئی ہیں اپنے بھائی کو تخت و تاج دیکر خود سلطنت سے
 صلح ہو گیا اس فساد میں مفتی کبیر شہر کا مار گیا و برس اُسے ہوشت
 کی ایک سال بعد درمیان ۶۹۹ء کے انتقال کیا ۔

احمد ثالث بن محمد

یہ بادشاہ اپنے بھائی کی وفات سے ایک برس پیشتر تخت پر بیٹھا
 وقت جلوس کے وہ ۳۰ برس کا تھا سپاہ خود سر نے افندہ بخت الاسلام
 مارڈا الاسلطان تمام نے دم نہ مارا جب صاحب اختیار ہو گیا
 اور امور سلطنت پر قابو پایا اس وقت

بعض مفیدین کو قتل کیا اور بعض کو مغرول کر دیا اور
 تھوڑے ہی عرصہ میں کئی وزیر مقرر کئے اور بسبب نالیاقتی کے برتا
 کئے آخر شعیب پاشا کو وزیر مستقل کیا اسی سال یعنی ۱۱۱۶ھ
 میں درمیان بادشاہان یورپ کے سخت زرایان ہوئیں چنانچہ
 پطرس شاہ روس نے ملک سویڈن پر چڑھائی کی اور شاہ سویڈن
 کارلوس یہ غالب کیا کارلوس ہاگ کر قیصر ہم کے پاس پناہ
 لینے کو آیا قیصر نے اوس کو پناہ دی اسی واسطے شاہ روس
 نے قیصر کے قلمرو میں مزاحمت کرنی شروع کر دی اوسکی تادیب
 کے واسطے محمد پاشا کو حکم ہوا اگر محمد پاشا اوس پر غالب آیا گھر صلح
 کر کے واپس چلا آئے سلطان کو یہ صلح نامہ منظور ہوئی اس جرم میں محمد
 پاشا کو خدمت وزارت سے موقوف کر دیا اور یوسف پاشا کو
 اوس کی جگہ منسوب کیا آخر کار درمیان ۱۱۲۶ھ کے ایک صلح نامہ
 شاہ ہروم اور شاہ روس میں چھ برس تک میعاد کا لکھا گیا بعد ازاں قیصر
 نے یوسف کو ہی مغرول کیا سلیم پاشا کو اوسکی جگہ مقرر کیا اور حکم دیا

کہ کادوس کو اوس کے ملک میں پہنچا دیوے اور اوس کے خرچ
 کے واسطے روپیہ خزانہ شاہی سے دیدیوے کارلوس نے دس لاکھ
 روپیہ طلب کیا حکم ہوا دید و اوس کے بعد دس لاکھ اور انکھاسٹیا
 پاشا اس بات سے ناراض ہو گیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو جیل میں
 قید کر کے نکال دیا و اوس وقت کارلوس کے پاس صرف تین سو
 پیادے تھے اون کو لیکر ۲۶ ہزار سپاہ قیصر سے مقابلہ کیا نو دگر فوج
 ہو اسلیم پاشا نے اوس کو قلعہ مرید طاسین قید کر دیا بعد چند روز
 جیمو تیکا میں اوس کو بیچ دیا سلطان نے واسطے خرچ کارلوس کے
 کچھ درماہ مقرر کر دیا اور اسلیم کو اس قصور میں کہ بے حکم سلطان کے
 اوس نے زیادتی کمین کی موقوف کر دیا اوس کی جگہ ابراہیم پاشا مقرر
 ۲۱ روز کے بعد اوس کو بھی مغرول کیا علی پاشا کو بجائے اوس کے
 مقرر کیا کارلوس حسب طلب اپنی ہمیشہ کے سویدا کو گیا قیصر نے فوج
 اوس کو رخصت کیا چنانچہ چھ سو سوار اوس کے ہمراہ کر دئے اور اوس
 ہسپانیا وزیر مرصع اور ایک قبا و شمشیر جو امرنگار اوس کو عطا کی اور ۱۶۱۲

یہی شخصیت ہوا کاہرلوس ٹبرا احسان بہند قیصر روم کا ہو کر باغ از نام
اپنے ملک کو گیا +

پھر دریاں شیعہ فوج روم نے اکثر آباد اور جزائر آبادہ سر غلبہ پایا
والی غدا نے عہد شکنی کر کے قیصر کی لشکر سے پرٹا اسی شروع
کر وی علی پاشا مارا گیا فوج کو شکست ہوئی خلیل پاشا حکم بغداد کو پہنچا
مقرر ہوا وہ خلع و وزارت کا قسطنطنیہ پہنچ کر شہر آمد مرندہ کی راہ
بلغداد میں پہنچا اوس نے یہی شکست پائی اس سبب وہ یہی مغول ہوا
اوس کی جگہ محمد پاشا وزیر ہوا آتہ جینے کے بعد وہ بھی برخواست ہوا
بعد ازاں داما و ابراہیم پاشا کا وزیر ہوا شیعہ امین والی ناساتہ صلح
ہو گئی اس بادشاہ کے عہد میں اکیسویں دفعہ شہر قسطنطنیہ میں آگ
لگی اور بہت مکان جل کر خاک سیاہ ہو گئے اور شاہ روس اور والی بولق
سے صلح ہو گئی۔ لشکر روم نے ایران پر چڑھائی کی تھا وند اور قزلباش
تک فوج آئی شاہ ایران نے پیام صلح کا کیا سلطان نے اس شرط
پر منظور کیا کہ شاہ ایران نے جو بظہر سلطنت روم کے دبائی ہیں

وہ حوالہ سلطاکے کر رہے تھے یہی گفتگو طے نہ ہونی پائی تھی کہ
 شاہ ایران مر گیا اور اوس کی جگہ اوسکا بیٹا شاہ طہماسپ
 تخت ایران پر بیٹھا اوس کے وقت میں نادر شاہ سپہ سالار ایران
 کا قبو یز پر آیا اور فوج روم سے صفا آرا ہو کر شکست دی سلطان
 نے اور لشکر واسطے مہم ایران کے طیار کیا تھا کہ ناگاہ فوج قیصر
 میں فساد برپا ہو گیا ابراہیم پاشا مقتول ہوا اور ماہ محرم ۱۱۳۸ھ
 سپاہ خود سر نے سلطان احمد ثالث کو تخت سے اتار دیا اور
 محمود اول کو تخت پر بیٹھایا اس صلح کے بعد یہ بادشاہ چھ برس زندہ رہا
 درمیان ۱۱۳۸ھ کے فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی

جسکو محمود اول کہتے ہیں

محمود اول

بروقت تخت نشینی اس بادشاہ سپاہ خود سر نے بڑا فساد برپا کیا تھا قریب
 پندرہ ہزار سپاہ کے مارے گئے اور کئی پاشا مقتول ہوئے انکے ابراہیم پاشا اولی

حلب وزیر ہوا اوس نے بعض سرکشوں کو قتل کیا اور بعضوں کو مغرب
 کیا چند روز کے بعد وہ ہی برطرف ہوا اوس کی جگہ عثمان پاشا وزیر
 ہو کر براہ دریا صحر کو روانہ ہوا اثناء راہ میں شکار ہستیائے اوس کے
 کئی جہاز درہم برہم کر دئے اور چند جہاز پکڑ کر شہر مالطہ اوس کی فوج
 لینگے جبکہ لنگر گاہ مالطہ پر یہ جہاز پہنچے اوس وقت شہری لوگ قیدیوں کا
 تشادیکہ کو آئے ایک شخص قوم فرانسیسی سے مسمیٰ ارنود رہنما
 مالطہ کا قیصر فرم کے جہازوں کی سیر کرتا ہوا پھرتا تھا اوس نے
 ایک گوشہ میں عثمان پاشا کو بے گوشہ مجروح پایا اوس نے حکام
 ہسپانیہ کو کہہ کر وہ روپیہ دیکر عثمان کو اپنے گھر میں لاکر علاج کیا جب اس نے
 صحت پائی مسمیٰ ایگیاوان سے قسطنطنیہ کو گیا عثمان اوس کا نہایت
 ممنون احسان ہوا اوس کو بہت روپیہ اس خدمت کے عوض دیا۔

۳۳۳ھ میں طویال عثمان پاشا کو ایران پر چڑھائی کرنے کا حکم ۳۳۳ھ

ہوا اوس نے نواح بغداد پر طعنا سیف ثانی بادشاہ عجم کو شکست دی اور
 گرجستان تک پہنچ کر مراجعت کی بعد ازاں سلطان محمد اول نے ماہ شخص یعنی

عارف پاشا - ابرہیم پاشا - مرستم پاشا - احمد پاشا

کو فوج کثیر دیکر ایران بھیجا ان پاشا یوں نے کرمان - شاہ دستا

اردلان ہمدان فتح کے طہاسپ ٹانی چالیس ہزار سپاہ لیکر مقابلہ میں آیا

شکست کہا کر جدا گیا مرمی فوج نے آگے بڑھ کر کاشان لوٹ لیا اور

طہا بہیثانی نے ایچی واسے صلح احمد بابشا کے پاس بھیجا درشاہ

اوس وقت میں حاکم سلیمان تھا اوسکو یہ بات خوش نہ آئی اوس نے

اگر طہماسپ کو تخت سے اوتار دیا اور اوس کے بیٹے عباس ثالث

کو برائے نام تخت پر بٹھلایا اور قیصر مہم کو لکھا کہ جبکہ شہر ملک ایران

کے تہارے قبضہ میں آئی ہیں یا تو اس سے دست بردار ہو جاؤ

سہیں توڑائی کروا ہی تک اس نامہ کا جواب ہی نہ آنے پایا تھا کہ لشکر

ایران کا ہمراہ لیکر بغداد کے پاس پہنچ کر مینو کو شکست دی اور دریای

دجلہ سے پار ہو کر بغداد کا محاصرہ کر لیا قیصر روم نے یہ خبر پا کر تو یہاں

عُثمان پاشا کو اتنی ہزار لشکری دیکر نادہر شاہ کے مقابلہ پر روانہ

۱۴۳۴ھ کو دریا دجلہ پر بڑی بہاری لڑائی ہوئی

اس جنگ میں دوہی غالب ہوئی نادر شاہ بہاگ گیا اس فتح کی خبر
 ہونے سے تین دن تک قسطنطنینہ میں چراغوں کی روشنی ہوئی
 اور بڑی خوشی قیصر کے محل میں ہوئی نادر شاہ نے پھر جاکر فوج جمع کی
 اور بعد تین مہینے کے روسیوں سے پہر مقابلہ کیا دو لڑائیوں تک
 تو دوہی غالب ہے تیسری لڑائی میں قیصر کی شکرت ہوئی
 طویاں پاشا میدان جنگ میں مارا گیا سلطان یہ خبر وحشت اثر نہ کر سکتا
 حیران ہوا آخر کار بعد کئی بادشاہوں کے محمد پاشا کو نادر شاہ
 کے مقابلہ کے واسطے پسند کیا اس تردد ہی میں سب لوگ ہتے

۳۶ء کہ چھٹی تاریخ ماہ صفر ۱۱۴۹ھ میں روس سے لڑائی ہوئی نادر شاہ
 نے موقع پا کر پے در پے حملے کر کے سپاہِ درہم کی ہوش بھادی
 اور اپنی بہادری اور مردانگی کا خوف اون کے دل میں بھادیا اور پھر
 کمر کوٹ تک بہت شہر فتح کر لئے اس وقت سلطان درہم نے بحر صغیر
 آشتی کے کچھ چارہ نہ دیکھا آخر کو اس بات پر صلح ہوئی کہ سلطان مراد
 چھادم کے وقت میں جو سرد درہم اور ایران کی تہی وہ ہی قائم

یہجاو اور شاہراہ سے اس شرط پر کہ بحر اسود میں جہاز رومی نہ آیا کریں اور قسطنطنیہ

قیصر کو شہر میں فرو بائی ہیز وہ واپس کر دیوی اور غلامہ اذدفت فرو ہندہ م کر دیو

اور ماتہ اور عیسائیوں کو روسی بھی تجارت کرے کہ ملک و مین آیا کریں اس طرح

افزار و میان و کلامی جابنیں کے شہر بلخاد پر لکھی گئی اور شافعی ساسی ہی صلح ہوئی

اور اس میں سے ہم برتک کا صلح نامہ لکھا گیا اور ۱۱۵۴ء میں قسطنطنیہ میں پہلی بار

اور ۱۱۵۴ء میں محمد بن عبداللہ اور امیر غزنوی ملک عرب میں بڑی فتنہ اور فساد م

حرین شریفین میں جا کر جو کچھ اونہو کیا اوکو بر بیان کر دے طر ایک کتاب کا نام لکھی جاو

تو مناسب ہو اسی اثنا کے میں سلطان محمود اول ہمار ہو کر ماہ صفر ۵۷۰ھ

۱۱۶۵ء میں فوت ہو اہم بادشاہ ۵۷۰ھ برس کا تھا ۳ برس و منور

سلطنت کی۔

عثمان ثالث بن مصطفیٰ ثانی

عثمان ثالث بن مصطفیٰ ثانی کا بہائی محمد اول کا در بیان ۱۱۶۵ء

کے پیدا ہوا تھا قید خانہ ہی میں اوس نے پرورش پائی ۱۱۶۵ء میں

بادشاہِ روم کا ہوا چونکہ قید میں ۴۵ برس کے عمر تک رہا تھا اس واسطے
غارت پسند زیادہ تھا اور سنی سعید افند کو اپنا وزیر مقرر کیا اور پچال
اس کے کہ خود سرفوج کسی اور کو اولاد سلطان احمد ثالث سے بادشاہ
مقرر نہ کرے اس لئے محمد بایزید - ارخان ابن سبکو اس نے

۶۹۷ھ قتل کروا دیا اسی کے وقت میں درمیان ۵۵۶ھ کے دولت
شہر قسطنطنیہ کے مکانات اور صداعظم کا گہرا آتش زدگی سے جل کر فنا

۵۵۷ھ ہو گئے اور درمیان ۵۵۸ھ کے سعید افندی کو برخاست کر کے

محمد راغب پاشا کو وزیر اپنا مقرر کیا اس بادشاہ نے
شراب نوشی کی رسم ایک قلم اپنے قلمرو سے بند کر دی اور
مسجد جامع عثمانیہ جسکی بنائے اول نے رکھی تھی تمام وکال
تعمیر کروادی ۴۵ برس اس نے بادشاہت کی ۵۵ تا ریخ -

۵۵۸ھ ۲۹ - اکتوبر ۵۵۸ھ میں اس نے انتقال کیا ۵۵۸ھ

مصطفیٰ خان ثالث بن احمد

بعد انتقال پانے عثمان ثالث کے مصطفیٰ خان پادشاہ ہوا اور
 داغ ب پادشاہ وزیر سے اوس نے اپنی بہن صالحہ سلطان کا نکاح
 کر دیا یہ وزیر صاحب شعور اور ہمت والا تھا وہ ارادہ جہاد کا کرتا تھا
 پر اوس کی عمر نے اوس کا ارادہ پورا نہ ہونے دیا اوس کے
 کئی وزیر مقرر ہوئے اور برجاست ہوئے آخر کو علی پادشاہ
 وزیر ہوا اس مدت غزل و نصب وزیر اربعین ۶۹۳ھ تک کئی دفعہ
 شاہروس سے ٹرایان ہوئیں انجام کار سلطان کا شکر غالب
 آیا روس کا توپ خانہ لیکر سپاہ قسطنطنیہ میں منحرف و منصور
 ہو کر آئے۔ ۵۔ ماہ ذی القعدہ کو درمیان ۶۹۳ھ کے اپنی
 موت سے اوس نے وفات پائی۔

سلطان عبدالحمید خان بن احمد ثالث

یہ بادشاہ سلطان مصطفیٰ ثالث کا بیٹا تھا اور سلطان احمد سوم کا

بیٹا ہے۔ ۱۱۳۶ھ میں اوس نے ولادت پائی۔ ۱۱۹۴ھ میں

وہ بادشاہ ہوا۔ اوس کے زمانہ میں دریاں مصر کے علیہ بہا

نائب سلطنت اوس نے بجایا۔ بہت ظلم کر رہا تھا۔ بادشاہ چونکہ

مزم مزاج صلح پسند بہت تھا اس واسطے سیاست کا کرنا اور جنگ

جدل میں مصروف ہونا کم پسند کرتا تھا مگر اوس نے فوج کو

فوجدار اسیس کی سکھلائی اور بھارون کے کارخانوں کی ترقی کی اور

بب اس کے کہ ہمیشہ کی خانہ جنگی اور خود سری سپاہ نے سلطنت میں

خلاف پیدا کر دیا تھا سلطان نے بادشاہان فصیحی اطراف سے

صلح کر لی تھی۔ اسی بادشاہ کے وقت میں حسین پاشا واسطے

تاریخ سرکشوں اور باغیوں عرب کے گیارہ ماں کا فتنہ بند ہوا۔ مگر وہ

اور والی غمسا نے اتفاق ہو کر ہر جا کا باز ایچک و قتل کا گرم کرین واسطے

یوسف پاشا اور عیٰی پاشا اُن کے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوئے یوسف نے لشکر غنسا کو شکست دیکر غلہ شیش وغیرہ فتح کئے اور شاہین پاشا نے روس جنہی سلطان مذکور ۶۶۲ کی عمر میں سولہ برس سلطنت کر کے درمیان ۱۹۱۲ء کے راہی ملک بقاء لکھا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ ثالث

یہ بادشاہ درمیان ۱۹۱۸ء کے پیدا ہوا اور ۱۹۱۹ء میں تخت نشین ہوا اس نے تخت پر بیٹھے ہی آراشکی فوج کا دہیان کیا اور تہوڑے ہی عرصہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ آراستہ کر لی شاہ غنسا اور روس سے دو جہنے تک بڑی بہاری لڑائی ہوتی رہی انجام کار درمیان ۱۹۲۰ء کے پہلا روس سے صلح ہو گئی پر ملک بقیہ ان جس نے اپنے خاوند پطرس سوم کو زہر دیکر خود تخت نشین ہو گئی تھی یہ صلح منکور نہ کی اور بہت بڑا لشکر قلعہ اسمعیل پر روانہ کیا اس قلعہ میں تیس ہزار آدمی جنگی تھے جب فوج روس نے اس

قلعہ پرورش کی استعداد سچی لوٹ توپ اور تفنگ سے مارے
 گئے کہ خندق قلعہ کے مزدون کے لاشوں سے بہر گئے پر سپاہ
 روس کی مٹیا رہتی قلعہ کے فصیل پر چڑھ گئے تین دن اور تین رات
 قلعہ کے اندر کشت و خون ایسا رہا کہ مقتولین کے خون سے قلعہ
 کی مٹی مل کر گار بن گیا پر قلعہ کے باشندوں نے بھی معذرت اور
 سچہ کے بڑی داد مردانگی کی دیگر سب مقتول ہوئے صرف
 ایک آدمی بچا تھا جو یہ خبر لیکر قسطنطنیہ میں آیا قسطنطنیہ کی فوج بہر
 خبر وحشت اثر نہ کر کمال غضب میں آکر دریائی مائدہ اور منڈ آئے
 اور بادشاہ سے اجازت چاہی کہ اس کشت و خون کا بدلہ لینے کا
 حکم ہو مگر انہیں دنوں میں شاہ لندن اور پیروشیہ نے بیچ بچاؤ
 کر کے صلح کروادی یوسف پاشا عہدہ وزارت سے برخواست
 ہوا محمد پاشا جو اٹھاسی برس کا بوڑھا تھا وزیر ہوا اور ملکہ کیتھن اپنی
 دار السلطنت کو لوٹ گئی بعد از ان جو ناپارٹ شاہ فراسیس جسے
 انگریزوں سے لڑ کر انکو بہت تنگ کر رہا تھا شاہ مروم سے اس نے

سلسلہ محبت کا استوار کیا سلطان سلیم نے قواعد جنگ مختصر و مفید نصا کر کوپنڈ
فرما کر چاہا کہ اپنی لشکر کو یہی قواعد جنگ کے سکھلا دے اسلئے چند شخص
منتخب کر کے بونا چارٹ کے پاس بائیں امیدروانہ کنٹی کے فوج کے قواعد
اور آئین کا طور سیکھ آوین یہ بات سپاہ خاصہ یعنی نیک چری نے پسند کی
اور سب فوج باغی ہو گئی اور آپس میں مشورتیں فساد کی کرنے لگے۔

۴۹۱ اور خان نے درمیان ۱۵۹۴ء کے فوج قواعد اور قسطنطنیہ میں

آرستہ کی اور بادشاہ اس فکر میں ہوا کہ سپاہ نیک چری نے چونکہ حکم
مدولی کی ہے اور لکا استعمال کرنا بہتر ہے سرداران فوج نیک چری
نے جب یہ کہا کہ فوج جدید فرنگیوں کے طور پر آرستہ ہو رہی ہے
نہایت حیران اور آشفہ خاطر ہو کر بڑا فساد برپا کرنے کے فکر میں ہو
اور سلطان ہر روز جو انان بست و پنجبالہ کو بہرتی کرتا جاتا تھا اور فوج نظام
میں اور لکا چھوڑ لکھا جاتا تھا چنانچہ دو ہزار سپاہی قواعد دان زیر حکم
مسعودا قسطنطنیہ میں طیار ہو گئی اور اوہو ن نے جنگ عکھ میں
بڑی بہادری دکھلائی اور ۱۶ ہزار آدمی فوج نظام کے درمیان شہر قرمان

کے قاضی پاشا کے زیر حکم مرتب ہو چکی تھی سلطان نے قاضی پاشا
 کو معہ فوج نظام کے اسلام بول میں طلب کر لیا چنانچہ قاضی پاشا
 حسب الطلب حاضر ہو گیا ایک روز رات کے وقت ایک دشمن قاضی
 پاشا کو قتل کرنے کے ارادہ پر اوس کے خیمہ میں جاگسا قاضی پاشا
 مرد شجاع اور دلاور تھا جلد بیدار ہو کر اوسنی دشمن کو قتل کیا جب قاضی
 پاشا دار السلطنت کے پاس پہنچا نیک چری کی فوج بگڑ گئی تمام شہر
 میں جشہ برپا ہو گیا کئی مکان بھونک اُٹی قہوہ خانوں اور سب دن میں
 یہ باغی سپاہی جمع ہو گئے ارکان سلطنت کو گالیان دینے اور انکو
 کافرا و ملحد کہنے لگے سلطان نے مجبور ہو کر سوائے تسلی اور دلا
 دینے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا اور قاضی پاشا کو حکم دیا کہ اپنی جہا
 کو مراجعت کر جاوے اسی اثنا میں ایک شخص قواعد ان فن سپاہیوں
 کا مل سلطان کے پاس پہنچا ہوا جو ناپارٹ کا آیا اور نلہ دیا اوسمین لکھا تھا
 کہ میں تہارے دوست کا دوست ہوں اور دشمن کا دشمن میں ہمیشہ کا
 معلمین فن سپاہی کے واسطے تعلیم قواعد کارزار برتی اور بحری کے بھی ہو گا

تاکہ انگریزوں کو بوغاز استنبول سے اور روس کو نہر طونا سے مجال عبور
 اور مرد کی نہر ہی یہ بات بناوت کی بارود میں نجاک کا کام کر گئی یہ حال
 شکر روس نے قیصر کے ملک پر چڑھائی کی اور انگریز لوگ جو دست برد ہونا
 پارت سے عاجز آ گئے تھے سلطان کو لکھا کہ جو ناپارٹ سے دوستی چھوڑ
 دی مگر سلطان نے اونکا کہا نہ مانا اسلام بول کو تو یہاں کان اور آلات و
 سامان جنگ و درجہ ازات جنگی سے بہت مستحکم اور استوار کر لیا انگریزوں کا
 ایلمچی واپس ملا گیا پہر انگریزوں نے شہر اسکندریہ میں محمد پاشا حاکم صر زون پر شکست کی
 اور اسکندریہ پر چڑھ لیا بعد ازاں انگریزوں نے صلح چاہی اور اپنی محبت اور دوستی کے انہار
 کر زون کو اس طرح سے بھی قیصر دوم کی صلح کرادی بعد ازاں کسی شخص غمزدہ
 مامور ہو کر وہ غرول ہوئی بعد ازاں حلیمہ پاشا وزیر ہو آگ فساد و بناوت کی فروری

۱۸۸۵ء پہر سلطان در بیان شہر کے فوج نظام کی ترقی اور ترتیب کے فکر میں ہوا
 اور بہت کوشش اس بات میں کی قلاع بوغاز قسطنطنیہ میں بحرا سود
 کے طرف ایک قبلیہ فوج بنک چری کا متعین تھا اوس کی فوج بمیق کہتی تھی
 اوس فوج کا افسر قیچی و غلی نام تھا جب اوس نے

دیکھا کہ توجہ خاطر سلطان طرف فوج نظام کے بہت تھے اور نئی روش
 کی فوج تیار کر رہا ہے وہ یہی باغی ہو گیا اور فوج عیق ہمراہ لیکر واسطے
 استیصال اون پاشاؤں اور سرداروں کے جو پادشاہ کے ارادہ
 کے ساتھ ہیں اور جنگی صلاح سے فوج قواعد ان بہتر ہو رہی ہے پہنچا
 سپہ سالار نیک چری نے جو قسطنطنینہ میں تعین تھی اسکو لکھا کہ ہم لوگ دل
 بان سے تیرے ہمراہ ہیں ہم صرف یہہ چاہتے ہیں کہ آئین دین اسلام
 کا قوی ہو اور فوج نو مسلم ہر طرف کیجاوے اور وزیر افکار اور امر اذکار
 فی الناس ہوں یہ لوگ ہمارا نفقہ لیکر فوج نظام کو دیا جاتے ہیں یہ لکھا کہ
 غلام رہا ہو گیا آتہ سو سپاہی نیک چری کے ہمراہ فوج عیق کے چہاد فی بحر تیر
 آئے سپاہ بھری اونکو داخل ہونے سے مانع ہوئے باغیوں نے
 تباہ و برباد یہ کہا کہ اسی سپاہ بھری خبردار ہو جاؤ چند روز میں تمہارے
 سردار کا فر ہو جاوے گا ہم اسلام کے طرفدار ہیں ہم تمکو مسلح نیکوئی
 آئے ہیں تم ہمارے شامل ہو جاؤ تاکہ ہماری اور تمہاری روش قدیم
 برقرار رہے۔ اس طرح ایک گروہ عیق کا ہمراہ قیقچے کے توپخانہ پر چڑھ آیا تو پہنچا

والوں نے اون کو رد کا قہقہے نے کہا کہ اسی پہاڑیو تم سے کیون علیحدہ ہوتے
 باوجودیکہ تم برابر اپنے اور اولاد نیک چری کی ہو میں قسم رسول مقبول کی کہتا
 ہوں کہ تم ہم ایک ہی ہیں اسوقت تم ہمارے ساتھ ہو جاؤ اور دین نبی کی
 حمایت کرو اگر تم ہمارے ساتھ نہ ہو گے تو جنت تم پر حرام ہوگی اور خدا تعالیٰ
 کی لعنت کے مورد بنو گے۔

خلاصہ کلام کا یہ ہے بعد گفتگو بسیار کے سپاہ بھری اور تو بچا نہ سب ہمراہ فوج
 یوسف کے ہو گیا اور سب متفق ہو کر شہر بر جڑہ آئے سپاہ نو لازم اپنی جان
 بچا کر سکائوں میں جا چپے باغیوں نے شہر قسطنطنیہ کے یہ اتید جو اندر شہر کے اگر
 طبنور اڑائی کا بجایا شہر میں تہلکہ عظیم برپا ہو گیا تمام دوکانیں اور بازار
 بند ہو گئے ہر ایک کو اپنی جان کا فکر ہو گیا بادشاہ حیران اور فکر مند
 تھا کہ اب کیا کروں۔

قیقہ نے باز بلند سپاہ کو یہ بات سنائی۔ اسی بار وہ اب وہ وقت یہ کہہ لگا
 اور تمہارے دشمن مقتور ہوں خدا ہماری مدد کرے اس ملک عثمانی
 اور خون کی بیخ کنی کرنی واجب ہو جو باعث خرابی نیک چری کی ہوئی ہرگز

ان حکام خدا فراموش نے اہل اسلام کو فساد کا لباس پہنا کر مشابہ کفار کے
 کر دیا ہے اور بہت سے فتنے اور رستے دین اسلام میں ڈال دیے ہیں
 سپاہ نظام جو ملازم ہے وہ لوگ بے قصور ہیں اور نے غماصت کرنی
 روا نہیں ہے پاشا یاں خیرت باطن اور امراد جس طبیعت جو باعث رونق
 اور رواج اس بدعت کے ہوئی ہیں اور انہوں نے اسلام کی باجی کو نبھاتے
 تبدیل کر دیا ہے اور نیک چہرے کے روزیہ اور آذوقہ میں یہ لوگ خلافت
 ہوئے ہیں انسو انتقام لینا واجب ہے غلط یہ کہہ کر ایک فہرست جیبت
 نکالی اور اون سرداروں کے نام بآواز بلند پڑھی جنکو قتل کروانا منظور تھا اور
 کہا کہ ان کو پکڑ لاؤ اور اس جگہ لاکر قتل کر دیہ سنتی ہی اون سرداروں کے
 گہروں پر فوج چڑھ گئی گہروں کا محاصرہ کر لیا ہر ایک جگہ دار و گیر کی آواز
 بلند تھی اور حشر برپا ہوا تھا بعضی سردار مقتول ہوئے بعضی ہلاک و فساد
 اور بھوکے گہروں میں چپ گئے بعضی زندہ باغیوں کے ہاتھ آ گئے
 تین دن اور رات یہ ہنگامہ برپا رہا شہر میں ایسا تعدد ہوا کہ اسکی تفصیل کوا
 کتاب جہاد کا ہے سرنامی سرداروں کے نقش ثل امراہیم نسیم افندی

ابوبکر افندی حاجی ابراہیم افندی صافی افندی احمد افندی
 وغیرہ کے اوس میدان میں بے گور و کفن پڑی تھی اور ہر ایک بازار او
 محلہ میں سردار مرے ہوئے نظر آتے تھے جب قیچی نے دیکھا کہ شہر
 کے سب سردار مارے گئے اوس وقت بتا سخی باشی ندیم بادشاہ کو طلب کیا
 سلطان نے اوسکے دینے میں تامل فرمایا جستنا سخی نے دیکھا کہ اگر ذرا
 توقف ہوتا ہے تو سپاہ خود سر قیصر کے محل کو لوٹ بیگم ازراہ خیر خواہی
 بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور کہا کہ میں نے اپنی جان بادشاہ پر فدا کی مجھ کو بھا
 سپرد کر و تا کہ فتنہ کی آگ فرو ہو سلطان نے سچتم نناک جلا کو حکم دیا جلاو نے
 بتا سخی کو قتل کر کے بام شاہی سے نیچے مجمع باغیوں میں اوس کی لاش کو
 ڈال دیا اون سنگدلوں نے اوسکی نعش ہی اور سرداروں مقتول کے برابر
 ڈال دی اور بڑی خوشی کی۔

سید ازان موسیٰ پاشا۔ اور مفتی عطاء اللہ افندی شیخ الاسلام جو غنہ
 کے ساتھ شامل تھے انہوں نے سرداران عیق اور سپاہ نیک چری
 سے کہا کہ یہ بادشاہ اگر تخت پر رہا ہے ہمیشہ دلیں کہنے رکھیں اور جب موقع

پاوے گا جسے بدالیکا اسکو تخت سے اتارنا نہایت مناسب ہے
 یہ مشورہ کر کے قبیچے میدان میں گیا اور اون سرداروں کے
 نقش کے طرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔ کہ امی گروہ مسلمانان اب
 تمہارے دشمن مقتول ہو چکے بادشاہ نے وعدہ کیا ہے کہ فوج
 بدید نظام کو برطرف کر دنگا پس اب کچھ خطر اور اندیشہ نہیں ہے اور پچھلے
 سے کہا کہ یہ بادشاہ ہمارا اور تمہارا دشمن ہو چکا ہے یہ کہی راہ
 نہ ہو گا اسباب میں مفتی سے فتویٰ طلب کر دے کہ جو بادشاہ
 خلاف قرآن شریف کے عمل کرے اوس کی بابت شرع میں کیا حکم
 ہے سپاہ مفتی کے طرف متوجہ ہو لے و سنی فتویٰ دیا کہ ایسا بادشاہ ہرگز
 نہ کہنا چاہئے قبیچے نے سپاہ کو فتویٰ نیا سپاہ بولے کہ بادشاہ بے دین کو
 تخت سے اتار دینا واجب ہے مفتی خوش ہوا مگر بظاہر سبب افسوس کیا
 کہ سلطان نے اپنے تئیں فراموش کر دیا کہ وہ امیر المؤمنین تھا سپاہ کو کہا
 کہ گار کا پہنا کر مشعل فصیحہ کے کر دیا آخر قہر الہی نازل ہوا بعد صلح قبیچے مفتی
 محل میں گیا اور کہا کہ امی سلطان مئی انکو بارہا سمجھا یا کہ سپاہ اہل اسلام میں فساد

ہنوز دو گر کچھ فائدہ نہ ہوا اب فوج نیک چری نے مصطفیٰ چا زاد بیائی تھاری کو
 بادشاہ مقرر کیا تقدیر سے کچھ چارہ نہیں ہے بادشاہ سلیم تخت سیاہ ترکھڑا ہوا
 اور اپنے قدیم مکان کی طرف جہان پرہ سال گوشہ گرین راتا تھا چلا گیا مصطفیٰ
 شہزادہ ایوان شاہی میں آیا یہ بادشاہ سلیم پہر سپاہ کو ماتھے سے درمیان شہزادہ
 کے قتل ہوا اوسکا ذکر اگے آتا ہے۔

مصطفیٰ رابع بن عبد الحمید

جب مصطفیٰ بارگاہ سلطانی میں پہنچا مفتی بہت دلشاد ہوا سرداران فوج فیض
 اور دعائیں کین سلامی کے توپوں کی آواز بلند ہوئی شہر میں منادی پہر گئی کہ
 مصطفیٰ قیصر کا ہوا اب اس دامن ہے رعایا کی دل سے خوف گیا مفتی نے
 سپاہ میں جا کر با آواز بلند کہا سلطان مصطفیٰ قیصر کا ہوا ہی وعدہ پختہ کرتا
 کہ فوج نظام کو جلد تر بر طرف کر دوں گا اور سپاہ قدیم کار و زینہ برابر جاری رہے گا
 سب سپاہی خوش و خرم اپنی اپنی گھروں کو گئے سپاہ نظام مایوس ہو کر اپنی اپنی
 شہروں کو چلے گئے۔

۱۱۹۴ھ میں اس بادشاہ کی ولادت درمیان ۱۱۹۴ھ کے ہوئی اور سلطنت درمیان
 ۱۱۹۲ھ میں ۱۱۹۲ھ کے ملی جب تخت پر بیٹھا ۱۲ برس کا تھا یہ مفسدہ جو سپاہ فی کیا اس کی خبر
 پا کر روس کی فوج قیصر کے ملک میں قدم بڑھا کر چلی آئی تھی اور کوئی اسیر علم
 نہوا بونا پارت کو جب یہ خبر پہنچی کہ سلطان سلیم خان تخت سے اوتا گیا نہایت
 افسوس کیا اور روس سے سلسلہ محبت کا قایم کیا شائد لڈا کا وکیل حاضر ہوا
 انہار دوستی اور خیر خواہی کا کیا۔ اتفاق سے طیار پاشا وزیر و مفتی میں
 باہم عداوت ہو گئی طیار پاشا شہر دوشجک کو بلا گیا وہاں کے حاکم مصطفیٰ بیگ
 قدامت سے جا ملا اور یہاں پر مفتی بد و فتنہ متحرک اور مدارالہام دوم
 کا ہو گیا بد و قدامت فوج یق سے بڑی عداوت رکھتا تھا جبکہ طیار پاشا
 ہی وہاں جا پہنچا اس نے روس سے صلح کر لی اور اسلام بول کر آیا
 اور چلی پاشا کے پاس قاصد خفیہ بھیجا کہ اپنا رازا و سکو تبا کر ڈرے وعدے
 اور موافق باہم کر کے اوسکو بھی اپنے ساتھ کر لیا چلی نے اوسکو
 جواب خط کا حسب الخواہ دیا اور واسطی مغرول کرنے مفتی اور افسران یق
 کے سازش کر لی بد و قدامت فوج لیکر ادھر تہہ پر آیا سپاہ نیک چہرے خائف

ہوئی بدوقداد نے باہر سے پیغام پہنچا کہ میں صرف تمہارے موکو آیا ہوں
 مجھے خوف نہ کرو چنانچہ وہ لوگ ہنسنے لگے بدوقداد نے شہر کے باہر خمیر
 استادہ گردیا اور سرداران نیک چریے کو بلا کر کہہ دیا کہ میں نے روس
 سے صلح کر لی ہے اب تمہارا یہاں پر رہنا بیفائدہ ہے قسطنطنیہ کو چلا جاؤ
 بعد ازاں ایک فوج متعول بسر کر دگی حاجی علی غافلہ بوغرا و خلیفہ قسطنطنیہ
 کے بندر گاہوں پر پہنچ دئے تاکہ قبچقی اوس کے ماتھے سے ہٹا کر
 کسی طرف نہ جا سکے یہ شخص بڑا مدبر تھا سب بند و بست کر کے اسلام
 بٹول میں آیا اور وہاں اگر قبچقی کے نوکروں سے سازش کی چنانچہ
 ایک شب کو چار آدمی ہمراہ لیکر قبچقی کے گھر میں جا گھسا اور اوس کے
 خواب گاہ میں جا کر آمادہ قتل ہوا قبچقی جاگ اٹھا پوچھا کون ہے جو حکم
 چلا آیا اغا علی نے کہا اسی بد ذات میں تجھ کو قتل کرنے کو آیا ہوں تاکہ
 تجھے انتقام تیری بد ذاتی کا لون اسنو کہا کہ اتنی مصلحت دے کہ میں نماز
 پڑھ لوں اوسنی کہا کہ اب قت نماز پڑھو کا نہیں یہ کہتے ہی خنجر اوسکی پیٹ میں مارا اور اسکا گلا
 لیا اور بدوقداد کو پاس نہ کیا اگلے ہی دن چلا آیا واثان قبچقی یہ واقعہ دیکھ کر عین کی فوج کے

پاس وریادی ہو کر گئے اور کہا کہ اب وقت تدارک کا ہے ورنہ تم بھی اپنی جان
 و مال سے ہاتھ دھو بیٹھو چنانچہ یق واسطے جنگ کے طیار ہوئی اور
 بیوقاد کے پاس جب قہقچے کا سر پہنچا برعت تمام اسلام بول میں آیا
 اور سلطان سے درخواست کی کہ فوج یق کی تنخواہ موقوف کرداد
 عطاء اللہ افندہ کو برخواست کرو اور قصور معاف کرد سلطان نے
 عاجز ہو کر منظور کیا اور بیوقاد کی ملاقات کو باہر شہر کے آیا اور
 حکم دیا کہ لشکر کو چھاونی میں مسجد پہر سوار ہو کر سیر و تماشا کو باغ سلطانی میں
 گیا بعد ازاں قباد نے صدر عظم طلیا پاشا سے کہا کہ جو میں کہوں
 سومانو اور ہر حال میری شریک رہو یہ بات صدر عظم شکر متا مل ہوا
 بیوقاد نے فوراً صدر عظم کو گرفتار کر لیا اور اس وقت سپاہ لیکر شہر
 پر چڑھا یا اور بان نے دروازہ بند کر لیا بیوقاد نے خفا ہو کر آواز دی
 کہ دروازہ شہر کا کہولہ سلطان مصطفیٰ کا اب حکم نہیں ہے اب
 فرمان سلطان سلیم خان کا ہے جلد تر دروازہ کہول دے ورنہ
 میں دروازہ توڑ کر اندر آتا ہوں اور تم سب کو قتل کروں گا خود اپنے

سلطان کو خبر کی سلطان کشتی پہ سوار ہو کر دریا کے راہ میں
 میں آیا اور آتے ہی سلیم خان کو قتل کر کے بیوقدا کی راہ میں
 اوسکی نقش لودامی اور ہر نوکر دن کو محمود خان کی قتل کرنے
 واسطی محل میں سجدیا بیوقدا دروازہ توڑ کر شہر میں آیا
 محل شاہی کی طرف چلا تا کہ سلیم کو پھر تخت پر بیٹھا دیکھا گاہ نقش
 اوسکی راہ میں پڑی ہوئی دیکھ کر گھوڑی سے اتر کر نقش نبل میں
 لیکر خوب رو یا سید علی نے آکر آواز دی کہ یہ وقت روینکا نہیں
 ہے محمود خان کی خبر لو ایسا ہو کہ وہ ہی مارا جاوی تو خاندان پیراغ
 ہو جاویگا بیوقدا یہ سنکر گھوڑے پر سوار ہوا بہت جلد
 محل میں پہنچا وہاں جا کر دیکھا کہ مصطفیٰ خا کی قتل کے واسطی کئی
 آدمی محل میں گھس گئے ہیں اور محمود خان نے زخم خفین کہہ کر
 دوڑ کر زینہ کا دروازہ بند کر لیا ہے اور بالاسے بام پڑی پاس اور
 ہراس میں چار طعنے کر رہا ہے تو چچان بیوقدا نے ایک نرومان ہو
 برابر دیوار کے کھڑا کر لیا اور محمود خان کو اسی راہ سے اوتار کر قید

کے پاس لائے دیو قدا نے محمود خان کے ماتھے چوٹ کر تخت پر
بٹھلایا اور مصطفیٰ خان کو فی الفور گرفتار کر کے قید خانہ میں بھیج دیا

۱۸۱۰ء

۱۸۱۰ء میں مقتول ہوا

۱۸۱۰ء

محمود الشافی بن عبد الحمید

جب کہ محمود بادشاہ ہوا حسب دستور خاندان عثمانیہ کے مسجد
ایوب میں گیا شمشیر اوسکی کمر میں باندھی گئی دیو قدا وزیر اعظم مقرر
ہوا اور اکثر سرداران بے بق اور قاتلین ہسلیم خان کو قتل کیا اور اپنے
دشمنوں سے انتقام لیا اور فوج فظلم کے واسطے بہت سعی اور کوشش کی
اور وہ اکثر مصطفیٰ خاکی اپنے ماتھے سے اس بادشاہ نے قتل کیں وجہ
اوسکی بہت تھی کہ ایک رات کو جب کہ یہ بادشاہ خواب گاہ میں تھیں انہوں نے
اوسکی مار ڈالنے کی سازش کی تھی پیدائش اوسکی درمیان ۱۱۹۹ھ ۱۸۰۴ء ہوئی
۲۲ برس کی عمر میں درمیان ۱۲۰۴ھ کے تخت پر بیٹھا۔

۱۸۰۴ء

۱۸۰۸ء

دیو قدا وزیر اعظم نے سرداران نامی سے در باب تربیت
شکریہ قواعد ان کے مشورت کی اصغر ان لشکر نے پھر ارادہ

فساد کا کیا اور اسکو کا فرٹھرایا اور ایک کا غدر پر یہ لکھلکہ کہ صدر عظم
 کی موت قریب آئی ہے وہ کاغذ پر قتل کے دروازہ پر لگا دیا دوسرے
 دن سب لشکر جمع ہو کر بارادہ جلال مستعد ہوئے اور نظام کی چہاد
 پیونک دی پیر قتل کا گہر گہر لیا بادشاہ یہ سب افعال شنیعہ اس
 کے دیکھ کر مجبور ہو گیا اس پاشا اور قاضی پاشا جو تا بعد پیر قتل
 کے تھے اس فساد کو دفع کرنے کے واسطے آئے تھے انہوں کو نیک چری
 سپاہ کے گھروں میں آگ لگا دی اور غل مچایا کہ وزیر عظم شکرار
 کرنے کو گیا ہے اب وہ اگر نیک چری کو قتل کریگا اس خبر کے سنے پر
 خود سر سپاہ کو زیادہ توحش پیدا ہوا اس غرض اس پاشا کی یہ
 تھی کہ شعلہ فساد کا بجھ جاوے مگر قاضی پاشا جو دشمن جانی نیک چری
 کا تھا اس نے بہت جلدی کی اور جنگ و قتل میں مصروف ہو گیا
 بادشاہ کا پہلے سے یہ ارادہ تھا کہ اب تدبیر سے اس فتنہ کی قہر
 کو بجھاوے ہر جب کہ دیکھا کہ جوق جوق فوج قیصر دم کے محل کی
 طرف چلی آتی ہے ناچار ہو کر اونکے دفع کرنے کا حکم دیا قاضی پاشا

چار ہزار سپاہ اور چار ہزار توپ لیکر نکلا اور ان دشمنوں کو
جنہوں نے بیوقوفانہ وزیر اعظم کے گہر کے چار طرف آگ لگا دی
تھی ہٹا دیا اور اپنی فوج کے تین حصے کئے ایک حصہ میدان میں
متعین کیا دوسرے حصہ کو حکم دیا کہ راہوں اور کوچوں میں جھان
کھیں نیک چڑی کے سپاہی پاؤں فوراً قتل کر ڈالو اور تیسرا حصہ اپنے
ساتھ رکھانیک چڑی کے سپاہی آگ لگا دی اور ہر جگہ قتل اور غارتگری
اور لوٹ شروع کر دی اسلئے رعایا ناکردہ گناہ بہت ماری گئی سلطان
ایک بلند مکان پر بیٹھا ہوا یہ سب ظلم فوج کے دیکھ رہا تھا صدر اعظم
کے مکان میں ہتھیار باروت بہت جمع تھے اور وہ مکان بھی بڑا وسیع
تھا دشمنوں نے کسی جگہ اس گہر پر آگ لگا دی تھی اور صدر اعظم ایک
سنگین مکان میں جم رہے اپنے چند رفیقوں کے بیٹھا ہوا کمال دلاوری
سے دیکھ رہا تھا اور زنبور کون میں چہرہ بہر کر میسی چالاک اور سختی
سے امداد پر مارتا تھا کہ گویا آگ کا مینہ برساتا تھا صد آدمی
مارے گئے مگر مفید بہت کم پس پا ہوئے چونکہ یہ فوج قریب

ایک لاکھ کے ہتی پر اکٹھی ہو کر یورش کر کے اُس مکان کے صحن
میں جا پہنچی اُس وقت بدو قد نے اپنی جان سے ہاتھ دھو کر باروت
کے صندوق میں آگ لگا دی بڑی ہولناک آواز ہوئی اور صدمہ
سے ایک جماعت کینہ نیک چڑ جو دمان پر موجود تھی معہ وزیر
اعظم برقعہ اور اسکے متبعین کے سب میت بنا ہو گئے سپاہ
نیک چڑ غالب آئی اس پاشا قاضی پاشا بھیچ پاشا جو صدر
اعظم کے خیر خواہ تھے وہ بھی شہید ہوئے اور اکثر آدمی فوج جدید کے
بھی مارے گئے جو بچے وہ بہاگ گئے

سلطان یہ حال دیکھ کر اپنے مال کا رین متفکرمند ہوا اور حکمت عملی
اُن سب کا دلاسا اور دلبری کی اور ہزار بجاحت اور سماجیت سے
اُس فوج کو قابو میں کیا یوسف پاشا کو خلعت و وزارت کا بختا کر
طرح پر غبار فتنہ اور فساد کا فروزا ہوا یہ واقعہ ہولناک درمیان ^{۱۸۰۹} _{۱۸۰۳}
کے وقوع میں آیا

۱۸۰۹ء

۱۸۰۹ء

بعد ازاں سلطان محمود نے درمیان ^{۱۸۱۱} _{۱۸۰۳} فوج کی بہرتی اور

اور اسباب تمہیا کر نیکا حکم یا مصطفیٰ خان سلطان مغزول نے قید
 میں تھا خفیہ سرداران نیک چری کو لکھا کہ محمود کو قتل کر کے منجھو
 تخت پر بیٹھا وہ ہم خط کسی عالم کے ہاتھ آگیا اس واسطے علما اور
 فضلا اس وقت شیخ الاسلام کے پاس جمع ہوئے اور باہم سبب
 نے مشورۃ کی حاجے منیب افندہ قاضی اسلام بول سبکی
 صلاح سے سلطان کے پاس گیا اور اس خط کی خبر دی اور اجازت
 قتل کرنے مصطفیٰ خان کی سلطان سے مانگی محمود نے اجازت
 دے دی بلکہ یہ کہہ کیا کہ جبکہ میں اسکا ارادہ اور عزم روک سکتا ہوں لہذا
 کو سحر اور سحر کی اجازت دے منیب افندہ نے بہت اصرار کیا اور کہا
 کہ حدیث میں آیا ہے اذالجمع الخلیفتا قتلوا الحدیثا منکر چپ
 ہو رہا منیب نے کہا کہ سکوت کرنا عین صاف ہے اس لئے کہ یہ قیوت دستاویز
 بانٹھی کو اشارہ کیا کہ مصطفیٰ کو قتل کرو دستاویز مصطفیٰ کے گھر میں گیا
 وہ فرش کے انبار میں لیٹ کر چپ گیا تھا بعد بہت عرصہ کے دستاویز
 ہوا فرش میں سے اسکو نکال کر قتل کیا۔

اسی سال میں سلطان حسن نے ملک روم پر چڑھائی کی اور کئی شہروں
 قلعے لے لئے اور درمیان ۱۱۱۲ء میں عجم کو سلیمان پاشا حاکم بغداد کا باغی ہو گیا
 سلطان نے لشکر آراستہ کر کے اوسکی تنبیہ کے واسطے خالد افندہ کو روانہ
 کیا خالد نے فتح پائی سلیمان کو قتل کیا اسی طرح پھر اس سال میں کشت
 و خون ہنگامہ و فساد کئے برپا ہوئے از انجملہ ایک یہ تھا کہ عبد اللہ
 بن سعود وہابی نے زمین نجد اور تنھامہ اور بلاد عرب اور عجم
 میں بڑا فساد برپا کر دیا تھا اوسکی تنبیہ اور تادیب کے واسطے محمد علی
 پاشا والی مصر کے نام حکم کیا محمد علی نے اپنے بیٹے فرسہم
 پاشا کو سپاہ ترکان خوشخوار و یک عبد اللہ کی کمانی کے واسطے روانہ
 کیا فرسہم پاشا نے بڑی بہادری اور کارستانہ دکھلائے عبد اللہ
 کو زندہ گرفتار کیا اور اپنے باپ کو پاس مصر میں لایا محمد علی پاشا نے
 اوسکو اسلام بول میں سچوادی سلطان نے علماء اور فضلا اور امر کو جمع کر
 سکے سامنے اوسکو قتل کیا
 اسی سال میں یو پاشا سے بسبب بھوکیرلسن کے استغفالیہ اوسکی جنگ

اخذ پاشا مقرر ہوا پیر احمد پاشا واسطی مقابلہ اسکے شہر دوشجک

پر گیا بعد لڑائی اور جنگ سخت کے شہر دوشجک آئے پھر لیا اور کئی منزل

۱۸۱۳ء کے لڑائیوں اور جنگوں کے بہت روپیہ کو ہلاک کیا ۱۸۱۳ء کے

درمیان شاہ روس اور روس میں صلح ہو گئی

۱۸۱۴ء کے بعد از ان درمیان ۱۸۱۴ء کے والی عرب نے فساد برپا کیا جب

۱۸۱۶ء کے پاشا نے اسکو بخوبی گوشمالی دی یہ لڑائی ۱۸۱۶ء میں جبکہ سلطان

ہم ادوام پر تہہ ہوتی تھی

محمد علی میرزا سپہ فتح علی قاچار شاہ ایران موقع پاکر قیصر دوم کے

ملک میں ہر دست اندازی شروع کی اور بغداد کے فتح کرنیکا ارادہ

کیا اور طبراق - قرص وغیرہ مقامات پر بہت لڑائیاں کیں پر بسبب

۱۸۲۰ء کے محمد علی اسی سال میں مر گیا اسلئے اہل عجم کا ارادہ ناتمام رہا

۱۸۲۰ء میں ہی مخالفین دوم نے سلطان سے بہت دفعہ جنگ کی پھر سلطان

۱۸۲۰ء میں قوم اروام نے درمیان شہر موڈاکی اہل اس نام پر خروج

۱۸۲۰ء اور بہت مسلمان مار ڈالے انکے چٹنے یہ خبر پا کر جو لوگ قوم اروام سے اسلام

بول میں تھے ہزاروں کو قتل کر ڈالا اور انکی پادری کو پہانسی دی یہی
 پادری نے قوم اردام کو لکھ کر آمادہ فناء کا کیا تھا سو اسطر سلطان نے
 بنام محمد علیکا والی مصر کے فرمان جاری کیا کہ قوم اردام کو خوب طعنا
 دینی چاہیئے اسنے اپنی بیٹے ابراہیم پاشا کو ہمراہ فوج بحری کے قوم اردام
 پر بھیجا ابراہیم نے فتحپائی بہت سال غنیمت اسکے ہاتھ آیا اردام مغلوب
 ہوئے انگریزوں کو بیچ میں ڈالکر صلح کے خزانہ ہوئی مگر سلطان نے صلح
 منظور نہ کی اور ملک یونان پر بحری اور بری لڑائیاں ہوئیں مدت باز
 تک یہ جنگ ہوتی رہی

چونکہ سلطان محمد دستگیر یہ چاہتا تھا کہ سپاہ نیک خیر کا انتظام کرے
 اور فوج قاعدہ و اشل فوج اہل فرنگ کی اپنے ملک میں آراستہ کرے
 اسلئے ایک فرمان لکھا اور محمد سلیم پاشا کو دیا اور حکم کیا شینہ الاسلام
 طاہر افندی کے مکان پر جا کر تمام علماء اور سرداران نیک خیر کو بلو کر کہو
 ترجمہ فرمان سلطان محمد خان

بیت

جیسے کہ دولت عثمانی کی صبح فرطوع کیا تمام رعایا زیر سایہ مرادانی اور حجاز

سلاطین سلام کے شاد و خرم رہتی ہیں۔ اور لشکر باغیرت و جیت و جرات و
 جوانمندی آباد ہو رہا ہے اور پدشاہان سلام کا قلوب نصاریٰ پر مستولی
 ہو۔ لشکر مہم تمام معرکوں اور لڑائیوں میں معاندین پر غالب ہوا۔ شجاعان
 اسلام کو ہمیشہ لوٹ کا مال ملتا رہا۔ اور پرچمِ رایاتِ عالیات جنود عثمانیہ
 کے نصر من اللہ و فتح قریب سے موشع رہی۔ فوج نیک چری کمال اعطات
 اور بہادری سے زیر سایہ ظلم سلطان کے داور دانی کی دیتے ہیں۔ اور
 بلاد و قلع کفار کی بھرت تین فتح کرتے ہیں۔ اس واسطے ان کے دلیفے معقول
 مقرر ہیں۔ مگر مدتِ عمر اس فوج نے اپنا اسلاف کا طریق چھوڑ دیا ہے
 اور خافِ لیت اور خواری کی اپنی آنکھوں میں پر کر لی ہے سب کے سب
 ملا ہی اور طاعب میں مصروف ہیں۔ اور سہ تابی اور عصیان
 سے مالوف ہیں اپنی معاش کی سندین کا ہل اور بزدل
 آدمیوں کے ماتھے فردخت کر دی ہیں۔ اس سبب خشت
 اور اقبال نے اونسے مونہ پہر لیا۔ اور فتور صریح نے اونکی اموات
 و مہات کو گھیر لیا۔ جراتِ شجاعت کی ان کے دلوں سے جاتی ہے

روز بروز فنون سپاہ گری اور کسب بہادری میں جھالت اور
سستی آتی رہی۔ اسکا یہہ ثمرہ ہوا کہ ہماری دشمنوں نے ضعیف
اور ہمیغزی سپاہ کی معلوم کر کے ہماری ملک پر دلیرانہ دست
اندازی کی۔ پس اس سپاہ ذلیل چری اس خواب غفلت سے ہوشیار
ہو جاؤ۔ اور اپنے اطوار ناہنجار سے باز آؤ۔ اپنی اصلی حال اور روش
قدیم پر مراجعت کرو تا کہ تم لوگوں سے اپنی ملک حصاً بناؤں۔ اور
اعداء یہ دل تشنہ خون بیدین کو مہارسی ملواروں کی دھار کا
پانی پلاؤں۔ اب تم اپنے پر واجب جانکر وہ ضایع اور قواعد
جنگ اور طریق استعمال آلات حرب مثل توپ و تفنگ کے
جس طرح پر فرنگی لوگ آج کے دن غالب آرہے ہیں بوجہ احسن سیکھ
کر لیتے ہو جاؤ۔ اور ہمارے دشمنوں کے سرو نہیں قواعد کے
ذریعہ سے جو انہوں نے ہماری واسطے ایجاد کئے ہیں تم
خود کاٹو۔ پر ظہور اس امر کا بدون سیکھنے قواعد اور پیدا
کرنے محاسبہ جنگی کامل کے ناممکن ہے یہہ کار اختیار کرنا بہنو

حکیم خدا اور رسول کے فروہے میز دل جو قواعد دان فوج کے ترتیب
 کرنے کی طرف مایل ہر پہ بات خدایتقائے کے انعامات اور فضل
 سے خیال کرو والسلام علی من اتبع الهدی ^{سَلَّمَ} ^{مَسْلُکُ} ^{النَّبِیِّ} ^{الْمُحْتَبِیِّ}
 یہ فرمان سنگر لکھنا اور صدقنا کی اور ایک گروہ نیل شجر کا شکر نظام
 میں بھی بہرتی ہو گب پارس سپاہ کو تو عادت بناوت کی ساہا سال
 پر گئی تھی چند روز کے بعد پھر فوج گڈھی اور سانپ کی طرح پٹو کہا لڑ
 چنا پنے صدر اعظم محمد سلیم پاشا اور نجیب فندہ اور محمد علی
 پاشا کی گھروں پر چڑھ آئے اور بازاروں میں مشہور کر دیا کہ آج کے
 روز علماء اور امراء شاہی جو موجود اور مرہبی فوج جدید کے ہوئے ہیں قتل
 ہون گے اور تمام شہر میں لوٹ اور غارت شروع کر دی اور
 لگا دی صدر اعظم نے سلطان کو خبر کی اور توپچی اور سپاہیوں کو مطلع ہوا اور انکو
 دولت سلطان پر جمع کیا

سلطان نے اپنا علم خاص حوالہ شیعہ کا اسلام قاضی ^{سے} ظاہر افندہ
 کے کیا صدر اعظم کے کمال دلاوری سے ۵۰ ہزار سپاہ نیل شجر پر حملہ کیا اور

قتیب و سنہار آدمی کی توپ سے اوڑا دی گئی ہوا گئی کہ وہ زمین جا چھپی صدر
 مذکور نے اونکی گھر و زمین آگ لگا دی بہت سے باغی جل گئے اور مارے
 گئے کچھ قید ہوئے مقتولوں کی نعشیں اسی میدان میں لاکر جمع کیں
 جہاں پر ہوا خوان سلطان کے نعشیں زمانہ سابق میں نیک چری نے
 لاکر والی تھیں

بعد ازاں سلطان محمود نے علماء اور وکلاء سلاطین کو دربار میں بلا کر
 ان بادشاہوں کے لباس حق نہ الودہ دکھلائے جو نیک چری کے ہاتھ سے
 مقتول ہوئے ہوا سوال کیا انکے خون کا قصاص کیا ہونا چاہیے
 سب فرماتے ہو کہ یہ فتوے دیا کہ بعض ہر ایک بادشاہ کے ۲۵
 ہزار نیک چری قتل کیا جاوے اس وقت تمام قلمرو میں فرامین سلطان
 جاری ہو گئے کہ جہاں کہیں نیک چری کا کوئی سپاہی ہو قتل کر
 ڈالو چنانچہ جا بجا مارے گئے اور سلطان ہر جگہ غالب آ یا سپاہیق
 اور نیک چری سے ایک نہ چھوڑا۔

بعد ازاں آغا حسین پاشا امیون ظام یعنی امیر بھوش ہوا

اور حاجی صائب افندہ ناٹھک کا اور بیکتا افندہ منشی فوج اور سب فوج
نے قواعد جنگ فرنگیوں کے طو پر سیکھ لی

والی اور ام نے پیرانگدیر اور فرانسسیس اور روس سے مدد لیکر مقابلہ
کیا سلطان کا لشکر غالب آیا فوج اور ام بہاگ گئی سیسام۔ مولک
وغیرہ چند قلعہ علاقہ اور ام قیسر کے قبضہ میں آئے والی اور ام نے مہلت
مانگی ادراہیم یا شاہ بدون حکم سلطان کے راضی نہوا اس سبب سے
جہاز جنگی روس اور فرانسیسر کے دفعہ روس کے جہاز بدون پر پیڑہ آئی
اور بہت سے جہاز جلا دی اس حادثہ میں طائر یا شاہ ایک کشتی پر سوار
ہو کر دشمنوں سے بچ کر سلطان کے پاس پہنچا سلطان نے عام و حاضر
سب کو جھکا کا حکم دیا اور ہم جہاز نئے طیار کئے ابھی تک سب
سامان جنگ کا فراہم نہوا تھا کہ روس ایک لاکھ فوج لیکر متوجہ
ملک روس کا ہو محمد سلیم یا شاہ و اغا حسین یا شاہ مقابلہ پر
آئے اور اطراف شہر طونا پر پڑائی ہوئی روس مغلوب
ہوا و کلا درو احمد یا شاہ کے مکان پر درباب صلح کے جمع ہوئی

مگر سلطان نے منظور نہ کیا مرس نے قدم آگے بڑھایا محمد سلیم پاشا
 برخواست ہوا اور اسکی جگہ عزت پاشا مامور ہوا اور بنام محمد علی
 پاشا مصر کے فرمان بھیجا کہ ۲۰ ہزار سپاہ واسطے بڑائی
 روسیوں کے پیچھے اور اس نے پھلوٹی کیا آخر روس نے قزو
 طباق ارض دوم لی لئے اور صالح پاشا حاکم ارض
 دوم کا دشمنوں کی قید میں آگیا حسین شاہ شہر
 شوملا میں مع فوج مقیم تھا چند بار فوج دشمن کے ساتھ
 لڑا مگر دواشجاعت دیکر اپنی جگہ سے نہ ہلا آخر کاریہ ہوا کہ ایم
 بواطود رؤف سے درمیان ۱۲۶۹ء کا ایک لاکھ ساٹھ
 ہزار سپاہ لیکر شہر ادرنتہ پر آیا اور اسکو فتح کر لیا سرداران قیصر
 بہت شوش ہوئے ایچی صلح کے واسطے وائیکے آخر سال میں
 صلح ہو گئی مرس نے جو جو شہر قیصر کے فتح کر لئے تھے چھوڑ دیے
 اور اپنے ملک کو معاودت کی سلطان دشمنوں کے ہاتھ سے
 نجات پا کر توجہ طرف آبادی ملک اور آرائش فوج کے ہوا محمد علی

پاشا سے خراج مصر کا طلب کیا محمد علی نے جواب صاف دیدیا کہ خراج
مصر کا لشکر کشیوں میں صرف ہو گیا اب میرے پاس کچھ باقی نہیں
اس وقت میں فرامیسن نے موقع پا کر جزائرو مغرب فتح کر لئے طاہر
پاشا ان کے چھڑانے کے واسطے گیا مگر بے نیل مرام واپس آیا

بعد ازاں درمیان ۱۸۳۰ء کے جبکہ سلطان خانگی قنون کے رفع کرنے کو
درپے تھا اور اصلاح لشکر اور امور سلطنت کے کاموں سے فارغ بھی ہوا
تھا ایک محمد علی پاشا حاکم مصر نے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو تیسرا
سپاہی دیکر شہر عکہ بھیج دیا اور دریائے کی راہ جہازات جنگی ہی روانہ
کئے سلطان نے یہ بات نہ کہ نہایت غضبناک ہو کر حسین پاشا کو
سکی تنبیہ کے لئے روانہ کیا ابراہیم پاشا قبل ہو بخیر فوج سلطانی کے
عکہ اور صیدا اور بیروت فتح کر کے دمشق کو مراجعت کر گیا تھا
وہاں جا کر اُسے علی پاشا والی دمشق کو شکست دی اور دمشق
فتح کر لی پھر جانب حمص کے دوڑا وہاں پر محمد پاشا والی حلب سے
جو بموجب حکم سلطان کے مقابلہ پر آیا تھا خاک شرمع ہوئی اور

بڑی لڑائی ہوئی ہزار ہا سپاہی جانیں کھارے گئے آخر والی حلب
 نے شکست کھائی اور لوٹ کر چلا گیا اور حسین پاشا سے جا ملایا وہ دونوں
 ملکر حلب میں گئے اہل حلب نے دروازہ بند کر لیا مجبور ہو کر انطاکیہ
 کو گئے ان کے بعد ابراہیم داخل حلب ہوا اسکا استقبال کر کے شہر
 والے اندر لیگئے ابراہیم تھوڑی مدت وہاں ٹہر کر انطاکیہ کو گیا پھر
 حسین پاشا سے لڑائی ہوئی سلطان مرہم نے ابراہیم کو فساد کی خبر
 پا کر رشید پاشا کو جو صدر اعظم تھا معہ شکر جہاز کے روانہ کیا رشید
 نواح قونیہ پر لڑائی ہوئی تمام دن لڑائی ہوتی رہی رات کو صدر
 اعظم اپنے لشکر کو سرداروں کے خیمہ میں گیا اور صلح کی کہ علی
 لڑائی ہونی مناسب سے مردمان تک حرام نہ لگے پھر حوالہ ابراہیم
 کے کر دیا ابراہیم بڑی عزت سے پیش آیا اور اسکو قسطنطنیہ لے کر
 کی رخصت دی سلطان نے پہر فوج جمع کی اور درمیان ^{۱۸۳۹ء} ^{۱۲۵۵ھ} ^{۱۸۳۹ء} ^{۱۲۵۵ھ}
 بسر کر دگی حافظ پاشا کے ابراہیم پاشا کی تنبیہ کے واسطے روانہ کی اتنا
 راہ میں ابراہیم سے مقابلہ ہوا حاکم پاشا نے اسکو شکست دی

اور اپنے خیمہ یا ابراہیم پاشا نے ایک ٹیلہ پر توپیں چڑھا کر لشکرِ روحی پر آگ برسانی شروع کی حافظ پاشا نے شکست کھائی ابھی
 کہ یہ قصد طے ہونے پایا تھا کہ سلطانِ روم کو ملک الموت
 نے طلب کر لیا وہ درمیان ۳۹۱ھ کے فوت ہوا ۶۱۸ھ

سلطان عبدالمجید خان

ابن سلطان محمود

یہ بادشاہ بعد وفات اپنے باپ کے تختِ خلافت پر
 بیٹھا اُسے فوراً لشکرِ کثیر واسطے تنبیہ و تادیب ابراہیم پاشا اور
 اسکے باپ محمد علی پاشا والی مصر کے روانہ کیا ماکم مصر نے
 یاور می طالع سے صلح اختیار کی اور بغاوت چھوڑ کر مطیع ہو گیا
 بعد ازاں اس سلطان نے تمام شاہانِ فضا صلح کر لی اور اپنی
 فوج قواعدِ دان کی ترتیب اور آراستگی میں مصروف
 ہوا اور ہر طرح سے رعایا میں امن کر دیا اسکے وقت میں فتنہ
 کی بنیاد اوکھڑ گئی یہ سلطان ۳۳ اپریل ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوا اور

دوم جلائی ۱۳۹۹ء میں تخت پر بیٹھا وہ بہت بڑا عیاش تھا اسکی
پاس چھ سو عورتیں خوبصورت محل سرازمین داخل تھیں رات و دن
عیش و عشرت میں عورتوں پر مشغول رہتا تھا انگریزوں کا لشکر اسکو
وقت میں بہت تھا اکثر نبردگاہوں پر عرب سولیکر سرحد مصر تک
انگریزوں کا اجارہ تھا۔ اس کے وقت تمام تلک و سرحد میں بجا
اگر جانیے ہوئے اور خرید و فروخت کنیز و غلام کے بالکل سد و دھوکے
چنانچہ یہی سبب تھا کہ مکہ معظمہ اور جدہ پر نویت گشت و خون لگی
تھی وہاں اسکی یہ ہوشی تھی کہ وکیل انگریز نے کئی برس تک عربوں کو
جدہ کو بند پر بسبب بردہ فردوسی کے قید کر رکھا تھا عرب لوگ بسبب
اپنی حمیت جہلی کے ناراض ہو گئے اور کئی انگریزوں کو معذ وکیل درخشاں علی
عربوں نے قتل کر دیا اسوا ایک جہاز جنگی انگریز و کانڈا میں آئے جدہ میں آئے
اور توپ لگا کر کئی مکان جدہ کو سہا کر دئے بعد ازاں شہر میں گیس کے ان عربوں کو
جنہوں نے یہ فساد کیا تھا بکڑ لیا اور ترکوں نے انکی مدد دی پہر ان قادی کو
بکری کی طرح ذبح کیا اسپر عرب لوگ اسلام بول میں فریادی ہو کر

گئے سلطان نے انکی فریاد کو کچھ غور سے سن لیا، ورنہ کوئی دیکر لیا اور محمد بن عون شریف مکہ کو مغرول کر کے اسلام بول میں طلب کیا اوس پر یہ جرم ٹھہرایا کہ اوس کے اشتعال سے مکہ کے لوگ سلطان روم کا حکم نہیں مانتے ہیں اور بیع و شرا و ٹیڈی و غلاموں کی جائز کر رکھی ہے

سب سے بڑا ہنگامہ اس بادشاہ کے وقت میں روس نے درمیان ۱۲۴۳ء ۱۲۴۳ء کے کیا تھا اوس کے مقابلہ کے واسطے عمر ہائینا سپہ سالار ۱۲۴۳ء

روم کا گیا انگریزا اور فراسیس نے سلطان روم کو مدد دی ٹبری پہاڑی ٹرائی تین برس تک ہی حسین مشیر آدمی مارے گئے اور خدانے سلطان کی غرت رکھ لی۔

اس بادشاہ نے عمارت مسجد نبوی اور حرم مدینہ کے بہت رد پیہ خرچ کر نہایت عمدہ اور نفیس بنائی ہے اسی بادشاہ کے عہد میں درمیان فصا ۱۲۴۳ء اور اہل اسلام ملک شام کی بہت خونریزی ہوئی مگر غلبہ مسلمانوں کا رہا ۱۲۴۳ء تا ۱۲۴۳ء ماہ ذی الحجہ ۱۲۴۳ء انتقال پایا اوس کی قبر مسجد سلطان احمدین برابر ۱۲۴۳ء

قبر سلطان محمد کے بنائی گئی ہے۔

سلطان عبدالعزیز خان

قیصر دوم

یہ برہان عبدالعزیز خان کا ہے باتفاق اراکین سلطنت و علماء و روم کے
 ۲۹ جولائی ۱۸۷۷ء میں تخت سلطنت پر بیٹھا اوس کی پیدائش ۹ جولائی
 ۱۸۷۷ء میں ہوئی جو وقت تاج قیصر بربر پر کہا سب سے ادل او
 یہ کیا کہ حقد عرب لوگ قید خانہ روم میں تھے سب کو رہا کر دیا اور
 فرامین اپنی جلوس کے تمام قلمرو میں بھیج دئے اور جو عہدہ دار سرست اور
 خائن تھے انکو مغزول کیا اور مردمان کا رگزار سلیقہ شمار کو انکی جگہ پر
 کیا بندر گاہوں کا اجارہ انگریزوں کو دینا بند کر دیا اور انتظام مالی اور ملکی
 میں خود متوجہ ہو کر بہت شعور اور دانائی سے ترتیب و تہذیب کی افواج
 بحری اور بری جنگی اور جہازات اور اسباب و آلات جنگ کے مہیا کر دیے
 میں بدل مصروف ہوا تاہم برقی آہنی شرک اپنے ملک میں جاری کی اور
 شاہ ایران ناصر الدین شاہ سے رسم اتحاد و استحکم کی اور سیر و سفر کا کرنا اپنی
 ملک میں برخلاف سلاطین ماضیہ کے پسند کیا چنانچہ مصر اور اسکندریہ

کی سیر کی اور پھر مراجعت کر کے جتنی عمر تین عبد المجید خان
شاہ مرحوم کے تہین او کو بعد القضاۃ ایام عفت کے اجازت دی
کہ جس سے چاہیں نکاح کر لیں اور خود ہی راغب سوا سے اپنی ایک منگہ
کے کسی عورت کی طرف نہیں ہے یہ بادشاہ تمام سلاطین قیصر اور
نہایت نیک و عقیل اور پارسا ہے اس وقت میں ہی بادشاہ دوم کے

علم ادب ترکی زبان کا

آجکل ترکی زبان کے تین خاندان وجود میں پر یہ تینوں ایک ہی باپ
کی اولاد میں اول ترکی زبان بخداد و خوقند و خواہزم و یاقند
وغیرہ کی ہے پھر یہی ترک جبکہ چنگیز خان اور ہلاکو اور تیمور کی فوج
میں بہرتی ہو کر ایران میں رہے تو انکی زبان میں بہت الفاظ اور
محاورات فارسی کے مخلط ہو کر کچھ اور ہی ڈھنگ کی زبان ہو گئی ہے
بعد ازاں وہ ہی ترک لوگ جو بدولت سلاطین مردم کے قسطنطنیہ
میں پہنچے اور اس طرف کے زبانوں کے الفاظ اور محاورے

اوسمین اونیہون نئے ملائے تو وہ زبان کچھ اور ہی ڈنگ کی کہانی
 دیتی ہے یہ تین قسم کی ترکی ہے زبان یوغر جو نہایت قدیم اور نکما
 زبان ہے اور اب تک یا قندکاشغور اور قل میں بولی جاتی ہے
 اوسکے حروف تہجی اور ہی طرح کی ہیں۔

۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

ترکی و پارسی ہو گئی ہے و ہمارے قیصر دوسم میں ہی اس زمانہ میں کی
 ہوئی جاتی ہے اور آج تک یہ زبان بہت علوم پر قابض ہو چکی ہے عثمان
 اور اوس کے جانشینوں کے عہد میں بہت کتابیں عربی اور فارسی
 یونانی اور لاطینی ترکی زبان میں ترجمہ ہوئے ہیں خانہ محمد ثانی
 نے بلوقادک کا ترجمہ یونانی زبان سے ترکی میں کر دیا اور
 سلیمان اول نے قسطنطنیہ کی ایک کتاب کلمنٹینو کا ترجمہ ترکی
 میں کر دیا امرسطو اور اقلیدس کی تصانیف زبان ترکی میں ترجمہ ہوئے
 مصطفیٰ سوم کے حکم سے میکس اٹالیا نے جبکا نام پرنسپ ہے
 اور فیدک ٹائیڈ شاپریشیا کی کتاب جبکا نام انیٹ میکسول ہے ترکی میں
 ترجمہ کر دیا۔ زمانہ حال میں کئی کتب خانہ انگریزی جرمن فرانسیسی
 سے علم تاریخ و جغرافیہ قرابادین کیمیا۔ ریاضی اور علم الحرب وغیرہ
 کی زبان ترکی میں ترجمہ ہوئے ہیں

ایک یونانی مورخ ہے اوس نے ۲۶ یونانی اور ۲۷ من مشاہیر
 کا تذکرہ لکھ کر بڑی شہرت حاصل کی ہے۔

ترکوں کی زبان وانی قدیم اگرچہ بہ نسبت عربی کے ہوتا ہم لائق
 قدر کرنے کے ہے جسم بہائی بایزید کا اور سلیم اور بایزید
 ثانی کے بیٹے یعنی سلیمان ثانی و احمد سوم اور مصطفیٰ سوم بڑے
 مشہور شاعر گذرے ہیں ان کی تصنیفات ہی ہمارے ہاتھ آئے
 ہیں سب مشہور و معروف یہ ترک کی زبان کا عاشق پاشا ^{عثمان} عثمنا
 غازیہ اور امراخان کے عہد میں زندہ تھا۔ بایزید ثانی
 کے عہد حکومت میں شعرائے مندرجہ ذیل مشہور گذرے ہیں نجاشی
 اپنے زمانہ میں بے نظیر شاعر تھا جس نے کئی عربی کتابوں کا ترجمہ
 ترکی میں کیا ہے مسیحی جبکی بہاد کا ترجمہ سر ڈبلیو جونز اور
 بیرن ہمیو نے اپنے زبان میں کیا اوس کی نظم ایک بہت چار
 عمدہ نمونہ ترکی نظم کا ہے آفتابی و مندیوی اور شاہزادہ کوکرکد
 اور شاعرہ مہری متوطنہ اما سیاحی کی تمام شعرا و ترکی کا بڑا
 جہتہ اجوتین دقہ سلطنت روم کا صدر اعظم ہو چکا اوس نے ^{۱۶۷۱} ۱۶۷۱ء
 میں وفات پائی اوس کے دیوان کا وان ^{۱۶۷۱} ۱۶۷۱ء میں ^{۱۶۷۱} ۱۶۷۱ء

۲۵ء کے ترجمہ کیا ہے بنی افندی - سید رفعت

اور مرغب پاشا صدی گذشتہ میں مشہور شاعر گذرے ہیں

مرغب پاشا وزیر اعظم عثمان سیوم کا تھا اور بڑا مشہور مورخ اور

شاعر گذرا ہے اور اسکے ہم وطن اور سکودوم کا ملک الشعراء کہا کرتے

ترکی مورخوں کی تعداد بھی بہت ہے اور ان میں سے اکثر مصنف

سبب انصاف طبیعت اور فراست طبع اور طرز فصاحت اور اختصار

عبارت اور لطف کلام کے قابل تعریف ہیں منجملہ ان کے علی

ہے جو معصریکی کا تھا جسکی کتاب کنہل الخباد یعنی معدن تواریخ

۹۱ء میں ختم ہوئے یہ کتاب زبان ترکی کے تواریخ

میں زمانہ قدیم اور متوسط کتب ایک عمدہ آئینہ آگاہی کا ہے اسکا

مصنف عیسائیوں کا حال بڑے انصاف سے لکھا ہے سلاط

زاد نے ایک کتاب مسمی تاریخ علی عثمان نے سلاط زاد لکھی

ہے اگرچہ وہ کتاب بہت مختصر ہے مگر نہایت صحیح تاریخ فائدہ

عثمانیہ کے ۲۲ء میں ختم ہوئی ہے - پیچوی نے ایک

۲۲ء تاریخ سلیمان اول اور دوم کے عہد سے پہلے تک کہی ہے
 ۲۳ء حاجی خلفہ نے جو درمیان ۱۵۱۶ء میں فوت ہوا کئی مددگارین تاریخ
 و جغرافیہ کے عربی اور ترکی میں لکھے ہیں اسکی تکوین
 ۲۴ء تواریخ باقاعدہ ہے جو مصطفیٰ ابراہیم میں درمیان قسطنطنیہ کے عہد
 ۲۵ء میں طبع ہوئی اور اس کا ترجمہ زبان اٹلی میں درمیان ۱۵۱۶ء کے
 ہوا بیونہیم نے حاجی خلفہ کی کتاب سلطنت الروم اور باسیا
 کی جغرافیہ کا ترجمہ زبان جرمن میں کیا ہے۔ بیانید ثانی کے
 وقت سے مورخان شاہی ترکی زبان میں تاریخ مرقم کی نگینہ
 پر اوغین سے مصنفان مندرجہ ذیل بہت اچھے مورخ شمار کئے
 جاتے ہیں :-

۲۶ء ادریس یہ مورخ ۱۵۱۶ء میں فوت ہوا مصطفیٰ جلال زاد یہ
 ۲۷ء مورخ ۱۵۳۳ء میں فوت ہوا۔ مفتی سعد الدین ۱۵۹۱ء میں فوت
 ہوا عابد پاشا درمیان ۱۵۹۶ء کے فوت ہوا فحہ جسکی تاریخ
 ۱۵۹۱ء سے شرح ہو کر ۱۶۵۹ء تک ختم ہوتی ہے درمیان

۱۵۱۵ء کے فوت ہوا رشید نے اس تاریخ کو ۱۱۲۴ھ تک اور
 ۱۵۲۸ء بڑا دیا ہے۔ اعظم نے ۱۱۲۸ھ تک لکھی ہے۔ اعزى
 نے ۱۱۴۳ھ تک تاریخ لکھی۔ واصف نے ۱۱۴۳ھ تک
 لکھی ہے۔ +

نفعہ کی تاریخ دربان شہر قسطنطینہ کے ۱۱۴۴ھ میں مطبع ہوی
 رشید کی تاریخ دربان شہر کے چپی۔ صبحی کے ۱۱۹۸ھ
 مطبع ہوی۔ اعزى کی ہی اسی سن میں چپی۔ واصف کی ۱۱۹۸ھ
 مطابق شہر۔ کہ مطبع ہوی اور دوسری ۱۱۹۸ھ کے چپی
 واصف کی تاریخ کا کچھ حصہ زبان فرانسیسی میں ہی ترجمہ ہو گیا ہو۔
 اگرچہ سوانح عمری کی صنف ترقی میں بہت ہیں پر لطیفی کے تذکرہ
 کی بابت اتمابیان کرنا ضرور ہے کہ اسے قریب دو سو ترکی
 شاعروں کا اپنی کتاب میں مال لکھا ہے جنہیں سے امیسود کا
 ترجمہ زبان جہن میں ہو چکا ہے۔

خاندان سلجوق کا بیان

یہ خاندان ایک شخص مسمیٰ سلجوق سے تاقاد میں شروع ہوا۔ پہلے یہ لوگ ماوراءالنہر میں رہتے تھے پھر اسکان میں جا کر بسے بعد ازاں جنوبی ایشیا میں ایرانی - کرمانی اور روحی لقب سے حکومت کرتے رہے اور غزنوی شاہ انکی اصل یون لکھتے ہیں کہ سلجوق بیادقاق کا تھا جو کہ بیگو قبچاق تانادہی کے افسردہ میں سے جو پھر شام کے قریب بستی تھی بڑا بہادر اور سب سے دل چاہا جب اسکا باپ مر گیا تو بیگو نے سلجوق کی پرورش صرف اس خیال سے کی کہ وہ اپنے باپ کے موافق بہادر نکلے گا اور ایسا ہی ہوا اگر جب سلجوق کی بہادری اور شجاعت مشہور ہو گئی اور وہ اپنے ملک سے خود سری اور گستاخی سے پیش آنے لگا تب بیگو نے اوس کو اپنے ملک سے نکال دیا سلجوق نے دامن ملک سر قند اور اوسکو نواح میں ایک چھوٹی بادشاہت قائم کی اور خود مسلمان ہو گیا

اوسکی بدولت اسلام اوس نواح میں پہلا ایک سو سات برس کی عمر میں
 ایک تاتاری کے ہاتھ سے مارا گیا اوسکے کئی بیٹے تھے مگر
 سب مشہور دو میں ایک محمد طغرل بیک دوسرا داؤد جعفر بیک
 جنہیں نے اپنے چچا اسمی اسرائیل حاکم خراسان کو داسے
 صلح کرنے کے محمد غزنوی کی خدمت میں روانہ کیا تھا جبکہ اسرائیل
 سلطان محمود کے دربار میں حاضر ہوا تب بادشاہ نے پوچھا کہ
 سلجوقی خاندان کتنا زور آور اور قوی ہے اوس نے جواب دیا
 کہ اگر میں اس جگہ سے اپنے خیمہ کو ایک تیر روانہ کر دوں تو چار
 ہزار سپاہ سواروں کے میری مدد کو حاضر ہو جاوے اور اگر دس
 تیر بھی بھیجن تو پچاس ہزار کا دستہ اور آدے اگر کان بھیجن
 تو دو لاکھ سوار اس وقت حاضر ہوں محمود یہ سنکر بہت حیران ہوا
 اور اوس کو خراسان کے قلعہ میں قید کیا جب تک چنار نا اوسکی
 مقید نہ ہو۔

مورخین اسباب میں مختلف ہیں کہ قوم سلجوقی خراسان کب گئے بعضی

کہتے ہیں محمود غزنوی کے زمانہ میں آئے تھے بعضی کہتے ہیں کہ
 مسعود کے زمانہ میں گئے مگر محقق یہ ہے کہ ابو طالب محمد و شمس الدین
 جب کا لقب طغرل بیگ ہے درمیان نیشاپور کے ہمسایہ زمین بادشاہ
 ہوا یہ سلاجوقیوں کا اول بادشاہ تھا جو فتح نیشاپور کے قوم سلاجوق
 نے ہرات اور میدوق کے بعد از ان تمام خراسان و نیکے
 زیر حکم ہو گیا چہنیں برس تک اوس نے بادشاہت کی اس عرصہ میں
 صوبجات ایوان کے فتح کئے بعد اوس کے اور جعفر بیگ کے
 وفات کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا۔

الپ ارسلان

اس شانہ راہ نے اپنے باپ طغرل اور چچا جعفر بیگ کے وقت میں
 بہت شہرت جلالت اور بہادری میں پیدا کی تھی الپ ارسلان کے
 معنی دلاور شہنشاہ اوسکا اصلی نام اسرائیل ہے جب اوس نے اسلام
 اختیار کیا تو خلیفہ قایم باموالہ کے طرف سے اعزاز الدین

اوسکو خطاب ملا۔ شروع ایام سلطنت میں اوس نے سرکشوں اور باغیوں کا بخوبی بندوبست کیا۔ پہلے میں جمیل وان کے نزدیک شہر اخلاف پر یونانیوں کو اوس نے بہاری شکست دی اور درمیان پہلے کے شاہ یونان و بانس جاؤ جینس کو جو کہ خود فوج کشی کر کے اوس پر آیا تھا شکست دی اور بادشاہ کو زندہ گرفتار کیا مگر بسبب فیاض دلی کے بادشاہ کو رہا کر دیا اسی سبب مصنفان شہر اوسکو بہادر فیاض اور عظیم الشان بادشاہ اپنے کتابوں میں لکھتے ہیں الپ ارسلان بعد فتح کرنے جاہلیہ کے ترکستان کے فتح کر کے گیا اس مہم میں اوس نے تمام عمر اپنی فوج کی ترکستان کے قلعہ میں جو حاکم و مالک محصور تھا اوس نے بڑی بہادری سے اوسکا مقابلہ کیا آخر کا جب قلعہ فتح ہوا تو وہاں کے حاکم پر بہت خفا ہوا اور بہت برا بھلا اوسکو کہا یہ الفاظ دشنام کی اوس حاکم مقید کو ایسے جوش غضب میں لائی کہ اوس نے تلوار کھینچ کر الپ ارسلان پر ایک زخم کاری ایسا لگایا کہ اوسی زخم کے صدمہ سے چند سات کے

شعبہ ۳

بعد فوت ہوا سوئس برس اوس نے سلطنت کی یہ واقعہ ۳۳۰ھ میں ہوا۔

ملک شاہ مغالدین ابوالفتح ابن الپ ارسلان

شعبہ ۳

بعد وفات اپنے باپ کے درمیان ۳۳۰ھ کے تخت نشین ہوا اور

سب سے پہلے اپنے دو چچاؤں کو جنہوں نے بغاوت کی تھی قتل کیا جب اسکو معلوم ہوا کہ فوج گزینے والی ہے اور ایک اسکے چچا کو اپنا سرپرست

شعبہ ۳

اور سردار بنا پا چاہتی ہے اسوقت اس چچا کو زہر دلا کر مار ڈالا۔

میں اس کے سپہ سالار اقسقیش نے دمشق اور بہت بڑا حصہ شام کا فتح

کیا مگر مصر کے فتح کرنے میں کامیاب نہ ہوا ملک شاہ نے درمیان

۳۳۰ھ کے طواعیہ النہر کو اپنے زیر حکم کیا اور بعد دو سال کے

ابراہیم غزنوی سے چمنو جو ان بادشاہ غزنوی کا تھا حملہ

کرنے کا ارادہ کیا۔

شعبہ ۳

جبکہ ۳۳۰ھ میں ملک شاہ کو حشاشین کی فیر و صند اور غلبہ کی

خبر پہنچی تو ایلچی سیکڑا سحر خوانان صلح کا یہ اتھوڑنے عرصہ کے
 اس فرقہ کے ایلچی نے جو حسن بن صیاح کے طرف سے آیا تھا
 لڑکا ہنگام اور بیکار ہے نظام الملک وزیر کو قتل کیا اور ملک شاہ
 نے اسے پھانسی دے دی۔ اس کے دوستوں نے اسے قتل کیا اور اسے
 میں یہ سب سے بڑا اور کامیاب ہے۔

برکیارق ابن ملک شاہ سلجوقی

یہ بڑا بیاملک شاہ تخت کا وارث اور حق دار تھا پھر اس کا باپ
 بیہوئے بیٹے محمود کے واسطے وصیت تخت کی کر گذرا تھا
 اس لڑکے کی عمر چھ برس کی تھی اس کی والدہ تاباغ ہونے لگی
 لڑکے کی اسکی سرپرست حسب وصیت بادشاہ کے مقر ہوئی دہم
 اصفہان میں رہتی تھی برکیارق نے اسکا محاصرہ کیا اس موقع پر
 ملکہ نے ڈر کر سلطنت کی تقسیم کر دی کہ اصفہان اور اسکا گرد و نواح
 محمود کا رہے اور باقی تمام سلطنت برکیارق کی ہو اسکو بھائی

وفات کی چند روزین وہ مر گیا اوس وقت تمام سلطنت جرکبارق کے
ہاتھ آگئی بعد ازاں اوسنے اپنی چچا تاج الدولہ حاکم شام سے مقابلہ
کیا اور ۹۵۰ھ میں اوسکو شکست دی اور قتل کیا۔

۹۵۰ھ

تین برس کے بعد اوسکے بھائی محمد نے سرکشی کی اور حاکم عراق
کا ہو گیا ۹۵۰ھ میں دونوں بھائیوں نے ملکر حکومت کی تقسیم کر لی
آخر سنہ مذکور میں اس بات پر صلح ہوئی کہ ملک شلم - عراق غربی
موصل - اذربایجان اور ارمینیہ میں محمد حاکم رہے اور
باقی ملک زیر حکم جرکبارق کے رہے مگر اسی سال میں جرکبارق
نے وفات پائی اور اوس کے بعد اوس کا بیٹا مالک شاہ
قابض تخت و تاج ہوا اسی زمانہ میں عیسائی مجاہدین جہاد کرنے لگے
واسطی ملک شام میں آئے تھے۔

۹۵۰ھ

۹۵۰ھ

فارس

جبکہ اہل اسلام نے ملک فارس فتح کیا تو دو برس تک ہمارا

یہ وہ ظلمت میں ہے جبکہ اہل فارس نے مذہب اسلام قبول کیا اور
 علوم عربیہ سیکھنے لگے اُس وقت یہ ملک ایک صوبہ خلافت اسلام
 کا تھا یہاں تک کہ خاندان نبویؐ میراثی ہوئی اور بنی امیہ کی اولاد
 سے مارے جانے شروع ہوئے اور وقت سے جبکہ رگہ سلطنت
 اسلام میں ضعف آتا گیا اور تقسیم ہونے لگے اور سید اسد بن ہی خود سری
 کی روح تازہ ہوتی گئی یعقوب ابن الیاس نے بادشاہت کی بنیاد اور
 ملک میں از سر نو ڈالی اور ^{۹۶۶} ۹۶۶ء میں ملک خلفا کی حکومت سے نکال کر
 تمام ملک فارس کا شہر شیراز دار السلطنت مقرر کیا
 بعد ازاں بہائی یعقوب کا سسر عمر جو اسکا جانشین تھا اور کوتا تاد
 کے خاندان سامانی نے درمیان ^{۹۶۶} ۹۶۶ء کے مغلوب کیا یہ قوم قاتا ^{۹۶۶} ۹۶۶ء
 خراسان اور طبرستان میں ^{۹۹۹} ۹۹۹ء تک حکومت کرتی رہی مگر
 مغربی حصہ فارس تھوڑی مدت کے لئے پہر ماتحت خلفاء کے ہو گیا
 جبکہ خلفاء عباسیہ بالکل تباہ ہو گئے تو مغربی حصہ فارس کا پہر حلقہ
 خلافت سے نکل گیا اور جوہدہ کے ^{۱۰۰۰} ۱۰۰۰ء میں بیٹوں احمد الدولہ

۹۶۶ء

۹۶۶ء

۹۹۹ء

مرکب الدولہ - اور معز الدولہ کے ماتھے آگیا جنہوں نے
اوسکو اسپین تقسیم کر لیا

معز الدولہ نے بغداد پر قبضہ کیا اور امیر الامراء کا لقب اختیار
کر کے خلیفہ بغداد کو اور اسکی سلطنت کے سپنے ماتحت کر لیا
معز الدولہ کی موت کے بعد تمام سلطنت بویہ اور اسکی جائنٹیر
عضد الدولہ کے ماتھے آئی ہم بادشاہ اپنے زمانہ میں عظیم الشان اور
سب سے بڑے ملک میں شمار کیا جاتا ہے اوس نے ہم سب پر

۲۸۶
۱۱۳۳

۱۱۳۹
۱۱۳۳

پہلے ہم سے ہم تک بادشاہت کی فارس کی فیروز مند
اور خاندان بویہ کی شہرت و شکستہ میں فاجر ہوئی اُسکے
جانشینوں نے اس بادشاہت کو ہر پین تقسیم کر لیا اور اندو
فناد کے سبب آخر کو برباد ہو گئی اور چوٹی چوٹی خود مختار ریاستیں
قائم ہو گئیں پر ناندان بویہ کی حکومت پھر ہی بغداد پر قائم
رہی جبہین لقب امیر الامراء کا جاری رہا اور جبکو یہ اختیار حاصل
تھا کہ جبکو چاہیں خلافت کی مسند پر بیٹھا دیں اور جب چاہیں

مغزول کر دین

دوسری شاخ جو فارس کے مشرقی حصہ میں حاکم تھی وہ محمود غزنوی
کا خاندان تھا بشیرو ۳۰ برس پیشتر کابل خراسان میں اس خاندان
کی بنیاد قائم کی جبکہ سامانی سلطنت برباد ہو گئی تو غزنوی خاندان
کی بنیاد سلطنت اسلام کی سندوستان میں قائم ہوئی اور قریب تھا
کہ تمام فارس اوسکی اور اوسکی اولاد کے ماتھے آجاتا مگر اوستاندرونی
ایشیا سے سلجوقی فاتحانہوں نے جو ابتدا میں غزنوی شاہزادوں
کے ماتحت تھے خود مختار ہو کر مسعود ابن محمود کو نیشاپور کی
قریب شکست دیکر ^{۱۰۴۰} ۳۵۵ھ میں غزنویوں کو او دھر سے ہٹا
دیا جسکے سبب تمام فتوحات سندوستان اور افغانستان ہی
کے محدور رہی اور اپنے بادشاہ طغرل بیگ کو اون لوگوں کے
فارس پر قابض کر دیا اوسنہ ^{۵۵۵} ۳۵۵ھ میں بغداد عراق اپنی
بادشاہت میں شامل کر لیے اور خلافت کی محافظت اچھی طرح
پر کی بعد ازاں امیر الامراء ملک رحیم کو جو اخیر بادشاہ خاندان

۱۰۴۰ھ

جودہ سے تہا تخت سے اوتار دیا الب اسرسلان جو طفل بیک
کا بیٹا تھا اسکے اور اسکے جانشینوں کے وقت میں فارس کی
بادشاہت کو رونق اور حاصل ہوئی اور اوج ترقی پر پہنچے اسکے بیٹے
جلال الدین ملک شاہ کے وقت سلطنت فارس کو بڑی شان

حاصل ہوئی اوسیکے عہد میں ۵۱۰ تا ۵۱۸ مہراجہ ۱۰۲۰ء سے سنہ جلالی شروع
ہوا ہے مگر بعد وفات پانے ملک شاہ کی یہ سلطنت منقسم ہو گئی
اور اسکے بیٹوں میں تنازع قائم ہوا اور جبکہ کمرمان - اظاکبہ
اور شام میں حکومت علیحدہ ہو گئی تب شاہ سنجر ابن ملک شاہ

نے درمیان ۱۰۱۸ء کے اپنے باپ کے تخت پر بیٹھ کر صرف فارس کے
حصہ مشرقی پر اپنی حکومت کو محدود کر لیا اذریجان - فارس - لارستان
وغیرہ صوبے جنکے حکام کا خطاب اتابک تھا پہلے وہ لوگ نائب سلطنت
کہلاتے تھے اب خود سر ہو گئی اور مدعی بادشاہت کی ہو گئی

اسی اثنا میں درمیان اوس حصہ کے جو بحیرہ شام کی جنوب میں
واقع ہے ایک مشہور فرزند اسمعیلیہ یا حشاشین جنکا ذکر اوپر مفصل

سنہ ۱۰۲۰ء

سنہ ۱۰۱۸ء

ہو چکا ہو ملک شاہ کے وقت سے رہتا تھا اونکی فدائی فرقہ سے کسی

۱۱۵۶ء ملک سنجر کی موت ہوئی اس بادشاہ فارس کے مرزا ۱۱۵۶ء

کے بعد جہگڑی اور نزاع قائم ہوئی خلفاء عباسیہ نے موقع پا کر بغداد

اور عراق کو پر اپنے قبضہ میں کر لیا اگرچہ طغول سوم پھر ۱۱۵۵ء

فائض ہوا لیکن تکش شاہ خوارزم نے جو کہ سلطان سنجر کے وقت میں

تھا سلجوقیوں سے باغی ہو کر ماوراء النہر اور خراسان میں اپنی حکومت

قائم کی طغول سوم کو شکست ہوئی اور ۱۱۹۲ء میں مقتول ہوا ۱۱۹۲ء

اس وقت میں ملک فارس سلاطین خوارزمیہ کے تحت حکومت ہو گیا

تہا ان بادشاہوں نے اپنی سلطنت بحیرہ شام اور جھیل نیورال

سے لیکر دریائے سندھ اور خلیج فارس تک بڑائی تھی یہہ خاندان

دنوں تک رہا محمد جو کہ جانشین تکش کا تھا اپنے ایک حاکم کی بد

چلتے کے سبب مغلوں کے حاکم چنگیز خاں آفت میں خود دہنس گیا

۱۲۱۸ء میں فوج کشی اسپہ کی کہتے ہیں کہ سات لاکھ آدمی ۱۲۱۸ء

کی فوج محمد پر لیکر چڑھائی کی تھی اور دہرا یون میں محمد کو

ایسا بہکا کر اوسنی بھیج شام کے کچنیزہ میر جا کر پناہ ملی اور اوسے جگہ

۱۲۲۰ء

۱۲۲۰ء میں فوت ہوا

۶۱۶

اوسکا بیٹا جلال الدین کئی سال تک بڑی بہادری سے ہنگامی برپا

۱۲۲۱ء

کرتا پھر آخر کار ۱۲۲۱ء میں وہ بھی مر گیا اوسکے مرنے پر سلطنت خوارزمی

۶۲۶

برباد ہو گئی اور ملک فارس مغلوں کے ماتہ آگیا۔ جبکہ سلجوقیوں نے

فارس کو فتح کیا تھا تو سبب ہونے ہم مذہب اور ہم اطواری اوسکے

ساتھ تیزی اور رفاقت سے سلوک کرتے تھے مگر مغل جو مذہب اسلام

اور تہذیب اسلامیہ سے متنفر تھے جہاں جہاں اوسکی حکومت بڑھتی تو

پہیلی گئی بہت بیرحمی اور خونریزی سے پیش آتے گئے چنگیز خان

کے بعد فارس اوسکے پوتے ہلاکو خان کے حصہ میں آیا جس نے

۱۲۵۹ء

۱۲۵۹ء میں اس ملک کو فتح کر کے خاک میں ملا دیا اور آخری خلیفہ

۶۵۶

عباسی کو قتل کر کے بموجب بیان فارسی مورخوں کے ۸ لاکھ

باشندگان بغداد کو تہ تیغ کر دیے کیا

ہلاکو خان کا خاندان فارس میں ۷۸۰ برس تک حکومت

۱۲۶۴
۱۲۸۲

کرتار را ابا قان او سکا بیٹا ۱۲۶۴ سے ۱۲۸۲ تک وہاں حکمران

رہا اوسنو انطاکیہ کی سلجوقی شانزدون کو اپنے ماتحت کیا

اور ملک شام اور پریلیسٹائن فتح کرنے کے واسطی عیسائیوں سے صلح کر لی

لیکن اوسکی فوج نے غلامان کے ماتھے کو کئی بار شکست پائی اور چند روز

۱۲۹۲
۱۲۹۳

حکومتوں میں کینجاندو کی حکومت کا لکھا ضرور ہے جسکو ۱۲۹۲ سے ۱۲۹۳

میں درمیان فارس کے نوٹ جاری کئے جو کہ اب تک جاری رہی

شام پر پھر حملہ ہوا مگر کچھ کام نہ نکلا عازن کے عہد میں جو فاخذ

۱۲۹۵
۱۳۰۳

۱۲۹۵ سے ۱۳۰۳ تک حاکم رہا یہ پہلا بادشاہ

ہے جسکو تاتار و کرخان اعظم سے مخرف ہو کر مذہب اسلام اختیار کیا

۱۳۰۳
۱۳۰۳

اسکے بہائی اور جانشین الجایتو خان حکو خدا بندہ بنی کہتے ہیں

۱۳۱۴
۱۳۱۴

۱۳۱۴ تک فارس پر حکومت کرتا رہا اوسنو مشہور شہر

سلطانیہ آباد کر کے دار الخلافت بنایا مگر اوسوقت صاحب جرات

اور بہت فتل تمام ملک کے حکومت میں اپنے ماتحت کرنا چاہتے تھے اور

ابو سعید بہادر الجایتو خان کا بیٹا جو کہ ہلاکو سے آئوین پشت

تھا اخیر بادشاہِ اسلخاندان کا تھا جس نے کچھ دنوں حکومت کی ہے
 فاردس اب چوٹے چوٹے خاندانوں میں منقسم ہو گیا جو ہمیشہ کتے
 مرتے رہتے تھوہ خان جو بغداد عراق اور آذربایجان وغیرہ پر قابض
 تھے ان سب شاہزادوں سے قوی تر تھے مظفر فارس اور شیراز
 کا حاکم تھا سید اکملوٹ کھن وغیرہ خراسان اور اسکے گرد و نواح میں
 حکومت کرتے تھے آوارہ گرد اور غارت گر قوم ترکمان جو حال کی فارس
 کی قوم کی بنیاد ہیں بے محاربتی سے پہرتے تھے

فارس کا اوس وقت میں ہی حال تھا کہ ایک نیا حاکم اوس پر آئینہ
 اوس کو قتل کر کے کتے میں اوسنے سب چوٹے موٹے خاندان کو
 تہ تیغ کر کے برابر کر دئے اوس زمانہ میں تیمور لنگ نے اوس کا حاکم تھا
 مگر ۱۳۸۳ء میں اوسنے خراسان پر حملہ کیا تاہم گرد و نواح کے شاہزادے
 خود بخود اسکے مطیع ہو گئے ۱۲ برس کے عرصہ میں تمام ملک فارس کو اُس نے
 اپنے زیرِ قلم کر لیا اور سوائے مظفری شاہزادوں۔ شیراز کے
 ہر سکا کوئی سامنا نہ کر سکا اس عرصہ میں تھوڑی مدت کے واسطے

۱۳۸۳
 ۶۸۵

جن سہدوں نے بہاگ کر پناہ لی تھی اونسو دو چار سخت لڑائیاں
 لڑا ہا وجودیکہ ۶۳ برس کا بڑا تھا مگر ان لڑائیوں میں ایسا جی
 توڑ توڑ کر لڑا کہ کوئی ادنیٰ سچا ہی یہی ایسا بے جگر ہو کر جان پر نہ
 کہیلتا ہو گا غرض اس طرح لڑتا بھڑتا پہاڑوں کے نیچے نیچے ہو کر
 جموں میں آن پہنچا اور جس راستہ سے آیا تھا اسی راہ سے نکل کر
 ہروم میں پہنچا وہاں پر بایزید بیلدرم سے لڑ کر دار الخلافہ کو
 مراجعت کی پہر ملک خطا کی تسخیر کو چلا راہ میں جان بحق ہو گیا
 تیمود کے مرنے کے بعد اس کی سلطنت کی حصّوں میں منقسم
 ہو گئی آخر کار ستم میں اس بادشاہت کا خاتمہ
 ہو گیا

ایوان اور خراسان میں شاہ صفی ایک سید بزرگ کی
 اولاد سے سلطنت نے ظہور کیا اس خاندان کو خاص و عام امیران
 و قزقستان کے نہایت متحرک سمجھتے تھے اور دل سے ان پر اعتقاد
 رکھتے تھے چنانچہ رفتہ رفتہ ایک طرف حدود ہروم تک اور

دو طرف دریا نے حجوں تک تمام ملک اونکے زیر قلم ہو گیا
 اول شاہ اسماعیل اور پھر شاہ طہماسپ - شاہ عباس ماضیہ
 اور شاہ عباس غازی اینہن بڑے بادشاہ الوالعزم
 گذرے ہیں - شاہ اسماعیل کی مدد سے بایزید پو تاتوود کا سمرقند
 وغیرہ سلطنت ہو وئی پرتغالین ہوا اور شاہ طہماسپ کی مدد سے ہمایوں
 نے دوبارہ سلطنت ہندوستان کے حاصل کی مگر قریب دو سو برس
 کے بعد جو کہ معمولی عمر سلطنت الیشیا کی ہوتی آئی ہے ۱۶۱۹ء
 میں خلجیوں اور ابدالی افغانوں نے ایوان کی سلطنت کو ضعیف کرنا شروع کیا
 آخر کار ۱۶۳۶ء میں نادرتشاہ نے سر اوٹھایا اور تاج شاہی سر پر رکھ کر
 خاندان صفویہ کی نام و نشان کو نیست و نابود کر دیا اور ۶ برس کی
 عمر میں درمیان ۱۶۴۶ء کے خود مقتول ہوا اسکے بعد کتریم خاندان
 ۳۶ سالہ سلطنت کو سنبالا ۳ برس تک اسکی حکومت
 رہی اس کے بعد درمیان ۱۶۹۲ء کے آغا محمد شناہ قاچار نے بہت
 لڑائی لڑ کر ایوان کی سلطنت حاصل کی اور اس کے خاندان

۱۶۱۹ء

۱۶۱۹ء

۱۶۳۵ء

۱۶۳۶ء

۱۶۳۶ء

۱۶۴۶ء

۱۶۴۶ء

۱۶۹۲ء

۱۶۹۲ء

مین اب تک یہ سلطنت چلی آتی ہے

انگلیز شاہ قاجار

۱۷۹۵ء

اس بادشاہ نے بہت جنگ اور کوشش کے بعد درمیان ۱۷۹۵ء

ایران کا تخت پایا خراسان میں کئی بار مہم کین نفلبر پر لڑائی ہوئی
بہت روسی مارے گئے بعد ازاں کھسرن ملکہ روس زوجہ پطرس

سوم شہنشاہ روس نے ۸۰ ہزار سپاہ کی فوج مع جمعیت کافی
توپوں اور آلات حرب کے ان مقتولوں کا عوض لینے کی واسطے آئے

ہر لشکر کشی کی جو پہلی لڑائی مین مارے گئے تھے پر بربک شاہ
روس کے انتقال کے خیرام کے لشکر مین آگئی تھی روسی لوگ

ترتر ہو گئے بعد ازاں قلعہ شوشی مفتوح ہوا تاریخ ماہ ذی الحجہ

۱۷۹۶ء مین ۶ مین بادشاہ خابگاہ مین اون نو کردن کے ۱۷۹۶ء

ہاتھ سے مقتول ہوا جنکے قتل کرنے کا حکم اوسنے

بیب کسی گنا کے دیا تھا۔

فتح علی قاچار

بعد بقول ہوئے اپنے والد اقا محمد شاہ قاچار کے فتح علی شاہ قاچار
ایران کو تخت پر بیٹھا اور اسکے مخالف اور اسکے دو بہائی خواہان سلطنت
ہوئے بعد لڑائی اور فساد کے ایک کی آنکھیں نکلوا ڈالیں دوسرے
نظارے ایک دفع معاف کی پہر اوسنہ شورش کی تب اُسکو قید کیا اس
بادشاہ کے وقت میں مسعود بن عبدالعزیز نے کر بلا کو تباہ
کیا اور دھانکے باشندوں کو قتل کیا

محققہ حال اس فرقہ و مابین کا یہ ہے کہ عبدالوہاب نامی ایک شخص
عرب کا تھا بصرہ میں اوسنہ اگر ایک عالم محمد نام کی شاگردی کی
مدت دراز تک اوسکے پاس پڑھا پہر اصفہان میں آکر وہاں کے علماء
حرف و نحو و اصول و فقہ علم معانی وغیرہ پڑھ کر سبیل شریعہ میں
اجتہاد کرنے لگا اور اپنے اعتقاد میں اوسنے یہ خیال کیا کہ ایتنا
نے سہول کو ۔ اپنی مسائل کی ایک فہرست پہچ سے اب رسالت

پوئمبر آخر الزمان پہ ختم ہو چکی ہے انہوں نے قرآن واسطی عمل کرنے کو دیا اور
 وہیں اسلام کی پوری ہدایت کر دی اور ان کے بعد خلفاء اربعہ یعنی ابوبکر
 عمر عثمان علیؓ یہ مجتہد تھے پھر امام شافعی ابو حنیفہ
 امام جمعہ صافق وغیرہ لوگ مجتہد ہوئے انہوں نے ایجز نامی اور استخراج
 مسائل کا جدید رسم لگا دیا جس سے بہت باتیں دعوت کی اس امت مجتہد
 ہیں اب موجود ہیں اور ان کی طرف خیال مجتہدین کا نہیں دیا ہے پناہ
 لگہند باقیہ کا مقبرہ پر بنانا اور انہیں آراپیش ہونے اور چاندی سے
 کرنی اور طوائف کا کرنا اور قبروں کی مٹاؤں وغیرہ چڑھانا اور زیارت کرنا
 قبروں کا اور وہ لوگ جو یائیں کرتے ہیں مانند بیت پرستوں کی
 ہیں کیونکہ بیت پرست ہی اپنے بتوں کی بہت تعظیم و تکریم اس طرح کرتے
 ہیں اور ان کو اپنا شفیع سمجھتے ہیں خالق نہیں مانتے ہیں اس لیے
 ان مسلمانوں کا عذر ہے یہ عقیدہ اور سننے خوب سخت کر کے اپنے
 وطن کو مراجعت کی وہاں جا کر عبدالعزیز ایک شخص سے جو مشائخ
 کبار سے تھا ملاقات کی اور یہاں پناہ عقیدہ اور سے بیان کیا

عبدالعزیز بھی اوسکے ہمراہ اس عقیدہ میں شریک ہوا کہ
 وہ دونوں نے ملکر یہ وہابیہ عقیدہ اپنے مریدوں کو سکھانا اور وعظ
 عوام کو کرنا شروع کیا رفتہ رفتہ انکو قوت حاصل ہوئی چنانچہ
 وہ دونوں نے اسی دس حکم میں ایک قلعہ آباد کیا اور اوسکے اطراف
 کوٹ و قلعے کر لے گئے اور اوس میں عبدالعزیز نافذ الاہل
 و حاکم مقرر ہوا عبدالعزیز کے بیٹے حبیب مد بلوغ کو پچھتے تو مسعود
 ابن عبدالعزیز کو کابیت ہمیشہ عربوں سے جنگ و جدل میں غالب آتا
 تھا اسلئے مسعود کو سپاہ و ثابہ دیکھا اوسکے باپ کے قلعہ مجھف
 الشرف پر رہا کیا تاکہ وہ ان جاگرتھجف و کرے اور مقبرہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کی خدمت کرے اور مال و قوت جو مدتوں سے وہاں پر
 ہے سب اپنے قہقہہ میں لاوے اور ساکنین مجھف الشرف کو جو اسکے
 خیال میں کافر تھے قتل کرے اوس نے کئی جگہ کئے پھر وہ قلعہ فتح ہو
 سکا
 اور ترکہ وہ کربلا پر گیا کہ وہاں بہادر و ثابہ تھے اوسدن
 شیعوں کی عید غزالی تھی علی الصبح اوسکے سر پر چادر پہنا جاتے

ہی قتل اور لوٹ شروع کی ہزار آدمی قتل کئے اور مقبرہ امام حسینؑ
 کا توڑ ڈالا اور جب قدر آلات درویش کے اور جواہر دلالی بیش قیمت تھو
 معہ اور سب اسباب کے مقبرہ میں سے لیکر اونٹ لاد لئے چہ گنٹھ
 تکتے جو کچھ اوس سے ہوسکا اوسنے دریغ نہ کیا اور وہاں سے اپنے ماوا
 اور مسکن کو مراجعت کی یہ منہگامہ ۱۸۰۲ء ۱۲۱۵ھ

۱۸۰۲ء

۱۲۱۵ھ

شاہ ایران نے عبد العزیز کو لکھا کہ مسعود جب قدر مال و اسباب
 کر بلا سے لوٹ کر لیکیا ہے اگر وہ سب واپس نہ کیا اور بے گناہ مقبول
 کی ویت نہ دی تو موسم سرما میں تیرا قلعہ اپنے گہوڑوں کے سمون سے
 روند کر خاک کے برابر کر دو لگا اور ایک نامہ سلیمان پاشا حاکم بغداد
 کو لکھا کہ اگر سلطان محمد کو ناگوار نہ گزرے تو میں بدلا مسعود
 سے بندگان خدا اور مظلومان بے گناہ کا لون سلیمان پاشا نے
 وعدہ کیا کہ میں خود تمام مال لوٹ کا اوس سے واپس کر لوں گا اور ہر
 فرقہ کے لوگوں کو نیت و نابود میں خود کر دوں گا اتفاق سے
 اوس سال میں سلیمان کا انتقال ہو گیا

بعد ازاں ۱۱۳۱ھ میں اس بادشاہ نے دہلیوں پر فتح پائی اور نجد
 میں جا کر اُسے لڑا دہلیوں کے قبضہ میں نجد سے لیکر بحرین
 تک کا حصہ ملک کا تھا پہلے اُن کو مسقط پر شکست دی پھر
 متعدد عہدہ پر سخت لڑائی ہوئی بہت آدمی دہلیوں کے
 مارے گئے +

اس بادشاہ کے وقت میں کئی بار روسیوں سے لڑائی اور
 صلح ہوئی اور سلطان کے نظم و نسق میں بہت بار فوج کشی
 کرنی پڑی سی پولین شاہ فرانس نے ایک ایلمی واسطے رسم بنیاد
 اتحاد کے بھیجا شاہ ایران نے اُس سے محبت پیدا نہ کی مگر
 سے رسم اتحاد کی مستحکم ہوئی - ۱۹ مارچ جمادے الآخر کو
 ۱۱۳۲ھ میں اس جہان سے انتقال کیا +

۱۱۳۲ھ

وہ بڑا کثیر الادب و لاد بادشاہ تھا اُسکی وفات کے بعد وہ
 پسر اور ۲۶ دخت اُسکی پشت سے موجود تھے +

محمد شاہ قاجار

تاریخ ماہ رجب ۱۲۴۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ اُس کے قیام
کئی بار عراق پر لشکر کشی ہوئی اور محاصرہ رکھا مگر فتح
نہو، افغانوں نے شیعوں پر جہاد کی نیت سے قتل کیا
اسی بادشاہ کے وقت میں شاہ شجاع الملک انگریزوں سے
مدد لیکر افغانستان میں گیا تھا +

۱۲۴۶ھ نجیب پاشا حاکم بغداد نے جو شیعوں کا بہترین
بڑا دشمن تھا اور عداوت قلبی اُس نے رکھتے تھے کو ہلاک
پر چڑھائی کی اور وجہ اُسکی یہ بیان کی کہ اس شہر
میں اطراف و جوانب کے بد معاش اور اپنے مکوں سے
نکلے ہوئے لوگ آکر بستے ہیں اور فتنہ اور فساد
قائم کرتے ہیں چنانچہ ۱۱ تاریخ ماہ ذوالحجہ من مذکور کو کو ہلاک
میں گیا اور میت گھنٹے تک قتل عام کیا تو ہزار آدمی تہ تیغ ہوئے

کئے جو مال اور زر ہاتھ آیا سب لوٹ لایا اور ایک نیا عالم اتر
 شہرین اپنی طرف سے مقرر کیا بعد ازاں بغداد کو مراجعت
 کی عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس معرکہ کی بابت یہہ دو شعر
 کہے ہیں یہ احسین اس طیب مرقداک الاولی
 رفته الہدی علی اضلال تمر دوا

حتی حری فلما انقضاء بطورها

یومنا فظہر بد الخیب محمل

شاہ ایران یہہ حال سکریست غلبناک ہوا اور چنانکہ سلطان
 روم کے حکم کے بہین دست اندازی کرے اور نجیب بادشاہ
 سے عوف اس قتل عام کا لے مگر شاہ لندن اور دوس
 کے ایچون نے بیجاؤ کر کے صلح کرادی +

یہہ بادشاہ بڑا مود اور عقلمند اور صاحب ہمت اور منتظم
 تھا اسی کے وقت میں ایک شخص مسمیٰ باب موجد مذہب

جدید گذارے اُسے شیعون کو بہت فریادیا اور ایک مجاہدین
مصنیف اُسے کیا مختصر حال اُسکا قابل بیان ہے +

باب اُسکا نام میرزا علی محمد باب تھا وہ سوداگر بھی
شیراز کا تھا اُسکا باب دوکان بزاز می کی کرتا تھا اُسے

ابتداء میں کتب فارسیہ پڑھ کر عربی میں استعداد پیدا کی بعد
از ان تکالیف و ریاضات شاقہ اپنی نفس پر گوارا کر کے اپنی

دماغ کو خراب کر دیا کہتے ہیں گرمیوں کے موسم میں جبکہ آفتاب
تمازت پڑتا تھا وہ دھوپ میں ننگی سر کھڑا رہ کر ریاضت کیا

کرتا تھا آخر کو اُسکے دماغ میں ایسا خلل آیا کہ موجد مذہب
ہو گیا پہلے وہ کر بلا میں گیا وہاں پر سید کاظم کے در میں

دو سال تک رہا بعد ازاں اس عالم کے چند اُسکے شاگردوں کو
بہکا کر مسجد کوفہ میں آیا وہاں پر اُن کو ریاضت و عبادت

میں مصروف کیا اور آپ پوشیدہ لوگوں کو یہ سب کھانا تھا
کہ اَمَّا بَابُ اللَّهِ فَادْخُلُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا

بیٹھے میں جنت کے وصال کا دروازہ ہوں پس گہروں میں
 دروازہ ہے، اُس پر سٹے اُنکا نام مزار علی محمد باب
 ہو گیا چنانچہ دروازے پر صرف باب ہی اُسکو کہنے لگو پہر
 کو دروازے پر جا کر کہو کہ میں سے کہیں اور بہت لوگوں کو اپنی
 جنت کی خبر ہو چکی ہے اُن سے یہ خاص تھے اُن سے وہ کہتا تھا کہ
 مہدی موعود میں ہوں یہ سبب کہتے کہ حدیث میں آیا
 ہے کہ امام مہدی کا خروج مکہ سے ہو گا اُسے اُن سے
 کہتا کہ سال آئندہ میں مکہ معظمہ سے میں تلوار کے ساتھ نکلونگا
 اُس وقت اُن لوگوں کو قتل کروں گا جنہوں نے اب مجھ کو نہیں
 مانا ہے اور اپنے شاگردوں کو حکم کیا کہ ابھی سے شجر ف
 یا سرخی سے خطوط لکھا کر دیکھو مکہ تلوار کا زمانہ قریب ہے
 اور مرید و کوپیہ بھی یقین کیا کہ اذان اور اقامت میں -
 اشھد ان علی محمد ابقیۃ اللہ کھا کر واد رکھ عبارت بنا کر کھا کر
 یہ کلام خدا سے جو مجھ پر نازل ہوئی ہے جب ہمارا اُسکی فریاد

عبارت کی بت داتے تو کہتا کہ نحو نے گناہ کیا تھا اس واسطے
 اب تک وہ قوعہ کی رنجیر میں مقید تھے اب کہ زمانہ اظہار حق کا
 آگیا ہے میری شفاعت سے اُسکی رستگاری ہو گئی ہے
 اب اگر موع کی جگہ منصوب یا معجزہ پڑھو تو کچھ
 مضائقہ نہیں ہے کیونکہ دین اسلام کمال کو پہنچ چکا اور
 میں جو اصنام برحق ہوں ظاہر ہو چکا ہوں میں علی اور
 محمد کی شکل پر ہوں علی اور محمد دو شخص جدا جدا
 تھے وہ دونوں ملکر بنا ہوں اس واسطے میرا نام علی
 محمد پڑھا ان کلمات پر بھی تو اُسکو چین نہ تھا اس لیے ہی
 تنگ کر کے کہتا تھا کہ پہلے محمد نے مجھے بیعت کی پھر
 علی نے مجھے بیعت کی اور مجھ پر ایمان لائے اور جب
 کوئی اُس سے کہتا کہ تمہارا معجزہ کیا ہے تو کہتا کہ میری کلام
 میرا معجزہ ہے میں ایک دن میں ہزار بیت لکھ سکتا ہوں یہ کیا
 کم معجزہ ہے جو قوف لوگ اُسکے فریب میں آجاتے تھے

اور عقرب و عیاش و زند لوگ سبب خواہش ہر داری یار بہت
 سبب اس کے کہ اُس نے شرع سے اُنکو آزاد کر دیا تھا پھر
 اُس نے اُنہیں تھے کیونکہ اُس نے قواعد اصول اور فروغ
 کے بالکل بدل ڈالے تھے چنانچہ بجائے سلام
 کے ہم یام جاٹیت کہ مرحبا لک جا رہی کی اور
 رمضان کے صرف ۱۹ یوم کا روزہ فرض رکھا اور بیان
 کیا کہ عتک تام دنیا پر مذہب باب کا جا رہی ہو کہ ایک
 روزہ ہر ماہ کے تب تک زمانہ قدرت کا ہے اور
 کہ نئی لکھت شرعی اب کسی پر نہیں رہی ہے چنانچہ عورتوں
 کو عادت دی کہ نوخاوند کر لیں تو درست ہے اس فرقہ
 میں جو لوگ اُس کے اوپر ایمان لاتے تھے اُن کے نام کسی
 پیغمبر کے نام پر تبدیل کئے جاتے تھے اور عورتوں
 کے نام ال اطھار اور ازواج مطہرات کے نام پر متغیر ہوتے
 تھے اور اُس کے مریدوں نے ستر بالکل اٹھا دیا تھا اور

حکم عورتوں کو دیدیا تھا کہ مردوں کی مجلس میں بلا ستر اور پردہ کے چلی آیا کریں اور جب مجلس خالص ان کی ہوتی تھی عورتیں اور مرد سب بیکر شراب پیٹے تھے اور تباہ تھے سو کرتے تھے کیونکہ مولانا نے یہی حکم دیا تھا کہ وہ اپنے مذہب کی بنیاد مستحکم کر چکا تھا اس لئے اس کا وہ کہیں جانے کا کیا پر خیال اس کے کہ جمع غفیر کے لئے مردوں کا تھا ان کو کہا سحر کھادوست اور نیز اس خیال سے کہ کلمہ کے لوگ خود ان کو زندہ نہ چھوڑیں گے شیراز کو مڑا یہ خود بوسٹھر میں تھا اور چپہ شاگردوں کو شیراز میں پہنچایا تاکہ مذہب بابیہ کی تلقین لوگوں کو کریں اور اپنی کتاب انکو دیکر کہا کہ یہ قرآن ہے اور بعض کلام کا نام مناجات رکھا اور حکم دیا کہ بجائے قرآن شریف محمدی کے یہ قرآن بابی اور بجائے صحیفہ سجادیدہ کے یہ مناجات لوگوں کو دو۔

اُس وقت میں حسین خان حاکم فادس کا تھاجب اُسکو یہ خبر ملی
 اُس نے اُسکی شاگردوں کو اپنے سامنے بلوا کر اُنکی پیروں کی
 پٹھے جیسے آدمی چل سکتا ہے کٹوا ڈالے اور جو شہر
 سے باب کو کرمتا کر کے شیواذ میں بلوایا اور
 اُسکو ایک الگ مکان میں رکھا۔ ایک روز تخلیکہ کے
 اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ مجھ کو آج کی رات معلوم ہوا کہ جو کچھ
 آپ سکھلاتے ہیں سب درست اور بجا ہے اور طریقہ آپکا
 بہت پسندیدہ ہے کل کی رات آپکو مینے خود خواب میں دیکھا
 آپ میری خواب گاہ میں آئے اور میرے پیر کی انگلی پکڑ کر
 آپ نے مجھے کہا کہ کھڑا ہوا اور راہ راست پر آجا تیری
 پیشانی سے مجھ کو نورایمان کا دکھائی دیتا ہے تو نے جو میرے
 شاگردوں کے پیر کاٹ ڈالے ہیں میں اُن کی عوض میں
 تجھ کو ہاک نکر وں گا بہہ سنتے ہی باب کو یقین ہو گیا کہنے
 لگا کہ یہ بات تو خواب میں تم نے نہیں دیکھی بلکہ بیداری میں تھی

اور میں خود تمہارے سر ہانے کھڑا ہوا تھا حسین خان
 نے اُسکے ہاتھ اور پیر چومے اور بہت عاجزی کی اور
 کہا کہ میری جان اور مال اور تو بچا نہ اور سپاہ سب
 آپکا مال ہے آپکی دشمنوں سے لڑاؤں کا دوستوں کو مدد
 دون کا باب بہت خوش ہوا اور کہا کہ جب میرا حکم
 تمام دنیا پر جاری ہو جائے گا اُسوقت تمکو سلطنت روم
 کی دو لگا اُسنے کہا کہ مجھکو سلطنت درکار نہیں ہے میں آپکے
 ہمراہ شہادت کا درجہ پانا چاہتا ہوں ایسی باتوں سے
 باب کے دل سے سب خوف جاتا رہا ۔

ایک دن مجلس علماء کی منعقد کر کے باب کو بلوایا اور اُس سے
 کہا کہ ان علماء پر وہ مذہب خبیث جو آپ پر نازل ہوا ہے ظاہر کر دے
 کیونکہ جب یہ لوگ مان لیں گے تب عوام الناس کا ماننا سہل
 ہے یہ کلام شکر باب شیر ہو گیا اور گونج کر بولا کہ لو لکھو ^{سط}
 میری اطاعت نہیں کرتے ہو اور کسو ^{سط} میری اطاعت

اپنے پر فرض نہیں سمجھتے ہو تمہارے پیغمبر کو صرف قرآن
 دیا دیکھ لو یہ میرا قرآن تمہارے قرآن سے زیادہ فصیح
 ہے اور اچھا ہے اور میرا دین تمہارے دین کا
 مناسب ہے کیا تم اسی وقت مانوں گے جب کہ تلوار کہنے
 اور خون ریزی ہو بہتر ہے کہ اپنے جان و مال کی حفاظت
 واجب جانو اور خلافت اور اتفاق کا طریق مجھے نہ چلو
 یہ سن کر عسلا چپ ہو گئے حسین خان نے جواب دیا کہ
 جو آپ نے فرمایا وہ بجا اور درست ہے مگر سب سے
 بہتر یہ بات ہے کہ اپنی شریعت کے اصول انکو لکھ کر دو
 تاکہ ہر ایک شخص اُسکو پڑھ کر سمجھ لے اور ایمان لے
 آوے یہ سن کر قلم اٹھا کر چند سطرین لکھیں علماء نے
 دیکھیں اُس میں بہت غلطیاں تھیں ایک دوسرے کو سب نے
 دکھلایں حسین خان اُس وقت غضب میں آیا اور کہنے لگا تجھ کو
 دو سطرین صحیح لکھنے کا شعور نہیں ہے اس پر یہ یہود و دعویٰ

کرتا ہے کہ خاتم الانبیاء پر اپنے سُنِّ فضیلت دیتا ہے
 اور کلمات و احیاء کو قرآن سے افضل بتاتا ہے حکم
 کیا کہ اسکو ہاتھ پر مضبوط باندھو اور بید پرٹنے لگے تب تو روٹے
 اور توبہ اور استغفار کرنے لگا اور اپنی نادانی کا اظہار
 کیا حکم ہوا کہ اسکا مونہہ کالا کر کے خدمت میں شیخ ابو تراب
 کی مسجد میں لیجا دیں وہاں جا کر اُسے اپنے فعل اور عقیدہ
 پر لعنت کی اور توبہ کی شیخ مذکور کے ہاتھ اور پیر جوڑے
 وہاں پر چھ مہینے قید رہا +

اس عرصہ میں حکمران صفہاں منوچہر خان کو خبر ہوئی وہ سمجھا کہ باب
 شاید کوئی بزرگ آدمی ہو اُسکی تقریر سُننے ضرور ہے اُسے
 خفیہ سوار بھیج کر اُن ایام میں درمیان شیراز کے و باجاری
 تہی نکاہا اُن کو غافل پا کر قید سے نکلوا لیا اور صفہاں
 میں اُسے بلا کر جب پوچھا تو وہی و احیاء کلمات جو اُسکے
 تھے سناے منوچہر خان کو کچھ اعتقاد اُسے ہو گیا پھر

برخواست کی اور اُسکو ایک مکان میں پوشیدہ رکھا اور مشہور
 کر دیا کہ میں نے اُسکو نکال دیا یہاں تک کہ سلطان محمد شاہ
 قاجار بادشاہ ایران نے درمیان ۱۲۶۴ء کے
 وفات پائی *

ناصرالدین شاہ قاجار

۱۲۶۷ء میں بعد وفات اپنے والد مرحوم کے ناصرالدین
 شاہ قاجار تخت ایران پر بیٹھے اب ہمارے زمانہ میں یہ
 بادشاہ ایران کے ہیں ان کے وقت میں خراسان پر فوج
 کشی ہوئی اور قلعہ دژ فتح ہوا اور وکلاء ایسوان
 وروس و انگریز و سلطان روم و امپراطور روم پر جمع ہوئے
 ہر ایک کی حد و قلم انتظام ہوا اور محمد نامے لکھے گئے
 ان ایام میں یہ بادشاہ وروس کے بادشاہ سے ملاقی ہوئے
 اور بالفعل لندن کو واسطے ملاقات ملکہ معظمہ و شہزادہ

لے گئے ہیں *

۱۸۴۷ء جس سال میں یہ بادشاہ تخت نشین ہوئے تھے یعنی ۱۲۶۷ھ میں
 میں ایک عورت مسماۃ قرۃ العین نے مذہب بابیہ کو بڑی
 رونق دی اور وہ بڑی خاندان کے بیٹی تھی پہلے اُسکے
 نام ذہین تاج تھا وہ حاکمِ قزوین کی بیٹی تھی اُسکا باپ
 بڑا تقیہ اور خاوند اُس کا محمد تقی فاضل و عالم تھا اور چچا
 اُسکا ملا محمد تقی بڑا مجتہد مشہور تھا اور وہ عورت خود بھی
 قرآن و حدیث فقہ اور اصول اور علم ادب میں
 تھی اُس نے باب کے مسائل سن کر وہ جھوٹا کہہ کر وہیں
 آنا اور وعظ کھنا شروع کیا چونکہ خواہش بہت تھی چند اوقات
 اُس کے پیرو ہو گئے اور اُس سے محبت کر کے لگے
 بانی فتنی و فحش کی اصفہان میں ہوئی اور سب سے چچا کو تسلیم
 کروا ڈالا اور ایک جماعت کثیر اپنے عشاق کی لیکر خدا سانچ
 لکھی اور بڑا فتنہ مذہب اسلام میں برپا کیا اس عورت کے

بھی انکی ترکنازین ہندوؤں — کو حیران کرتی تھیں خدیو —
 دیوہ جات — دہراوی — گویا اُسکے آنے کے لئے کہہ
 ہوئے دروازے ہندوستان کے تھے اول ہی اول جبکہ اسلام
 کابل تک آیا تو غالباً قرب وجوار میں ہندو راجہ دست دراز
 کرتے ہوئے کیونکہ اول ہی راجہ جیبیال نے ابتدائی اور
 فوج ہندو کی لیکر بغافات پر پھنچا سبکتگین بادشاہ
 سے لڑائی ہوئی مگر بے موسم اور بے وقت جہاں باد کا
 آسمانی گولا ایسا لگا کہ ہندو لوگ اُسکی تاب نہ لاسکے آخر نقد و جنس
 کا وعدہ کر کے اولے پہرے یہاں آکر راجہ جیبیال نے
 جواب دیدیا بلکہ آدمیوں کو بھی قید کر لیا تب سبکتگین
 کو فوج کشی کرنی ضرور ہوئی اُس فوج کے ساتھ اسلام ہندوستان
 میں آیا اور ہمیشہ کے لئے اُسکے واسطے شاہ راہ کھل گئی
 اگرچہ سندھ کی راہ سے بھی درمیان میں ۶۶۲ء کے اسلام کا
 قدم اس ملک میں آچکا تھا مگر ۶۶۱ء سے خاندان غزنویہ نے

حکومت اسلامیہ کی بنیاد اس ملک میں ڈال دی سبکت کیوں
 صرف دریائے اکٹ کے کنارہ تک لڑتا ہوا آیا مگر محمود کے
 حملے قنوج اور سوماتات تک پہنچے باوجودیکہ سلطنت پنجاب
 ہی میں رہی کیونکہ جب آگے بڑھتی تھی تو ہندو لوگ فوجیں لیکر
 سامنے ہوتے تھے اور روپیہ جزیہ کا دیکر ہٹا دیتے
 تھے مگر رفت رفتہ اسلام سارے ملک پر قابض ہو گیا
 ۶۵۴ھ میں غوریوں کا خاندان آيا شہاب الدین غوری نے
 ۶۹۳ھ میں راء بھو دادلی کے راجہ سی تھلاوی کے میدان پر
 لڑ کر ہندوستان کی سلطنت کو بر باد کیا اور - دلی - اجمیر -

قنوج - اودھ - بھار - بنگالہ - تک تسخیر کیا

۶۹۴ھ سے ۷۱۹ھ تک ان کے غلاموں کی سلطنت رہی جن میں
 قطب الدین ایبک اور شمس الدین التمش بڑے عالی رتبہ
 کے بادشاہ ہوئے اُسے - بنگالہ - گوالیار - اجین - مالوہ
 بھار وغیرہ فتح کئے غیاث الدین بلبن کے عہد میں بھی بڑی

برای فتحین حاصل ہوئیں اور عالیشان عمارتیں میل و مسجدیں
 تعمیر ہوئیں آخر کبکباد کے عہد میں آپکو فساد سے انکی سلطنت
 کا خاتمہ ہوا اور بلجیون کی سلطنت شروع ہوئی ۔

۱۲۸۵ء سے ۱۳۱۲ء تک بلجیون کی حکومت رہی ان میں
 سے جلال الدین فیروز خلیج کے تہہ میں دیوگڈہ فتح ہو کر دولت
 نام ہو اجمین سے ۱۳۱۲ء سے زیادہ جو اہرات ماتھے آئے نو
 بانی لوٹ علیحدہ رہو ۔ علا والدین ا کے بھتیجے نے اضلاع
 دکھن ۔ برادر ۔ قلنگانہ اور مشرق میں بنگالہ تک عمل کر کے
 اسلام کو پھیلا یا ۱۳۱۲ء سے ۱۳۱۹ء تک تعلق کا خاندان
 رہا جمین فیروز شاہ وغیرہ بڑے نامی بادشاہ ہوئے ۔
 ۱۳۹۱ء میں امیر تیمودھند وستانین آیاملو خان اور
 اکثر راجاؤں نے لڑ کر چلا گیا اور برائے نام اپنی طرف سے
 نائب حکومت قائم کر گیا ۔

۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۴ء تک میدون کا خاندان رہا یہ خاندان

سید خفر خان شروع ہوا جسکو امیر تیمود اپنا نائب قرار
دے گیا تھا۔

۱۵۵۰ء سے ۱۵۶۲ء تک لودھی پٹھانوں کی سلطنت
ہی۔

۱۵۶۲ء میں جابر کابل سے اٹھا اور تیمود جو کہ یاجوین
پشت میں اسکا دادا تھا اسکے تدوین پر اوہر اگر سلطنت
چغتائیہ کی بنیاد ڈالی یہ سلطنت اگرچہ برائے نام ۱۵۶۲ء
میں ختم ہوئی مگر درحقیقت چھ شاہ کے بعد
خصوصاً ۱۵۶۲ء میں جبکہ فادر شاہ لوٹا کر گیا تھا
جہی سے زیادہ تر ضعیف ہوئی شروع ہو گئی تھی مرہٹوں نے
جنوب و مشرق میں سکھوں نے شمال و مغرب میں تمام ملک
پامال کر دیا تھا۔ احمد شاہ درانی سات دفعہ برابر آ یا ہندوستان
کے جنگوں اور پہاڑوں کی خاک تک اور گئی ہر صوبہ میں
برائے نام ایک ایک حاکم تھا مگر بادشاہ کو کوئی خاطر میں

نہلاتا تھا ۔

انگریزی سوداگروں کی کوٹھیاں کلکتہ۔ ہو گلی وغیرہ میں بہت سے تہین ^{۵۶}/_{۱۱۴۹} عیسائیوں میں سراج الدولہ محمود بنگالہ کے دل میں طمع نے فساد برپا کیا کہ اسنے اکثر انگریزوں کو گرفتار کر کے سب مال و اسباب انکالوٹ لیا لارڈ کلاؤ صاحب فوج لیکر آؤ اور بعد جنگ عظیم کے فتح یاب ہوئے اسوقت سر حکومت انگریزی ہی قائم ہو کر روز بروز ترقی ملک کی شروع ہوئی آج چاروں انگ ہندوستان انکی زیر قلم ہے ۔

صحت نامہ حصہ دوم سنین اسلام

منضم	سطر	نقطہ	مصحح
۹	۸	طَارِق	طَارِق
۱۱	۱۲	سُ	سُ
۱۴	۴	بہت کم معلوم ہے	انکا حال بہت کم معلوم ہے
۲۱	۳	ریاضی	رَبَّاجِی
ایضاً	۳	دعوضہ	ربوضہ
۲۳	۱	تھیٹیکا	تھوسای
الضام	۲	ززل	ززلہ
۲۴	۱۳	اراد	ارادہ
۲۵	۱۳	ادسی	ادسنی
۲۹	۲	مشمون	مشمون
۲۹	۱۱	طیلطا	طیلطلہ
۳۸	۴	فنون	فنون
۳۸	۱۳	منافرو	منافرو
۴۰	۶	لبشکول	لبشکول

صفحہ	سطر	عناط	صحیح
۴۰	۶	الحطب	الحطیب
۴۶	۱۰	اورپیہ	رورپیہ
۴۷	۳	نکاح	نکاح
۵۳	۹	شعوری	شوری
۵۴	۱۰	الصا	الصا
۵۵	۱۰	اوہون	اوہون
۵۹	۳	باخیزد	اوقیقہ
۶۰	۶	ناصر الدین اللہ	ناصر الدین اللہ
۶۱	۱۱	یورویکے	پوپ کی
۶۲	۲	۱۳ ۱۲ ۲۱۰	۱۳ ۱۲ ۶۱۰
۶۳	۳	شداہی	شوری
۶۴	۱۰	محمد بن بو	محمد بن عمر
۶۵	۳	الغنودھم	الغنودھم
۶۶	۱۰	سوا	سوا
۶۷	۱۰	عزناطہ	عزناطہ
۶۸	۱۱	کرینگی	کرینی کی
۶۹	۵	بیوقوفی	بیوقوفی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱۲	مین	مین آیا
۷۳	۸	علیشاء	عیشاء
//	۹	جورون	جورون
۷۴	۴	علیشاء	عیشاء
//	۲	زگر لیس	زگر لیس
۷۶	۲	موز	موز
//	۵	یاتون	یاتو
۷۸	۱۱	تمبکتو	تمبکتو
۸۰	۱۳	ہوی	ہوا
۸۱	۱	کے	تے
۸۲	۱۰	ملوک	ملوک
۸۳	۱۳	اُنیکا دیا	رہنی کا دیا
۸۴	۴	شمار کرتی ہیں	شمار نہیں کرتی
۸۴	۱۲	بل الدین	بد الدین
//	۱۴	۲۰	۲۰
۹۱	۱۱	دصلیس	دصیس
//	۱۲	خری میس	خری مین
۹۱	۱۳	فاطمہ	فاطمہ

صفحہ	سطر	فصل	بیچ
۹۴	۳	تعلیم	تعلیم
۹۵	۵	یکے	پر
۹۶	۱۰	اُدم	دوم
۹۷	۱۲	واند	راز
۹۸	۴	ایسیا	ایشیا
۹۸	۵	سی گزری	گزری
۹۹	۷	باقی	بانی
۱۰۰	۸	فارسی	فاس
۱۰۱	۶	اولو العزم	اولو العزم
۱۰۲	۱۳	لن تخلق	لن تخلو
۱۰۳	۵	تند خوار	تند خواور
۱۰۴	۹	یسا پور	نہ پشاپور
۱۰۵	۱۳	دلیل	ذلیل

صفحہ	سطر	عناص	صحیح
۱۰۹	۱	خفیفہ	خفیفہ
"	۸	نہیر	نہر
"	۱۳	ملک شاہ	ملک شاہ
۱۱۰	۱۲	شرع	کشرع
۱۱۱	۱۰	حاکم ریہے	حکومت کی
۱۱۲	۱۴	پہنگو	پہنگو
۱۱۲	۱۰	یزید	مرثہ
۱۱۳	۳	دشمن	دشمنی
"	۴	پچھ ہی کہلا	پتھ ہی کہلا
۱۱۴	۸	دیتا پھیل گئے	دنیا پھیل گئے
"	۱۲	ان لوگوں پر کہہ	ان لوگوں کا یہ تھا
"	۱۴	امام مہد	امام محمدی
۱۱۸	۲	ہو گئے	ہو گئی
۴	۵	دیوانی چاہی	دیوانی چاہی
"	۱۰	کے گوجہ	کے لوگ جو
۱۲۰	۵	خلق اللہ	خلق اللہ کو
۱۲۱	۲	السادی	ادشا دی

صفحہ	سطر	غسلہ	صحیح
۱۲۵	۶	نامرکی	نامرہی
۱۲۶	۱۲	عیوب	ایوب
۱۲۷	۹	حاکم فاطمی کا	حاکم مرکا
۱۱	۱۱	اعداد	اعداد
۱۲۹	۹	رزیکو	رزیک
۱۳۲	۵	کیای	کیایہی
۱۱	۵	مبنی	مبنی شاعر کا
۱۱	۸	ناصر الدین	ناصر الدین اللہ
۱۴۴	۱۲	الناصر لدین	الناصر لدین اللہ
۱۳۷	۱۱	تساع	تساع
۱۳۸	۸	مُعَرَّی	مُعَرَّی
۱۳۹	۱	فَجَاءَهُمْ	فَجَاءَهُمْ
۱۴۲	۱۳	مُنْكَسِرٌ	مُنْكَسِرٌ
۱۴۳	۱۳	مین	کے
۱۴۵	۱۱	اتینا	اتینا
۱۱	۱۴	نباتہ	نباتہ
۱۱	۱۴	اسیوقت	اسیواسطے
۱۴۶	۱۲	تکبری	بکری

صفحہ	سطر	عنا	مبمع
۱۲۷	۳	اوستی	اوستی
۱۲۸	۹	چراور	چودہ
۱۵۰	۸	مغری	مغری
۱۵۱	۴	بن فوکل مصر	بن المتوکل مصری
"	۱۰	ایکے بلکہ	اویجے بلکہ
"	۱۰	س۰۵	س۰۵
۱۵۲	۲	جقن	جقق
۱۵۱	۶	ابی الظاہر	الظاہر
۱۵۷	۲	تمربغا	تمربغا
"	۱۲	یے خوش	سی خوش
۱۶۰	۱۱	خویریز	خونیز
۱۶۲	۲	شاہون	شاہون
۱۶۳	۱۲	فراحصار	فراحصار
۱۶۴	۱۳	انتقال کیا	انتقال کیا اس بادشاہ کی ۱۶ برس
۱۶۵	۱	غزت	غزت
۱۶۶	۴	نضاری	نضاری
"	۱۳	۳۰ برس	۳۵ برس

صفحہ	سطر	عنوان	صحیح
۱۶۷	۷	بالانوع	بالانوع
۱۶۸	۹۸	ہو	ہوئے
۱۶۸	۱۳	فورچین	فورچیان
۱۷۲	۹	کرا دیا	گرا دیا
۱۸۱	۱۵	ادکبیر	ادکبیر کر
۱۸۲	۱	بادشاہ کو	بادشاہ کے
۱۸۵	۹	قائد بیگ	قائد بیگ
۱۸۸	۷	دماثر	دماثر
۱۸۹	۱۱	الذنب	المنہب
۱۹۱	۱۳	اسمعیل صفوی	اسمعیل صفوی فی
۱۹۶	۱۱	نہ ملتی	نہ ملتی
۱۹۹	۱	کوسمی	گوسمی
۲۰۲	۱۰	اوامرۃ	اوامرۃ
۲۰۴	۸	۱۵۹۵ ۱۰۰۳	۱۵۹۵ ۱۰۰۳
۲۰۷	۱۳	سپہا	سپہا
۲۱۰	۱	ہزارا	ہزارا آدمی
۲۱۰	۱۰	مشق	دشق
۲۱۳	۱	زمانہ	زمانہ

صفحہ	سطر	عناص	صحیح
۲۱۵	۱	بادشاؤن	پادشاؤن
۲۳۰	۶	سیسان	سیستان
۲۳۱	-	بادشاؤن	پادشاؤن
۲۳۵	۵	نایب السلطنت	نایب السلطنت تھا
۲۳۵	۵	کر رکھا	کر رکھا تھا
۲۳۶	۳	روس خبر کی	روس کی خبر کے
۲۴۰	۰۳	سلطان لکھا	ادھون فی سلطان لکھا
۱۱	۷	انگریزوں کی	انگریزوں کے
۲۴۱	۲	بمرا لیکر	بمرا لیکر
۱۱	۸	پھر لکھا	پھر لکھا تھا
۲۵۰	۱۲	پاس	پاس
۲۵۶	۶	تھامہ	تھامہ
۲۵۷	۱	اوس کی	موش کی
۱۱	۱۱	۱۲۳۲	۱۱۸۱۹ ۱۲۳۲
۱۱	۱۳	۱۲۳۴	۱۱۸۲۲ ۱۲۳۴
۲۵۸	۱۲	جیسے	جیسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۹	۱۰	طاعب	ملاحب
۲۶۱	۴	لحب	سببی
۲۶۹	۱۳	۶۱۸۶۰	۶۱۸۶۰
۲۶۱	۹	تہمور	تہمور
۲۶۲	۶	ترکستان	ترکستان کی
۱۱	۷	چفتا	چغتائی
۱۱	۱۱	ہم مصری	ہم مصر
۱۱	۱۱	مولوی جاگیر	مولو جاگیر کاہر
۱۱	۱۳	تہیمان	تہیمات
۱۱	۱۱	قرغن	قرغز
۲۶۳	۱۳	۲۶	۴۶
۲۷۵	۱۲	نی	یے
۲۷۶	۳	نکوپیک	تقویمک
۲۷۷	۶	۶۱۷۸۴	۶۱۷۸۴
۱۱	۸	۶۱۸۲۷	درمیان ۶۱۸۲۷
۲۷۸	۴	مروجی	مروہی
۱۱	۶	تناماری	تناماری
۲۷۹	۱۴	خراسان	خراسان میں
۲۸۲	۶	غذنی	غذنی

صفحہ	سطح	عناص	صیغہ
۲۸۶	۵	بویہ	بویہ
۲۸۸	۱	بویہ	بویہ
۲۸۹	۳	شوکت	شوکت
۲۸۹	۲	کسری	کسیکے یا تھسے شہ عین
۲۹۰	۴	شہ	شہ ۱۲۳۰ عین
۲۹۱	۶	لبیب	لبیب
۲۹۱	۴	چند روز	چند روز اور
۲۹۱	۱۱	لکھا	لکھا
۲۹۲	۱۳	حکومت میں	حکومت میں
۲۹۲	۵	کرت	کرت
۲۹۳	۱	ادسکو جانا پڑا	جانا پڑا
۲۹۳	۱۲	جودہ بن	اجودہ بن
۲۹۳	۱۳	بہین	بہین
۲۹۴	۵	کھن	کھن
۲۹۴	۱۲	مرہٹہ	مرہٹہ
۲۹۴	۵	کھن	کھن
۲۹۶	۱۲	رسول کو	رسول کو
۲۹۶	۱۲	اپنی رسالوں کو	اور اپنی رسالوں کو
۲۹۸	۴	باقیہ	یا قبہ

صفحہ	سطر	عناص	تصحیح
۲۹۹	۸	بحف	بحف
۳۰۱	۱	۱۱۸۱	۱۱۸۱
۳۰۳	۴	اللس	دکس
۴	۹	پادشاہ	پاشا
۳۰۴	۱	مماقران	نیاقران
۵	۸	دسوپ	دسوپ
۳۰۶	۳	فروع	فروع
۷	۵	مرحبانک	مرحبانک
۳۰۹	۱۰	اجا	اجا جواب میں لکھا کہ
۳۱۵	۱۰	امرابسیا	افرابسیا
۸	۷	کشتاب	کشتاب
۳۱۴	۶	برمبا	برف و باد کا
۳۱۹	۱	خفرخان	خضرخان

appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi ; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he writes, thoroughly. Indeed, whenever words represent *thoughts*, as may be said to be the case with *Literature*, it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in his version—his test being a satisfactory answer to the question : “would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way ?” Unless this is the adapter’s practice, he will teach *sounds* but not *ideas*. Of course, in *scientific* terminology, whose words represent *facts*, or *things*, it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either “science” or “literature” for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for “honors” in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed.”

The price of this volume, which numbers 325 pages, is Rs. 2-4.

about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but "ADAPTED" into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the "Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of translation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakspeare can be adequately translated into French, Béranger into English, or Dickens into Italian. In the case of Oriental Languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them—but that they have to be *re-written*. Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit are so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it, or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense,

In Urdu we do not want translations ; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto

EXTRACT FROM PREFACE TO PART I.

“This treatise has been published for the following reasons:—In July last I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail, to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained unfulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature, was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

The aim of this production will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more

	PAGE.
25. Muhammad V. son of Mustafa II, called Mahmûd the first	... 225
26. Usman III. son of Mustafa II.	... 232
27. Mustafa Khan III. son of Ahmad	... 234
28. Sultan Abdul Hamid Khan son of Ahmad III	... 235
29. Salim III. son of Sultan Mustafa III	... 236
30. Mustafa IV. son of Abdul Hamid	... 246
31. Mahmûd II. son of Abdul Hamid	... 251
Translation of the Firman of Sultan Mahmûd Khan	... 258
32. Sultan Abdul Majid Khan son of Sultan Mahmûd	... 267
33. Sultan Abdul Aziz Khan, Quisar of Turkey	... 270
20. THE TURKISH LITERATURE	... 271
21. THE SALJUQ DYNASTY	... 278
1. Alp Arslân	... 280
2. Malik Shah Muizzud-din Abulfatah son of Alp Arslan,	282
3. Barkyaraq son of Malik Shah Saljuqi	... 283
22. PERSIA	... 284
1. Yaqûb son of Ilyas	... 285
2. U'mar son of Ilyas	... 285
3. Mu'izz-ud-Doulah	... 286
4. A'zad-ud-Doulah	... 286
5. Agha Muhammad Shah Qachâr	... 296
6. Fatah Ali Qachâr	... 297
7. Muhammad Shah, Qachâr	... 302
8. Nasir-ud-din Shah, Qachâr	... 313
23. INDIA	... 315

35.	Malik-ul-Mansur U'sman Abussa'adat son of Abu Sai'd	... 154
36.	Malik-ul-Ashraf Abunnasar Ainal Alulai Annasiri	... 155
37.	Malik-ul-Muayyad Ahmad Abulfatah son of Alashraf of Abunnasr	... 155
38.	Malik-uz-zahir Abu Sai'd Khashqadam Annasiri Almuayyadi	... 156
39.	Malik-uz-zahir Abu Sai'd Balbait Alulai	... 156
40.	Malik-uz-zahir Abu Sai'd Tamarbagha	... 157
41.	Malik-ul-Ashraf Abunnasr Qaitibai Az-zahiri	... 157
42.	Malik Unnasir Muhannad Abussa'adat son of Qaitibai,	158
43.	Malik-ul-Ashraf Qansuh Moula Qaitibai	... 159
44.	Malik-uz-zahir abusa'id Qansuh, the maternal uncle of Annasir	... 159
45.	Malik-ul-Ashraf Janbalat	... 160
46.	Malik-ul-A'dil Saifud-din Tuman Bai	... 160
47.	Malik-ul-Ashraf Abunnasr Qansuh Alghori	... 160
48.	Malik-ul-Ashraf Tuman Bai son of Akhi-ul-Ghori	... 161
19.	THE U'SMAN [OTTOMAN] DYNASTY	... 161
1.	U'sman Khan Ghazi	... 163
2.	Orkhan son of Usman Khan Ghazi	... 166
3.	Sultan Murad Khan	... 162
4.	Sultan Bayazid Yaldarim	.. 169
5.	Sulaiman, I.	... 125
6.	Muhammad Khan	.. 126
7.	Murad Khan, II.	... 179
8.	Sultan Muhammad Khan II.	... 181
9.	Bayazid, II.	... 184
10.	Sultan Salim Khan, I	... 188
11.	Sultan Sulaiman Khan, II.	.. 195
12.	Salim II. son of Sulaiman	... 200
13.	Murad Khan III., son of Salim Khan, II.	... 202
14.	Muhammad Khan, III. son of Murad	... 202
15.	Ahmad I., son of Muhammad Khan	... 204
16.	Sultan Mustafa I., brother to Ahmad	... 206
17.	U'sman II., son of Ahmad II.	.. 206
18.	Sultan Murad Khan IV, son of Ahmad	... 208
19.	Ibrahim, son of Ahmad	... 212
20.	Muhammad IV. son of Ibrahim who was killed	... 214
21.	Sulaiman Khan III. son of Ibrahim	... 218
22.	Ahmad II. son of Ibrahim	... 220
23.	Mustafa Khan II., son of Muhammad Khan IV.	... 222
24.	Ahmad III. son of Muhammad	... 224

	Page.
2. Malik-ul-Mansur Ali son of Almu'izz	... 138
3. Malik Muzaffir Qutar Mu'izzi	... 138
4. Malik-uz-Zâhir Rukn-ud-dunya waad-Din Baibars-ul-Ulai	... 139
5. Malik-us-Sa'id Mahammad Nasir-uddin Barkat-uslah son of Azzahir	... 140
6. Malik-ul-Adil Badar-ud-din Salamash	... 140
7. Malik Mansur Abul Ma'li Qalaûn As-salihi An-najmi Alafi	... 141
8. Malik-ul-Ashraf Salah-ud-din Khalil	... 141
9. Malik Un Nasir Muhammad son of Qalaûn	... 142
10. Malik-ul-A'dil Katabgha Almansûri	... 143
11. Malik-ul-Mansur Husam-ud-din Lâjîn al Mansûri	... 143
12. Malik-ul-Muzaffar Rukn-ud-din Baibars al-jâshkir ul Mansuri	... 143
13. Malik-ul-Mansur Abu Baker son of Nâsir	... 144
14. Malik-ul-Ashraf Kajak son of Nasir Muhammad	... 144
15. Malik-un-nâsir Ahmad son of Nâsir Muhammad	... 144
16. Malik-us-Salih Ismael Abulghad son of Nâsir Muhammad	... 145
17. Malik-ul-Kamil Sha'abân son of Nasir Muhammad	... 145
18. Malik-Muzaffar Haji son of Nasir Muhammad	... 146
19. Malik-un-Nasir Hasan son of Nasir Muhammad	... 147
20. Malik-us-Salih Salih son of Nasir Muhammad	... 147
21. Malik-ul-Mansur-Muhammad son of Haji son of Nasir Muhammad	... 148
22. Malik-ul-Ashraf Sh'abân son of Husain son of Nasir Muhammad	... 148
23. Malik-ul-Mansur Ali son of Al-ashraf Sh'abân	... 148
24. Malik-us-Salih Haji son of Al Ashraf Sh'abân	... 149
25. Malik-uz-Zahir Barqûq	... 149
26. Malik-un-Nasir Farj Abussaâ'dât son of Barqûq	... 150
27. Malik-ul-Mansur Abdul Aziz son of Barqûq	... 151
28. Malik-ul-Muayyad Abun-nasar Shaikh-ul-Mahmudi Az-zahiri	... 151
29. Malik-ul-Muzaffar, Ahmad Abussa'adât son of Mu-ayyad	... 151
30. Malik-uz-zahir Tatar Abulfatah	... 152
31. Malik-us-Salih Muhammad son of Tatar	... 152
32. Malik-ul-Ashraf Abunnasar Bursbai Daqmaqi	... 153
33. Malik Abdul Aziz Abul Mahasin Yusuf son of Ashraf,	153
34. Malik-uz-zahir Abu Sa'id Ali Jaqman Alulai son of Ainal	... 154

(p.)—Almutawakkil Ale-lillah son of Almustamsik billa Yaqûb	... 89
15. AN ACCOUNT OF THE ISMAELITE SECT	... 89
16. The Fatimiya, branch of the Ismaelite dynasty which succeeded the Akhshidia dynasty in the Go- vernment of Egypt	... 98
1. Almuizz-li-din Ulla Abu Tamîn Mui'd	... 98
2. Ala'ziz billa Abunnasar Nizâr, son of Almu'iz	... 100
3. Alhakim biamar-illa Abu Ali Mansur son of Ala'ziz,	101
4. Azzahir-li-l'zaz-i-Din Illa Abul Hasan Ali son of Alhakim	... 102
5. Almustansir billa Abu Tamîm son of Az-zahir	... 103
6. Hasan, son of Sabbah Zumairi, founder of the Hashashin sect	... 103
7. Giah Buzurg Umaid	... 113
8. Muhammad son of Buzurg Umaid	... 116
9. Hasan the second son of Muhammad, son of Giah Buzurg Umaid	.. 118
10. Muhammad 11 son of Hasan	... 123
11. Jalal-ud-din son Muhammad II	... 124
12. Ala-ud-din son of Muhammad son of Jalal-ul-din	... 124
13. Rukun-ud-din son of Ala-ud-din	... 125
14. Almustâli billa Abul Qasim Ahmad, son of Al- mustansir	... 127
15. Alamir-bi-Ahkam Illa Abu Ali Almansur son of Almustali	... 127
16. Alhâfiz-li-din Illa Abdul Majid Muhammad	... 128
17. Az-zâfir-bi-A'da-illa Ismael son of Alhafiz	... 128
18. Alfaiz-bi-nasar-illa I'sa son of Az-zafir	... 129
19. Ala'zid'li-din-illa son of Yusuf son of Alhafiz	... 130
17. THE AYUBIYYA KURDIYYA DYNASTY.	
1. Malik-un-Nasir Salah-ud-din Yusuf, son of Ayyub	... 131
2. Malik-ul-Aziz U'sman, son of Salah-ud-din	... 132
3. Almalik-ul-Mansur Muhammad son of Usman	... 133
4. Almalik-ul-A'dil Saif-ud-din Abu Bakar son of Ayyub	133
5. Almalik-ul-Kamil Muhammad son of Al'âdil	... 134
6. Almalik-ul-Adil Abu	... 134
7. Almalik-us-Salih Ayyub Najm-ud-din	... 135
8. Malik-ul-Muazzim Tûrân Shah son of Assâlih	... 136
9. Malikah Shajaratud-durr, Female Slave of Malik Salih,	136
10. Malik-ul-Ashraf Musa son of Yusuf	... 136
18. THE TURK KINGS WHO WERE ORIGINALLY SLAVES OF THE KURDIYYA DYNASTY.	
1. Malik-ul-Mui'z Aziz-ud-din. Aibak Turkomani Salih,	137

III

	PAGE.
(h.)—Muhammad, ibn Umr	... 61
(i.)—Muhammad 2nd, son of Muhammad ibn Umr	... 63
(j.)—Muhammad 3rd, Abú Abdulla	... 63
(k.)—Annásir	... 63
(l.)—Ismáil ibn Farj	... 63
11. THE GARNATA [GRENADA] KINGS, p. 64, from 1325	
to 1571	... 64
1—Yusuf abul Hijaz,	... 65
2—Muhammad 5th, son of Yusuf	... 66
3—Ismail 2nd, son of Yusuf	... 66
4—Yusuf 2nd Abú U'meid, son of Muhammad 3rd,	68
5—Muhammad 6th	... 68
6—Yusuf 3rd	... 69
7—Muhammad 7th	... 70
8—Muhammad 8th	... 70
9—Yusuf 4th	... 71
10—Muhammad 9th	... 71
11—Muhammad 10th	... 72
(12.)—Mula Ali, Abu-l-Husain, son of Muhammad	
10th	... 73
12. TRADE OF THE ARABS AFTER THE CONQUEST OF SYRIA,	
PERSIA, AFRICA AND SPAIN	... 77
13. A BRIEF ACCOUNT OF MUHAMMADANISM IN AFRICA	... 79
14. THE ABBASIDE CALIPH OF EGYPT	... 82
(a.)—Alhakim bi-amr Allah	... 83
(b.)—Almustakfi billah son of Alhakim	... 83
(c.)—Alwathiq billah son of Muhammad Almutemasik	
son of Alhakim	... 84
(d.)—Alhakim bi-Amr Allah son of Almustakfi	... 84
(e.)—Almu'tazid billah Abu Bakar son of Almus-	
takfi	... 84
(f.)—Almutawakkil Ale-lillah Muhammad son of	
Almu'tazid	... 85
(g.)—Almu'tasim billa Zakariya son of Ibrahim son of	
Alhakim	... 85
(h.)—Alwathiq billa U'mar son of Almu'tasim Ibra-	
him	... 85
(i.)—Almustaa'in billah son of Almutawakkil	... 86
(j.)—Almu'tazid billa son of Almutawakkil	... 86
(k.)—Almustakfi billa son of Almutawakkil	... 87
(l.)—Alqaim bi-Amar Illa son of Almutawakkil	.. 87
(m.)—Almustanjid billa son of Almutawakkil	... 88
(n.)—Almutawakkil Ale-lillah Abuli'z Abd-ul-Aziz,	88
(o.)—Almustamsik billa Yaqub son of Almutawakkil,	89

	<i>Genealogy of the Umayya Dynasty</i>	... 15
4.	2nd Period, Dynasty of the Bani-Umayya in Spain, from A. D. 756 to 1038	... 16
	1.—Abdur-Rahman, son of Moavia, son of Marwan,	16
	2.—The First Hashim, son of Abdur-Rahman	... 19
	3.—Abu-l-A's Hakam 1st, son of Hisham	... 20
	4.—Abdur-Rahman 2nd	... 21
	5.—Muhammad 1st, son of Abdur-Rahman 2nd,	22
	6.—Munzar, son of Muhammad 1st	... 23
	7.—Abdulla, son of Muhammad 1st	... 23
	8.—Abdur-Rahman 3rd, son of Muhammad the mur- dered	... 24
	9.—Hakam 3rd, son of Abdur-Rahman 3rd	... 26
	10.—Hisham 2nd Al Muayyad billah, son of Hakam...	27
	11.—Abdul Mulk Muzaffar, son of Wazir Mansur	... 28
	12.—Abdur-Rahman Nasir	... 29
5.	<i>The condition of Spain under the Umya Dynasty, and their great works</i>	... 32
6.	<i>Their mode of administration in Spain</i>	... 34
7.	<i>Literature, Science and Art during that period</i>	... 37
8.	DISEMEMBERMENT of the Dynasty (p. 43) and for- mation of independent kingdoms (from 1038 A. D. to 1238)	... 43
	1.—Naman, son of Munthir, called Motazid-billa, in 1039	... 43
	Motazid billa ul-lakhmi	... 43
	2.—Ab-ul-Kasim Muhammad Motamid-billa	... 43
9.	PERIOD OF THE MURAVIS, p. 44, from 1058 to 1147. History of the Muravis	... 44
	Abdulla	... 45
	Ababekr, ibn Umr Maltuni	... 46
	Yusuf, ibn Tashkin	... 46
	Sirin, ibn Abubekr	... 48
	A'li, ibn Yusuf ben Tashkin	... 49
	Tashkin, ibn Ali	... 50
10.	DYNASTY OF THE MOVAHIDIN, p. 50, from 1147 to 1355. Origin of the family and its leading men	... 50
	(a.)—Amir-ul-Momanin Abdul Momin Almuhadi	... 57
	(b.)—Yusuf Abu Yaqub-ul-Mansur	... 58
	(c.)—Muhammad Abu, Abdulla Nasir-li-din-ullah	... 59
	(d.)—Yusuf 2nd, Abu Yaqub	... 60
	(e.)—Abu Malik, Abdul Wahid	... 60
	(f.)—Almamun Abu Ali	... 60
	(g.)—Muhammad	... 61

INDEX TO HISTORICAL MAPS.

	PAGE.
1. The Empire of the Khalifahs	... 321
2. The Empire of the Seljuks	... 322
3. The Ottoman Empire at its Zenith	... 323

DRAWINGS.

The Mosque of Tulun	... 98
The Mosque of Cordova	... 25
The Court of Lions at the Alhambra	... 32
The plans of Mecca and Medina and of the Kaaba at the former, and Muhammad's tomb at the latter, city are in Part I.	

Part III. will contain a Map showing the extent of Muhammadanism in 1876 and a Map of the Mogul Empire.

LIST OF CONTENTS OF PART II.

1. <i>Extent of Muhammadanism after the fall of the Abbassides</i>	... 1
2. <i>The Moors and their Conquest</i>	... 5
3. 1st Period, The Governors of Spain, A. D. 711 to 756	9
(a.)—Tarak, son of Zyad-us-Sadafi	... 9
(b.)—Musa, son of Nasir-ul-bakri	... 9
(c.)—Abdul-Aziz, son of Musa	... 9
(d.)—Ayub, son of Habib-ul-Lahmi	... 10
(e.)—Alhar, son of Abdur-Rahman	... 10
(f.)—A'sama, ibn Malik-ul-Kalaibi	... 11
(g.)—A'mbasha, ibn Suhain-ul-Kalbi	... 11
(h.)—Hudair, ibn Abd-ul-fahri	... 12
(i.)—Yahyah, ibn Salma	... 12
(j.)—Huzaifa, bin-al-A'yás	... 12
(k.)—Haitham, ibn U'baid-ul-Kinaa'ni	... 13
(l.)—Muhammad, ibn A'bdullah	... 13
(m.)—Abdur-Rahman, ibn A'bdullah	... 13

There are also brief accounts of some other men of that period.

SININ-I-ISLAM.

BEING
A SKETCH OF
THE
HISTORY AND LITERATURE
OF
MUHAMMADANISM,
AND THEIR PLACE IN
UNIVERSAL HISTORY.

[With historical and other Maps and drawings of celebrated cities
and buildings.]

FOR THE USE
OF
MAULVIS.

BY
G. W. LEITNER,
HON. PRINCIPAL OF THE ORIENTAL COLLEGE, LAHORE.

PART II.

*(The history of Muhammadanism from 711 [in Spain] to the reign
of Sultan Abul-ul-Aziz of Turkey, with the exception of
the detailed Muhammadan History of India)*

LAHORE :

1876.

